toobaa-elibrary.blogspot.com

انّ من الشعر لحکمۃ وان ... بیان لسحرا

مصداق ایں کلام برکت نظام ایں منظ... ...ں از شعر مولائے روم رحمۃ اللہ عل...

سرّ پنہان ...ت اندر

زیر و بم

فاش ... ...سیم جہاں برہم زنم

... ... حکیم الامت زبدۃ العارفین حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم

مع ترجمہ منظوم

ترانۂ غم

از نتائج فکر وقاد جناب قاضی عبد الصمد صاحب کا...نپوری مدرس فارسی گورنمنٹ ہائی اسکول سلمہم اللہ تعالے

بحسن انتظام احقر محمد عثمان غفرلہ المنان مدیر و ناشر رسالہ الہادی کوساہ الاّ...

از کتب خانہ اشرفیہ زیر جامع مسجد دہلی شایع گردید

toobaa-elibrary.blogspot.com

... ...یہ ... راولپنڈی

مثنوی زیر و بم (فارسی)

از:

حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانویؒ

اردو ترجمہ منظوم: ترانۂ غم

از: قاضی عبدالصمد کانپوری

بشکریہ: مشفق و محسن مفتی محمد امجد حسین صاحب

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعتذار ازیں بندۂ خاکسار

بعد الحمد و التحیۃ لحقیقتہما و الصلوٰۃ والسلام علی لیقہما ہمی گوید گرفتار درد و نالہ نادان ہشدہ سالہ خاکپائے درویشاں وگرد راہ عشق کیشاں درزاویہ خمول افتادہ وسر بزانوئے گمنامی نہادہ الفقیر الی اللہ الغنی العاجز اشرف علی غفر الغفار ذنوبہ وستر الستار عیوبہ کہ ایں لالہائے چند برانگیختم از سوز نہانی وایں سوزہا بیروں افگندم از درد نہانی ہرچہ در دلم ریختند ریختم و بیختند بیختم نہ از قافیہ آگاہم نہ از ردیف اطلاعم نہ از روئے خبرے نہ از وزن بنائے نہ عروض دانم نہ تقطیع خوانم نہ اعتراضے برمن رود نہ سوالے برمن شود کہ مدعی نیم اعتراف بقصور می کنم نہ مایہ دارم نہ بضاعتے نہ سودے نہ تجارتے از بے زر آید چہ سازواز بے پرچہ پرواز پروبال شکستہ ام واز بند اعتراض وجواب رستہ ام۔　　والسلام فقط محررہ سنہ ۱۲۹۸ھ

اشرف علی عفی عنہ

(مشورہ) ترجمہ زیروبم صفحہ ۴ ... سطر ۱۲ میں مصرعہ اس طرح ہے ع عشق سے عاشق تکے ہے بلم چونکہ بعض مقامات پر ایسا محاورہ مستعمل نہیں ایسے لوگ بجائے اس کے یوں کر لیں۔ ع

عشق عاشق کو بڑھائے فوق عرش ۱۲ محشی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ

اے مراد عاشقان و طالبان — وے مرام جاں فدا سازندگان
عاشقوں اور خواستگاروں کے مراد — جاں فدا اور جاں نثاروں کے مراد

اے ہمہ عشاق را مطلب توئی — طالبان را ملت و مذہب توئی
جملہ عشاق کا مطلب ہے تو — طالبوں کا دین اور مذہب ہے تو

اے توئی عشاق را مطلوب اصلی — خویش را گشتہ بتو جویند وصل
تو ہی ہے عشاق کا مطلوب اصل — میٹ کر اپنے کو تیرا ڈھونڈھیں وصل

در رہ جاناں نثار جاں کنند — خان و مان خویش را قرباں کنند
راہ میں دلبر کے جاں قرباں کریں — اور فدا اپنا وہ خان و ماں کریں

نے خبر دارند از فرزند و زن — نے خبر از غیر و نے از خویشتن
بیوی بچوں سے نہیں اصلا خبر — اپنوں غیروں سے نہیں ہیں باخبر

اے توئی مقصود و جملہ قاصداں — وے توئی معبود و جملہ عابداں
تو ہی ہے مقصود و سب ہیں قاصدین — تو ہی ہے معبود و سب ہیں عابدین

اے بہ پیش تو ہمہ سجدہ نما — ہم زمین و ہم جبال و ہم سما
سامنے تیرے ہیں سب سجدہ کناں — کیا پہاڑ اور کیا زمین و آسماں

کردہ موجود ہر معدوم را — دادہ مطلوب ہر محروم را
کردیا موجود ہر معدوم کو — دیدیا مطلوب ہر محروم کو

مثنوی ہذا از بحر رمل مسدس محذوف است کہ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن باشد و گاہے مقصور آید یعنی بجائے فاعلن فاعلات می شود ۱۲ محمد یعقوب حنفی عفی عنہ۔ قال اللہ تعالیٰ۔ الم تر ان اللہ یسجد لہ من فی السمٰوٰت ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب وکثیر من الناس ۱۲ منہ حفظہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

میرسانی تا بخود عشاق را — می نمائی نور خود مشتاق را
اپنے تک پہنچاتا ہے عشاق کو — ہے دکھاتا راہ تو مشتاق کو

عابداں را لائقِ طاعت توئی — عاصیاں را واسع الرحمت توئی
عابدوں کو لائقِ طاعت ہے تو — عاصیوں کو واسع الرحمت ہے تو

ہر کہ قدرِ[۱] شبرے آید سوئے تو — یک ذراع آئی ز رحمت سوی او
جو بڑھے بالشت بھر تیری طرف — ہاتھ بھر بڑھتا ہے تو اُس کی طرف

یک ذراع آید کسے گر جانبت — قدر باعے میروی از رحمتت
تیری جانب گر چلے وہ اک ذراع — اپنی رحمت سے چلے تو ایک باع

وانکہ آید مشی کردہ سوئے تو — سعی بنمائی ز رحمت سوئے او
آوے چل کر گر کوئی تیری طرف — دوڑ کر آتا ہے تو اُس کی طرف

ایں چہ احسان ست از تو ای خدا — بر چنیں الطاف تو گردم فدا
کیا ہی ہے احسان تیرا اے خدا — ایسے لطفوں پر ترے ہوئیں فدا

دادہ مارا ز منت عشقِ خویش — ہادی ایں رہ فرستادی بہ پیش
فضل سے ہے ہمکو عشق اپنا دیا — بھیجا ہے اس راہ کا اک رہنما

نام[۲] آں ہادی محمد احمد ست — اکرم و طٰہٰ و یٰسین امجد ست
ہیں محمدؐ اور احمدؐ اُن کے نام — طٰہٰ یٰسین۔ اکرم۔ امجد اُنکے نام

ہادی و مہدی و نور ست و کریم — برد مارا سوئے محبوبِ قدیم
مہدی و ہادی و نور ہیں اور کریم — لے چلے ہمکو سوئے ربِّ قدیم

گمرہان وغاویاں را رہنما ست — دستگیر بیکسانِ بینوا ست
بھولے بھٹکوں کے لئے ہیں رہنما — دستگیر بیکسان و بے نوا

ہر کہ دستِ خویش در دستش نہاد — فوق ایدیہم ید ربّ العباد
ہاتھ میں اُن کے دیا ہے جسنے ہاتھ — ہاتھ پر اللہ کا ہے اُسکے ہاتھ

[۱] وآں حدیث قدسی اینست من تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ الحدیث ۱۲ منہ
[۲] یعنی ید دست اوشاں دست ید ود گر رہندگانست اشارہ است بآیہ کریمہ ید اللہ فوق ایدیہم ۱۲ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قد غفرلہ ما تقدم من ذنبہ — قد عفا ما اخر من زلہ

بھول چوک اُن کی خدا نے بخشدی — خواہ اگلی خواہ پچھلی ہوں سبھی

باہمہ ایں وعدہائے صادقہ — بارہا می کرد توبہ از گنہ

باوجود ان سچے وعدوں کے مدام — توبہ کرتے رہتے وہ خیر الانام

در خبر گفتہ علے قلبی یغان — ایں چنیں قول و مراتب آنچناں

ہے یہ فرمان ولیہ آفتاب ہے حجاب — قول ہے یہ اور مراتب بے حساب

ذوق عشق ایں نیست گر پس گو کہ چیست — نیست عاشق گر نبی پس گو کہ کیست

کیف عشق ہے یہ نہیں پس کیا ہے جی — گر نہیں عاشق کہو کیا ہیں نبی

منبع عشق الٰہی احمد ست — مخزن حب خدائی احمد ست

عشق مولےٰ کے ہیں سرچشمہ یہی — حب مولےٰ کے خزانہ ہیں یہی

عشق فوارہ صفت جوشاں ازو — عاشقاں تشنہ نمط نوشاں ازو

عشق فوارہ سا اُن سے جوش میں — اُن سے عاشق پیاسے ہیں نوش میں

ہر کہ زاں سرچشمہ جامے نوش کرد — محو عقل و صبر و ہوش کرد

جسنے اُس چشمہ سے ایک پیالہ پیا — عقل و صبر و ہوش سب کو تج دیا

وانکہ ماندہ دور زاں عین الحیات — ایں حیات اوست بدتر از ممات

جو کہ اُس سرچشمہ سے محروم ہے — گو ہے زندہ گویا وہ معدوم ہے

قلب کس از عشق و حب خالی مباد — آنکہ خالی ہست ازوے نیست باد

عشق و حب سے دل کو تو خالی نکر — اس سے جو خالی ہو اوس کو نیست کر

عشق کو رسے ہست زانوار خدا — عشق سرّے ہست ز اسرار خدا

عشق ہے اک نور احد انوار سے — عشق ہے اک سرّ صمد اسرار سے

ملہ یعنی ہر آئینہ معاف کرد گناہ پیشینہ او و زائل نمود گناہ پسیں او و گناہ کجا ... [illegible]

منہ ... [illegible] اشارہ است بحدیث ... [illegible]

منہ اشارہ است بحدیث انہ لیغان علی قلبی ... [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

عشق رمزے از رموزے کن یکون[1]
کنز مخفی کے اشارے عشق میں
اولیاء اللہ حقا عاشقون
سچے عاشق اولیاء اللہ ہیں

عشق فانی ماسوی اللہ را کند
ماسوا کو عشق نے فانی کیا
رمز کل مَنْ عَلَیْھَا را کند
مَنْ علیہا فان اشارہ کر گیا

عشق بربادیِ خان و مان همه
عشق سے بربادی خان و ماں کی ہے
عشق سوز خانه و دکاں همه
عشق سے سوزش مکان و دکاں کی ہے

عشق گرداند ازین و آں غنی
عشق کردے اس سے اور اُس سے غنی
روح و قالب را بہ بخشد روشنی
روح اور قالب کو بخشے روشنی

عشق می سازد ز مال و جاں جدا
عشق جان و مال سے کردے جدا
عاشقاں را نیست مطلب جُز خدا
عاشقوں کا اصل مقصد ہے خدا

عشق عاشق را برد بالائے عرش
عشق سے عاشق چلے ہے بام عرش
کم نماید از زمین قالین و فرش
کم زمیں سے ہے اُنھیں قالین و فرش

عشق عاشق را کند زار و نزار
عشق عاشق کو کرے زار و نزار
عشق عاشق را کند رُسوا و خوار
عشق عاشق کو کرے رسوا و خوار

عشق طالب را کند با حق قریب
عشق عاشق کو کرے رب سے قریب
عاشقاں را می رساند تا حبیب
عشق سے عاشق کو ملجائے حبیب

عشق تمیز و خرد را گم کند
عشق تمیز و خرد کو گم کرے
عقل و ہوش و صبر را برہم زند
عقل و ہوش و صبر کو برہم کرے

عشق چوں در قلبِ عاشق جا کند
عشق جب عاشق کے دل میں جا بسے
ہر چہ جُز یار ست بیروں افگند
ماسوائے یار کو باہر کرے

عشق گم سازد ہمہ جزوی حواس
عشق گم کرتا ہے سب جزئی حواس
میفزاید حسّ کُلّی بے قیاس
حسّ کلّی کو بڑھا دے بے قیاس

[1] یعنی ایجاد و اشارہ بقول کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف الخ ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عشق آب ست و تیمم غیر او
عشق پانی اور تیمم اور ا

آب چوں آمد تیمم خاست زو
پانی جب آیا تیمم چل دیا

عشق مستغنی کند از دو جہاں
عشق سے عاشق نے کون و مکاں

عشق عاشق را برو تا لا مکاں
عشق عاشق کو دکھائے لامکاں

عشق سازد زرد روئے عاشقاں
عشق کردے عاشقوں کے زرد گال

ہم کند ژولیدہ موئے عاشقاں
اور سدا عاشق کے رکھے بکھرے بال

عشق معشوق ست مر عشاق را
عشق ہی معشوق ہے عشاق کا

من لہوب العشق ہم قالوا بلےٰ
عشق کی سوزش سے چیخ اٹھے بلیٰ

من لہوب العشق شوق الشائقین
عشق کی سوزش ہے شوق شائقین

من لہوب العشق ذوق الذائقین
عشق کی سوزش ہے ذوق ذائقین

من لہوب العشق سیر الواصلین
عشق کی سوزش سے پہونچیں واصلین

من لہوب العشق طیر الکاملین
عشق کی سوزش سے جائیں (طیر) کاملین ۵

عشق صادق را وصفے کردم بیاں
عشق صادق کا کیا میں نے بیاں

آنکہ باشد پاکبازاں را نشاں
جو کہ ہے بس پاک لوگوں کا نشاں

وانچہ کاذب ہست آں فسق ست و ضیق
جو کہ کاذب ہے وہ فسق ہے اور ضیق

نسبتش فرمودہ اند اہل طریق
اوس کی نسبت کہہ گئے اہل طریق

ایں نہ عشق ست آنکہ در مردم بود
یہ نہیں ہے عشق جو لوگوں میں ہے

ایں فساد خوردن گندم بود
یہ تباہی کھانوں اور غلوں میں ہے

چونکہ صادق ہست گر باشد مجاز
ہووے گر صادق اگرچہ ہو مجاز

ہم حقیقت را کند دروازہ باز
وہ حقیقت کا ہے بس اک سرِ و راز

لہ اشارہ است بآیۂ کریمہ الست بربکم قالوا بلیٰ یعنی جواب اوشان در روز ازل بہ بلیٰ از سوزش عشق بود و ترجمہ مصاریع عربیہ ایں کہ از سوز شہائے عشق اوشان بلی گفتند و از سوز شہائے عشق شوق شائقین است و از سوز شہائے عشق ذوق ذائقین ست از سوز شہائے عشق سیر اہل وصال ست و از سوز شہائے عشق طیر اہل کمال ست منہ مدظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

چوں حقیقی گشت حاصل مرترا
جب حقیقی ہوگیا حاصل تجھے
گر نمایم لذتش را آشکار
اس کی لذت گر کروں میں آشکار
گر کنم سرِّ الٰہی آشکار
گر کروں سرِّ الٰہی آشکار
گر کنم اظہار شوقِ عشق را
عشق کی حالت کروں گر میں بیاں
گر کنم ابراز ذوقِ عشق را
عشق کی لذت کو گر ظاہر کریں
گر کنم اعلان رمزِ عشق را
گر کروں اظہار رمزِ عشق کا ۶
گر کنم رازِ نہانی را بیاں
جو کروں رازِ نہانی کا بیاں
زانکہ کردن فاش رازِ یار را
فاش کرنا یار کے اسرار کا
ہر کہ ظاہر کرد رازِ یار را
جس نے ظاہر راز اوسکا کردیا
ہر کہ رازِ یار را کرد آشکار
راز اس کا جس نے افشا کردیا

پس چہ گویم لذتِ او باور سلے
لطف اوس کا کیا کہوں مخلوق سے
این سماء و ارض گردد بیقرار
یہ زمین و آسمان ہوں بیقرار
بر کشند اینان چو منصورم بدار
مجھکو بھی منصور سی ملجائے دار
خوف دارم لرزد این ارض و سما
ڈر ہے تھرائیں زمین و آسمان
ترس دارم کایں جبال فتد ز پا
خوف ہے مجھکو پہاڑ آ کر پڑیں
در ہمیں ساعت شود محشر بپا
ہو اسی ساعت ابھی محشر بپا
سوختہ گردد ہمہ کام و زباں
تو بھسم ہو جائے سب منہ اور زباں
ایں خیانت در امانت بر ملا
ہے امانت میں خیانت برملا
گردنِ او از تنش گشتہ جدا
تن سے گردن ہوگئی اوسکی جدا
ماند محروم از مراد اے کامگار
اوس کو مقصد سے رہا حرماں ؎۱

زیں سبب فرمود آں خیر الانام
اس سبب سے کہتے ہیں خیر البشر
اِسْتَعِیْنُوْا فِی الْحَوَائِجِ بِالْکِتْمَانْ
تم چھپا کر حاجتیں ڈھونڈھو مگر

؎۱ ای یار نخواہید دنیا زہا بہ پوشیدگی اشارہ است بہ حدیث استعینوا فی الحوائج بالکتمان ۱۲ منہ مدظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہر کہ ظاہر کرد اسرارِ خفی
جسنے ظاہر کردیئے رازِ نہاں

مولوی شیخ محمد تھانوی
تھانہ کے شیخ محمد مولوی

کلک نے چوں زیروبم را فاش کرد
کلک نے نے زیروبم جب فاش کی

ورکنم[1] خاموشی و دم در کشم
صبر و خاموشی سے گر میں کام لوں

گر کنی محبوس جائے نار را
گر کرے تو آگ کے موقع کو بند

بند گشتم چوں درین ہر دو بلا
جب میں ان دونوں میں تو نہیں آ پھنسا

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں
ہے یہی بہتر کہ رازِ دلبراں

زیں سبب افسانۂ سازم بیاں
کرتا ہوں اسلئے میں اک قصہ بیاں

گرچہ در ظاہر نماید داستاں
گو کہ ظاہر میں ہے یہ اک داستاں

نزدِ غافل نیست الا قصۂ
گو کہ غافل کی نظر میں اقصہ ہے

گفت کفار ایں رسول اللہ نیست
بولے کافر یہ رسول اللہ نہیں

پارہ پارہ شد زبانِ آن شقی
اوس شقی کی ہو گئی ٹکڑے زباں

بیں چہ فرمودست اندر مثنوی
کہتے ہیں کیا۔ دیکھ اونکی مثنوی

غیرتِ عشقش زباں دو قاش کرد
عشق غیرت نے زباں بس قاش کی

مغز اندر استخوانہا سوزدم
ہڈیوں کے مغز کو بھی بھون دوں

کنگرہ ہم سقف میسوزد ورا
چھت جلے اور کنگرہ۔ گو ہو بلند

کار بستم قولِ غوثِ روم را
قولِ غوثِ روم میں نے لے لیا

گفتہ آید در حدیثِ دیگراں
دوسرو نپر ڈھال کر کرتو بیاں

نیست افساں گنج اسرار است آں
قصہ مت کہہ راز کا گنجینہ جاں

لیک ہست انفع برائے راستاں
سچے لوگوں کو ہے نافع بیگماں

نزدِ عاقل ہست کامل حصۂ
پر یہ عاقل کو ہی اعلیٰ حصہ ہے

ہرچہ میخواند مقولُ اللہ نیست
جو یہ کہتے ہیں مقول اللہ نہیں

[1] یعنی حکایت اپنی حال سے کہا دعا رشاعرانہ بخویش نسبت کردہ سہ مظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ذکرِ ابراہیم و اسماعیل ہست
ذکر ابراہیم و اسمٰعیل ہے
ذکرِ یوسف ذکرِ اسرائیل ہست
ذکر یوسف اور اسرائیل ہے

ذکرِ موسےٰ ذکرِ فرعون آشکار
آیا فرعون اور موسےٰ کا ہی نام
در کلام اللہ فسانہ را چہ کار
کیا کلام اللہ میں قصوں سے کام

ذکرِ مور و پشہ و ذکرِ مگس
چیونٹی مکھی اور مچھر کا ہے ذکر
جز با فسانہ نباشد ہیچ بس
ہے فقط قصہ کہانی ہی سے فکر

ایں نہ فہمید از کوریِ خویش
وہ نہ اندھے پن سے یہ سمجھے مگر
کیں پئے تفہیم ما آورد پیش
بس انھیں سمجھانا ہے مقصود تر

حق بفرمود ایں چنینہا راز بول
حق نے فرمایا ہے ایسوں کو بُرا
صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ ہُمْ لَا یَعْقِلُوْن
بہرے گونگے اندھے ہیں اور ناسزا

اشرفا بودی کجا رفتی کجا
تھے تم اشرف کس جگہ پہو پچے کہاں
زود باز آ و بہ اس کن قصہ را
جلد واپس ہو کرو قصہ بیان

بادشاہے بود در ہندوستاں 8
ہند میں اک شاہ با اقبال تھا
ملک گیر و مقبل و کشورستاں
فاتح و منصور و با اجلال تھا

داشت جاہ و مال و افواج و حشم
رکھتا جاہ و مال اور فوج و حشم
بود خلقش عدل و انصاف و کرم
عادت اوس کی عدل و انصاف و کرم

یک پسر بودش حسین و بس جمیل
ایک لڑکا اوس کے تھا کیا ہی حسین
صاحبِ اخلاق و عاداتِ نبیل
خلق و عادات میں کوئی ہمسر نہیں

خلق نیکو از خصال انبیاست
نیک خلقی انبیا کا شیوہ ہے
عادتِ نیک الصفاتِ اولیاست
نیک خوئی اولیا کا شیوہ ہے

بُرد سبقت بر تمامی انبیا
ہو گئے سالار جملہ انبیا
با خصالِ نیک احمد مجتبےٰ
نیک خلقی سے محمد مصطفےٰ

لے یعنی خدائے عزوجل ایشاں را باندہ صم بکم عمی و نیز بلفظ لا یعقلون یاد نمودہ است در آیۂ کریمہ صم بکم عمی ...... کور ہستند پس ایشاں نمی فہمند ......

toobaa-elibrary.blogspot.com

شد بد و ممدوح رحمان رحیم
بے خدا سے اونکے حق میں خود مقول
گفت احمد مصطفےٰ اشانی زعی
جہل سے شانی محمد کہتے ہیں
الغرض آں شاہزادہ خوشخصال
الغرض وہ شاہزادہ خوشخصال
غم نہ گشتے گرد قلب خرمش
اوسکے خوشدل پاس تھا غم کا نہ نام
عیش دنیا نادست و فانی ست
عیش دنیا نیست ہے فانی ہے وہ
رو بسوئے باقی و فانی گذار
چل طرف باقی کے اور فانی کو چھوڑ
رفتن از باقی بہ فانی احمقی ست
باقی سے فانی کا میل ہے احمقی
ترک کن دنیا سوئے عقبیٰ شتاب
چھوڑ دنیا عاقبت سے رکھ تپ
نے غم دشمن نہ خوفے از غنیم
فکر دشمن کی نہ تھا خوفِ غنیم

گفت حق انک علیٰ خلق عظیم
آپ ہیں اعلےٰ صفت پراے رسول
احسنکم الا خلاق از ضاکم الیٰ
بھاتے مجھکو خو جو اچھی رکھتے ہیں
زندگی کردے با طمینان بال
زندگی کرتا باطمینان حال
باندیماں می نمودے عیش خوش
عیش خوش کرتا جلیسوں سے مدام
انچہ عند اللہ باشد باقی ست
اور جو عند اللہ ہے باقی ہے وہ
چونکہ باقی ہست با فانی چہ کار
کیا ہے اوس باقی کو اس فانی سے جوڑ
ایں ز آثار و علامات شقی ست
جان آثار و علامات شقی
جیفۃ دنیا و طالبہا کلاب
دنیا مردار اوسکے طالب کتے ہیں
بود عیش و خورمی باوے ندیم
خرمی و عیش تھے اوسکے ندیم

لہ اشارہ است بآیت کریمہ وانک علیٰ خلق عظیم۔ اے ہر آئینہ بر خوبتر خوے بزرگ ہستی ۔ منہ مدظلہ۔

لہ اے خوب ترین خوبہائے پسندیدہ ترین شماست نزد من اشارہ ست بحدیثان من احبکم الی احسنکم اخلاقاً ۔ منہ۔

عہ اشارہ ست بآیت کریمہ ما عندکم ینفد و ما عند اللہ باق ۔ منہ مدظلہ۔

سے دنیا مردار ست و جویندہ آں سگ دنیا مبتدا مخبر بحذف است و ترجمت فہرست در اصل الدنیا جیفۃ است مولانا روم علیہ الرحمۃ گوید ۔ گفت پیغمبر بہ تمیز کسان ۔ مرئ تخت جلدی علی الحسان + در اصل المرء است ۔ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com.

ہمچنیں بگذشت بر وے مدتے — خواست تقدیر آنکہ بیند ثباتے

اک زمانہ اس طرح او سپر گیا — خواہش تقدیر نے پلٹا لیا

قدر[1] غالب ہست بر جملہ امور — ہست زقدر اینہمہ رنج و سرور

قدرت سے مغلوب ہیں جملہ امور — قدر ہی سے ہیں یہ رنج و سرور

کار ناید حیلہ ہا پیشِ قدر — کہ اِذَا جَاءَ القَدَرُ عَمِیَ البَصَر

حیلے چل سکتے نہیں پیشِ قدر — جب قدر آجاوے ہو اندھی نظر

ہر کہ ایمانش نباشد بر قضا — نار جائیش ہست مردودِ خدا

جس کسی کو ہو نہ ایمانِ قضا — جائے دوزخ ہیں ہے مردودِ خدا

حاجّ[2] آدم و موسیٰ عندَ رب — گفت موسیٰ یا ابا الناس از عجب

موسیٰ آدم سے تھے مباحث پیشِ رب — بولے موسیٰ اے ابو ناس عجب

آفریدہ حق ترا از دستِ خویش — ہم ملائک سجدہ کردندت بہ پیش

حق نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا — اور فرشتوں نے تمہیں سجدہ کیا

گشت جنت ماویٰ و مثوائے تو — قرب حق شد منزلِ تو جائے تو

رہنے کو جنت ملا تم کو مقام — قرب مولیٰ میں ہوا بہتر قیام

دانۂ گندم چرا برخوردہ — جملہ را با خود فرود آوردہ

گیہوں کا دانہ تھا کھایا کس لئے — سب کو اپنے ساتھ لے کر آ گئے

در بیان تقدیر

در بیان مباحثہ موسیٰ و آدم علیہما السلام

---

[1] در حدیث است کل شیء بقدر حتی العجز والکیس ۔ از ناتی ود اثانی ۱۲ منہ عفی عنہ۔

[2] در حدیث است احتج آدم و موسیٰ عند ربہما فحج آدم موسیٰ قال موسیٰ انت آدم الذی خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ واسجد لک ملائکتہ واسکنک فی جنتہ ثم اہبطت الناس بخطیئتک الی الارض قال آدم انت موسیٰ الذی اصطفاک اللہ برسالتہ وبکلامہ واعطاک الالواح فیہا تبیان کل شیء وقربک نجیا فبکم وجدت اللہ کتب التوراۃ قبل ان اخلق قال موسیٰ باربعین عاما قال آدم فہل وجدت فیہا وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ قال نعم قال افتلومنی علیٰ ان عملت عملا کتبہ اللہ علیّ ان اعملہ قبل ان یخلقنی باربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحج آدم موسیٰ ۱۲ منہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قال آدم انت موسیٰ الذی
اصطفاک اللہ بتکلیماتہٖ
بولے آدم تم ہو موسیٰ جنکو رب
کرتا اپنی باتوں میں ہے منتخب
ہیچ میدانی کہ رب ذوالمنن
چند مدت پیش از ہستیِ من
کچھ خبر تم کو ہے وہ قادر قوی
کتنی مدت قبل ہستی سے مری
کردہ است ارقام توراۃ عظیم
اربعین سنۃً[ع] قال الکلیم
کرچکا تحریر توراۃ عظیم
بولے چالیس سال وہ حق کے کلیم
قال ہل تلقیت فیہا یا فتیٰ
وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ
بولے آدم دیکھ اوس میں اے نبی
بھٹکے آدم حکم عدولی سے مری
قال موسیٰ قد وجدت یا ابی
قال زلت ما اراد اللہ لی
بولے موسیٰ پایا میں نے اے نبی
بولے آدم مرضی تھی اللہ کی
پس ہر آنچہ خواست تقدیر خدا
نیست شایان ملامت موسیا
جو کہ تھا حکم الٰہی وہ ہوا
اعتراض ہے نامناسب موسیا
ہم بدیں ایماست در قول نبی
حج آدم حینئذ موسی النجی
ہے اشارہ کرتا فرمان نبی
موسیٰ پر غالب ہوئے آدم صفی
بیں کہ تقدیر خدا سازد چہ کار
از برائے صید روزے شد سوار
دیکھ مرضی خدا کرتی ہے کیا
کھیلنے لڑکا شکار اک دن گیا
در پئے صیدے چو اسپ خویش راند
گشت از لشکر جدا تنہا بماند
گھوڑے کو اک صید کے پیچھے کیا
اپنے لشکر سے بچھڑ تنہا ہوا
مثل ماہی از تموز اوے تپید
ناگہاں از دور باغے خوش بدید
تھا وہ تپتی سی گرمی سے تھا
دور سے اک باغ دیکھا خوشنما
جانب آں باغ راند اسپ را
یافت باغ دلکشا و جانفزا
گھوڑے کو اوس باغ کی جانب کیا
باغ پایا دلکش اور جانفزا

ع علی الاصل فی القوین لضرورۃ شعر منہ

جا بجا در وے رواں انہار ہا
جا بجا اوس میں تھے چشمے بڑے
ہم درختانش پُر از اثمار ہا
اور درخت اوسکے پھلوں سے تھے لدے

طوطیانِ خوش نواخنداں درو
طوطیانِ خوشنوا خنداں وہاں
بُلبلانِ خوش صدا گریاں درو
بلبلانِ خوشنوا نالاں وہاں

گریہ و خندہ ست توام در جہاں
ہے جہاں میں رونا ہنسنا ایکساتھ
بعد گریہ خندہ و بالعکس داں
روکے ہنسنا ہنسکے رونا ایکساتھ

ہست از اضداد ترکیبِ جہاں
ہے ضدوں سے دیکھ ترکیبِ جہاں
گوش کن از من دو سہ امثال آں
سُنلے دو تین اوسکے تو مجھ سے بیاں

نیستی و ہستی و نقص و کمال
نیستی ہستی۔ ونقصان اور کمال
الفت و کیں پائداری و زوال
مہر اور کیں۔ پائداری اور زوال

ناتوانی و تواں رنج و سُرور
۱۲ ناتوانی اور تواں رنج اور سرور
پستی و بالائی و نزدیک و دُور
نیچا اونچا اور نزدیک اور دور

شکر و کفراں عدل و ظلم و علم و جہل
شکر و کفراں عدل ظلم اور علم و جہل
خُلق و بداخلاقی و دشوار و سہل
خلق اور بدخلقی اور دشوار و سہل

یار و بدخواہ و قریب و اجنبی
دوست اور دشمن قریب اور اجنبی
دوستی و دشمنی نیکی بدی
دوستی اور دشمنی نیکی بدی

تا کجا با تو دہم تفصیل آں
میں کروں گا کب تلک اس کا بیاں
ہمچنیں داں جملہ ترکیبِ جہاں
جملہ ترکیبِ جہاں کو یوں ہی جاں

ہم درونش بد عماراتِ رفیع
اُسکے اندر تھیں عماراتِ رفیع
صحن ہم پیشش فراخ و بس وسیع
صحن بھی تھا سامنے اوسکے وسیع

دیدہ در جائے نہادہ یک سریر
تخت اُسنے اک جگہ دیکھا بچھا
چادرش غیرت دہِ بدرِ منیر
چاند نے چادر سے اُسکی منہ ڈھکا

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہم برو گلہائے نازک چیدہ بود
پھول کا بستر تھا اوسپر کُنگا

عطرِ ورد و خس برو پاشیدہ بود
تھا گلاب و خس کا عطر اوسپر پڑا

چونکہ شہزادہ چنیں باغے بدید
جبکہ دیکھا ایسا باغ پر فضا

طائرِ صبر و قرار از دل پرید
دل سے صبر اور ضبط سب جاتا رہا

از فرس آمد فرود آں خوش سیر
گھوڑے سے اپنے وہ اترا مہ لقا

آب خورد از نہر و میوہ از شجر
خوب میوہ کھایا اور پانی پیا

چونکہ جوع و عطش شد تسکیں پذیر
کھا چکا جب اور پانی پی چکا

خفت و کرد آرام بالائے سریر
تخت پر آرام سے وہ سو رہا

ہست دنیا سربسر خوابے بسیر
عالم فانی ہے بس اک خواب سا

خواں تو النّوم اخوالموت از خبر[1]
سُن مقولہ۔ خواب بھائی موت کا

خفتہ ہستند ایں ہمہ اہلِ جہاں
یہ تمامی اہلِ دنیا سوتے ہیں

خفتگاں را سربسر اموات داں
١٣ تو سمجھ سوتوں کو بالکل مُردے ہیں

خفتہ ہستند ایں ہمہ اہلِ جہاں
سوتے ہیں یہ سب کے سب اہلِ جہاں

بیخبر از خالقِ کون و مکاں
بھولے اپنا مالک کون و مکاں

خفتہ ہستند ایں ہمہ اہلِ جہاں
ہیں تمامی اہل دنیا سو رہے

تا نداری کارِ خود با خفتگاں[2]
تم نہ رکھو کچھ غرض ان سوتوں سے

خفتہ ہستند ایں ہمہ اہلِ جہاں
اہل دنیا سب کے سب ہیں سو رہے

تا نگیری صحبتے با خفتگاں
تم نہ رہنا ساتھ ہرگز سوتوں کے

صحبتِ خفتہ ترا خفتہ کند
ساتھ سوتے کا تجھے بھی دے سُلا

قلبِ مجموعِ تو آشفتہ کند
تیری دلجمعی کو وہ کر دے بُرا

[1] النوم اخو الموت حدیث ست بمعنٰی منیش آنکہ خواب برادر مرگ ست اے چنانچہ بیں: ز مرگ از تمام عالم بیخبر میشود ہمچنیں غفلت بخواب بخبر بدست آید ۲ منہ مدظلہ۔ [2] تا بمعنی ہرگز و زنہار سعدیؒ وید سے زصاحب غرض تا سخن نشنوی + دگر کار بندی پشیماں شوی + اے ہرگز و زنہار مشنو ۲ منہ مدظلہ۔

از فرس اترنا شہزادہ کا باغ میں

دنیا سربسر خواب است

toobaa-elibrary.blogspot.com

کُن گریز از خفتگانِ این جہان
اِس جہاں کے سوتوں سے پرہیز کر
گیر صحبت نیک و بد را ترک کُن
اچھی صحبت رکھ بری کو چھوڑ دے
بود مالک باغ سلطاں دخترے
ایک ملکہ کے تھا قبضہ میں وہ باغ
آمدے بہر تفرج گاہ گاہ
آتی تھی وہ سیر کرنے گاہ گاہ
بیں کہ جذبِ عشق چہ بود مستقیم
عشق کی کیسی کشش ہے مستقیم
مرد بیگانہ بباغش خفتہ دید
سوتا دیکھا باغ میں اک اجنبی
چونکہ افتادش نظر بر حُسنِ آں
حسن پر اُسکے نظر جوں ہی پڑی
حُسن انساں را کند دیوانہ وار
حُسن انسان کو کرے دیوانہ وار
قدر یوسف بود از حسن و جمال
حسن و خوبی سے ہوئی یوسف کی قدر
گشت بر داؤد آدم شیفتہ
بوالبشر کو میل داؤد ہو گیا
چونکہ دختر کرد بروے جاں فدا
لڑکی نے جب جان قربان اوسپہ کی

فیض یاب از صحبتِ صاحبدلاں
اہلِ دل کی صحبتوں سے ثمر
صحبت و تاثیر اورا درک کُن
اوس کی صحبت اور اثر کو دیکھ لے
روئے او تاباں چو فرخِ اختری
ماہ تاباں میں ہے جیسے رخ سرو باغ
گاہ ہفتہ ہفتہ گاہے ماہ ماہ
ہفتہ ہفتہ آتی تھی یا ماہ ماہ
آمدہ او حسب دستورِ قدیم
آئی اپنے حسب معمولِ قدیم
از پئے تحقیق نزدیکش رسید
دیکھنے کو پاس اوس کے وہ گئی
گشت در حیرت غریق آئینہ ساں
آئینہ سی غرقِ حیرت ہو گئی
حُسن انساں را نماید بیقرار
آدمی کو حُسن کر دے بیقرار
بدر فائق شد ز حُسنش بر ہلال
حسن ہی سے چاند ہیں نامی ہے بدر
آدمی از حُسن شد بغز لفیتہ
حسن ہی سے آدمی شیدا بنا
خواست تا مفتونِ خود سازد ورا
کرنا چاہا اپنا شیدا اوس کو بھی

لہ تا برائے ربط ست چوں ہے بغز مود تا دغ شاں برگشند ۲ منہ مدظلہ

پائے جنبانید و بیدارش نمود
جنبش پاسے دیا اوس کو جگا
دید بر بالیں ستادہ حور را
حور کو بالین پر دیکھا کھڑا
حیرتے در جانِ زارِ او فزود
اوس کی جانِ زار میں حیرت ہوئی
نے خبر ماندش ز دنیا نے ز دیں
دین و دنیا سے ہوا وہ بیخبر
شد چناں بیہوش از حسن و جمال
یوں ہوا بیہوش دیکھ حسن و جمال
آں صنم بر سینہ یک دستش نہاد
اوسنے اک ہاتھ اسکا سینے پر رکھا
ایں اشارہ کرد و بیروں شد رواں
یہ اشارہ کر ہوئی باہر رواں
بد فتادہ چوں جنازہ بر سریر
تخت پر تھا اک جنازہ سا پڑا
آمد ہوش و افاقہ چوں ورا
ہوش آیا اور افاقہ جب ہوا
از دل آرامش چو خالی دید باغ
باغ پایا تھا نہ جسمیں حور تن

شاہزادہ چشم خود را بر گشود
شاہزادہ کی ہوئی جب آنکھ وا
از ہزاراں جاں شدہ بر روے فدا
ہو گیا سو جان سے اوس پہ فدا
رفت عقل و صبر و ہوش و غش[1] نمود
ہوش غائب غشی طاری ہو گئی
نے ز خود نے از جہاں نے از چنیں
تھا نہ اپنا اوسکا اس کا کچھ اثر
گوئیا کردہ ز دنیا انتقال
کر گیا دنیا سے گویا انتقال
دیگرے بر دیدۂ مستش نہاد
دوسرا ہاتھ آنکھ پر اسکے دھرا
شاہزادہ مردۂ خالی ز جاں
شاہزادہ مردہ بے روح و رواں
جائے قوس و جائے ترکش جائے تیر
تیر و ترکش اور کماں باہم جدا
دید خالی باغ را از دلربا
باغ دیکھا واں نہ تھا وہ دلربا
در نگاہش می نمودے ہمچو راغ
اوسکی نظروں میں تھا گویا ایک بن

[1] غش بالفتح بمعنی بیہوشی عشق و غشی ست بیہ ے تحتانی کہ لفظ عربی باشد فارسیان یا الف کردہ بمعنی مردن مستعمل کنند خواجہ سلمان ساوجی گوید ... محمد یعقوب۔

یعنی ... لطیف کردن ... غش ...

ہست بے معشوق ویراں شہر ہا — بدتر از زہراب آبِ نہر ہا

ہیں بلا معشوق سب ویران شہر — بدتر ہیں زہراب سے سب آبِ نہر

بوستاں بے یار باشد خارزار — ابرِ رحمت بار باشد زہر بار

بوستان بے یار کے ہے خارزار — ابرِ رحمت بار ہووے زہر بار

می نماید بادِ سحری چوں سموم — زندگی آزار دہ ہمچوں ہموم

بادِ سحری ہوتی ہے بدِ سموم — زندگی تکلیف دے مثلِ غموم

زندگی بدتر نماید از ممات — صَارَ سُمًّا قَاتِلًا مَاءُ الْحَیٰوۃ[1]

ایسے جینے سے تو بہتر ہے ممات — زہرِ قاتل ہوتا ہے آبِ حیات

چوں نظر نامد انیسِ خویش و یار — می زدی او نعرہ مستانہ وار

جب نظر آیا نہ اپنا دلربا — نعرے مدہوشوں سے تھا وہ مارتا

۱۶ ہائے و ہوئی کرد از درد و الم — پارہ می کرد جیب و میگفتے ز غم

ہائے و ہو کرتا تھا با درد و الم — چاک کرتا جیب و پڑھتا سوزِ غم

تو کجائی اے انیسِ قلبِ من — تو کجائی یارِ من نازک بدن

اے مرے مطلوبِ دل ہے تو کہاں — اے مرے مرغوبِ دل ہے تو کہاں

تو کجائی اے شہِ رشکِ قمر — تو کجائی اے مہِ نیکو سیر

اے مرے رشکِ قمر ہے تو کہاں — ماہرخ نیکو سیر ہے تو کہاں

تو کجائی سرگروہِ دلبراں — تو کجائی غیرتِ نازک تناں

سرگروہِ دلبراں تو ہے کہاں — غیرتِ نازک تناں تو ہے کہاں

تو کجائی اے بقامت ہمچو سرو — تو کجائی اے بچالش چوں تدرو

قد میں گویا سرو تھی تو ہے کہاں — کبک کی سی چال بھی ہے تو کہاں

تو کجائی اے بتِ طنازِ من — تو کجائی اے صنم ہمہ نازِ من

اے بتِ طناز سچ کہہ ہے کہاں — اے سراپا ناز سچ کہہ ہے کہاں

[1] آبِ حیات زہرِ قاتل شد است در مفارقتِ معشوق ۱۲ منہ مدظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

تو کجائی اے لب آب حیات
سب ترے تپ حیات ہے تو کہاں
تو کجائی اے حسیناں از تو مات
ماہرو تجھ سے ہیں مات تو کہاں

زیں نمط می گفت و می نالید زار
اس طرح کہتا تھا رو کر زار زار
ہر دو چشمانش ہمی بود اشکبار
دونوں آنکھیں اوس کی تھیں بس اشکبار

مضطرب چوں گشت و بے صبر و قرار
جب ہوا بیتاب وہ اور بیقرار
لاجرم برخاست شد مرکب سوار
اُٹھ ہوا مجبور گھوڑے پر سوار

نے خبر از تن نہ ہوش جاں بماند
تھی خبر تن کی نہ جاں کا ہوش تھا
رخش خود را جانب صحرا براند
گھوڑے کا مُنہ جانب صحرا کیا

نے خبر کہ می رود اسپش کجا
بیخبر تھا کہ جاتا ہے کدھر
نے بیاد آورد فوج خویش را
فوج کو بھی بھولا تھا یعنی مگر

تا زِ عشق این چنیں ست آں پسر
تھا جو عشق کا یہ ہی سب حال
می شود از ہر دو عالم بیخبر
ہوتے ہیں دونوں جہاں سے بیخبر

جستجوئے کرد اورا فوج او
ڈھونڈتی تھی پھرتی تھی فوج اوس کا اثر
بے خبر از بحر عشق و موج او
بحر عشق و موج سے تھی بیخبر

ڈھونڈتے ہیں خاک صحرا بیختند
ڈھونڈھتے ہیں خاک صحرا چھانتی
جائے اشک اندر غمش خوں ریختند
آنسو کی جا خون روئے غم میں بھی

رفتہ رفتہ گشت دشتاں را گذار
اتفاقاً ہو گیا اون کا گذر
جانب کاں بیتاں میگشت خوار
خوار و بیکس پھر رہا تھا وہ جدھر

ذلت و خواری شعار عاشقاں
ذلت و خواری محبوں کا شعار (ہے)
نالہ و زاری دثار عاشقاں
نالہ و زاری محبوں کا دثار (رفیق)

شاہزادہ را چو فوج او بدید
فوج شہ نے جبکہ صورت دیکھی
جان رفتہ باز در قالب رسید
روح رفتہ جسم میں پھر آ گئی

زد او رفتند و کردندش سلام
پاس اوس کے جا کیا اوسکو سلام

زانکہ او از حالِ کس آگہ نبود
گو کسی کے حال سے واقف نہ تھا

گفت لشکر چیست احوالِ شما
بولی فوج ہے آپ کا کیسا مزاج

گفت لشکر ایں معما حل نما
بولے حضرت یہ معما حل کریں

حل کُنِ ہر عقدۂ مشکل خداست
عقدۂ مشکل کا وہ ہے حل نما

دستگیرِ عاجز بیکس خداست
عاجز بیکس کا ہے حامی خدا

الغرض با ہمچنیں حالِ تباہ
قصہ کوتہ یوں ہی با حالِ تباہ

چوں پدر دید ایں چنیں حالِ پسر
باپ یوں بیٹے کی حالت دیکھکر

ایں چہ حال ست آنکہ می بینم ترا
دیکھتا ہوں کیسی حالت میں تجھے

ایں چہ اشک و ایں چہ زردیِ رُخ ست
چہرہ پیلا اشک کا چلنا ہے کیوں

آہ واویلا چہ شد جانا ترا
ہائے اے بچہ ہوا ہے کیا تجھے

لیک چیزے او نگفتہ از کلام
پر نہ اوسنے کچھ کیا اوسنے کلام

ہائے ہوئے در فراقش می نمود
ہجر میں اوسکے وہ نعرہ مارتا

گفت چہ پرسید حالِ زارِ ما
بولا ہو کیا پوچھتے میرا مزاج

گفت حلالش نماند جز خدا
بولا بس اسکو تو مولا حل کریں

سہل سازِ متعقدِ معضل خداست
سخت مطلب سہل کرنیوالے خدا

ناتواناں را معاون بس خداست
ناتوانوں کو ہے بس کافی خدا

آمدہ تا خانۂ خود پورِ شاہ
آیا اپنے گھر پہ وہ فرزندِ شاہ

گفت اے فرزندِ من لختِ جگر
بولا اے فرزند اے لختِ جگر

خامشی پژمردگی ہستت چرا
خامشی پژمردگی ہے کس لئے

ایں چہ آہ سرد و سوزِ بدن رُخ ست
ٹھنڈی سانس و دمغز کا جلنا ہے کیوں

دہ خبر از حالِ خود با ما مرا
اپنی حالت سے تو واقف کر مجھے

حل عقدہ از خداست

۱۸ آمدن شہزادہ بخانہ و پرسیدن پدر حال او را

تو کجائی اے لبت آبِ حیات
لب ترے آبِ حیات ہیں تو کہاں
زیں نمط می گفت و می نالید زار
اس طرح کہتا تھا رو کر زار زار
مضطرب چوں گشت و بے صبر و قرار
جب ہوا بیتاب وہ اور بیقرار
نے خبر از تن نہ ہوشِ جاں بماند
تھی خبر تن کی نہ جاں کا ہوش تھا
نے خبر کہ می رود اسپش کجا
بیخبر تھا گھوڑا جاتا ہے کدھر
تا بہ عشاق ایں چنیں ست اے پسر
عاجزو عشاق کا یہ ہی ہے حال
جستجوئے کرد اورا فوجِ او
ڈھونڈتی پھرتی تھی فوج اوس کا اثر
در تلاشش خاکِ صحرا بیختند
ڈھونڈتے ہیں خاکِ صحرا چھانتے
رفتہ رفتہ گشت دستاں را گذار
اتفاقاً ہوگیا اون کا گذر
ذلت و خواری شعارِ عاشقاں
ذلت و خواری محبوں کا شعار
شاہزادہ را بجو فوجِ او بدید
فوج شہزادے کی دیکھی صورت ہے کی

تو کجائی اے حسیناں از تو مات
ماہرو تجھ سے ہیں مات ہو تو کہاں
ہر دو چشمانش ہمی بود اشکبار
دونوں آنکھیں اوسکی تھیں اشکبار
لاتبرم برخاست شد مرکب سوار
اٹھ ہوا تصویر گھوڑے پر سوار
رخش خود را جانبِ صحرا براند
گھوڑے کا منہ جانبِ صحرا کیا
نے براد آورد فوجِ خویش را
فوج کو بھی بھولا تھا اپنی مگر
می شود از ہر دو عالم بیخبر
ہوتے ہیں دونوں جہاں سے بیخبر
بے خبر از بحرِ عشق و موجِ او
بحرِ عشق و موج سے تھی بیخبر
جائے اشک اندر غمش خوں ریختند
آنسو کی جا خون روئے غم میں بھی
جانبِ کاں نیمجاں میگشت خوار
خوار و بسمل پھر رہا تھا وہ جدھر
نالہ و زاری دثارِ عاشقاں
نالہ و زاری محبوں کا دثار
جان رفتہ باز در قالب رسید
روح رفتہ جسم میں پھر آگئی

۱۷

عشاق تجلی بر نتوانند

هست اگر حور آرم از باغ ارم
حور ہو گر لاؤں جنت سے ابھی

گر پری ہست از پرستان آورم
اور پرستان مت سے لاؤں جو پری

نور اگر ہست آرم از چتر برین
آسماں سے لاؤں گر ہو آفتاب

ہم بر آرم ہست اگر زیر زمین
گر زمیں کے نیچے ہو لاؤں شتاب

گفت علمم نیست از نام و مقام
بولا کیا معلوم کیا نام اور مقام

نے فتادہ در میانِ ما کلام
مجھ سے تو بالکل نہ تھا وہ ہمکلام

بلکہ سیرش ہم نہ دیدم رفت ہوش
اک نظر دیکھے سے ہم بیہوش ہوئے

شد معطل دست و پا و چشم و گوش
آنکھ کان اور ہاتھ پاؤں سست تھے

عاشقاں دیدار نتوانند دید
عاشقوں کو دید ناممکن ہے یار

شاں نماند طاقتِ گفت و شنید
بات چیت اونپر ہے گویا سخت بار

در لقائے یارِ خود باشند محو
صورتِ دلبر پہ مفتوں ہوتے ہیں

سکر غائب بیشود بہ ہوش و تو
رہتی مدہوشی ہے مجنوں ہوتے ہیں

الجبل لما تجلّی ربّہ
طور پر رب نے کیا جلوہ جو ہیں

خرّ موسیٰ صاعقاً بر روئے او
گر پڑے بیہوش ہو موسیٰ وہیں

ہاں وجودِ خود چو نمائید گم
ہاں جو اپنے کو فنا کر دو گے تم

مثل شمس ترون ربکم
رب سورج کی طرح دیکھو گے تم

لیک بعد از ہوش دستم یافتم
ہاتھ پایا - ہوش جب مجھ کو ہوا

یک بچشم دیگرے بر سینہ ام
آنکھ پر اک ایک سینہ پر پڑا

لا محو شدن عاشقان از تجلی و حیران شدن

ل ہوش غیب نام شبہ ... دیدہ رفتہ است ... گشتہ ... شدہ است ... بہشت ... پشتہ ... محمد تقی
ے دانستہ جلوہ نمود ... افتاد موسیٰ ... بیہوش شدہ ... حمیدہ ... موسے
سوال ... جواب ... عشاق ... دیدار خداوندی نیست ... بروز قیامت ... مشرف خواہند شد
تقریر جواب ... وجود ... دیدار ... وجود ... حاصل میشود ...
پس خواہید دید ... مضمون حدیث صحیح است ... ترمذی ... روایۃ ...

غیر آنچہ ذکر کردم با شما ۔ ہیچ علمے نیست از حالش مرا
کہہ چکا میں جتنا اوسکے ماسوا ۔ حال کا اوسکے نہیں ہے کچھ پتا

چوں نہ شد معلوم نامِ دلربا ش ۔ نے شدہ ظاہر مقام و نام جاش
جب نہ دلبر کا ہوا معلوم نام ۔ اور نہ معلوم ہو سکا گھر اور مقام

گشت حیران شاہ در تدبیر کار ۔ چہ کنم تا باشدش مقصد برآر
اس عمل میں شاہ بس حیران ہوا ۔ کیا کروں تدبیر ہوں عہدہ برآ

گر شدے معلوم نام و جائے او ۔ کردمے تدبیر بر طرز نکو
ہوتا گر معلوم نام اور اوس کا گھر ۔ کرتا میں تدبیر عمدہ با اثر

جستجو با کردمے یار ورا ۔ کردمے موجود دلدار ورا
ڈھونڈھ کر تا میں اوسکے یار کو ۔ کرتا حاضر اوسکے میں دلدار کو

چوں نشانے نیست از نام و مقام ۔ پس چگونہ سازم اورا انصرام
جبکہ معلوم ہی نہ ہو نام و مقام ۔ تو کروں میں اوس کا کیسے انتظام

چوں نہ رائے اش ایں گرہ را بر کشود ۔ جمع میران و وزیران را نمود
جب نہ اوسکی رائے سے یہ حل ہوا ۔ جمع میروں اور وزیروں کو کیا

تا کہ با ایشاں نماید مشورہ ۔ بو کہ بکشاید عقلے ایں گرہ
تا کہ اون سے کرے مشورہ ۔ کوئی عاقل کھولے شاید یہ گرہ

شاوروا فی امرکم فی کل حال ۔ ربنا شاورہم فی الامر قال
لیتے تم ہر کام میں مشورے کرو ۔ شاورہم فی الامر قرآں میں پڑھو

کرد شورے با ملائک ذوالکرم ۔ کہ خلیفہ بر زمیں پیدا کنم
حق نے شورے لے تعارف خلق سے کیا ۔ جو زمیں پر اک خلیفہ بھیجتا

۲۱ مشاورت کردن بادشاہ با امیران و وزیران

مشاورت ملائکہ

لہ بو بالضم بمعنی امید و طمع و بکشاید عقلے وشاید۔ منہ مرجمہ کے شہرہ کید بہ صل در کار خود پروردگار ما فرمود شاورہم فی الامر یعنی مشورہ کن اسناد حق شد علیہ وسلم با مردمان در کارہا۔ منہ مرجمہ سکہ چہ حضرت عزوجل خواست کہ آدم علیہ السلام بنیا فرید با ملائکہ مشورت گرفت و فرمود انی جاعل فی الارض خلیفۃ یعنی من گرداننده ام نائب در زمین۔ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ربِّ مارا حاجتِ شوریٰ نبود
مشورہ سے اوس کا کچھ مطلب نہ تھا
از برائے بندگاں سنت نمود
محض بندوں کے لئے سنت کیا

خالقوا[1] انتم با خلاقِ الالٰہ
کرلو تم مولا کی عادت اختیار
مشورت را ترک منمائید گاہ
مشورہ کو چھوڑنا مت زینہار

مشورت آساں نماید کارہا
مشورہ آساں کرے ہر کام کو
سہل سازد مشورت دشوارہا
مشورہ آساں کرے دشوار کو

مشورت گلہا نماید خارہا
مشورہ کانٹوں کو گلدستہ کرے
مشورت سازد سبکتر بارہا
مشورہ ہر بوجھ کو ہلکا کرے

عقدۂ لاحل بریشاں کرد پیش
شہ نے اونسے عقدۂ لاحل کہا
کرد تقریر از غمِ فرزندِ خویش
اپنے بچہ کا وہ سارا ماجرا

ہم ز نامعلومی آں جائے و نام
نام اور مسکن کی لاعلمی کہی ۲۲
داد آگاہی شہِ عالی مقام
شہ نے ظاہر اپنی کی بے آگہی

زاں اشارہ نیز شاں آگاہ کرد
اوس اشارہ سے اونھیں آگہ کیا
گشت زیشاں طالبِ درمانِ درد
درد کا درماں طلب اون سے ہوا

چوں شنیدند ایں چنیں حالِ پسر
جب اُنھوں نے یوں سنا حالِ پسر
جملہ را از غمش خوں شد جگر
سب کا غم سے ہوگیا پُرخوں جگر

ہر یکے در فکر کردہ سر نگوں
سر جھکایا سوچ میں ہر ایک نے
کانتظامِ کارِ او باشد چگوں
کام اس لڑکا کس طرح کیونکر بنے

غور و فکرت ہر یکے کردہ بسے
غور و فکر ہر ایک نے از بس کیا
لیک ایں عقدہ نہ شد حل از کسے
یہ نہ عقدہ پر کسی سے حل ہوا

چونکہ عاجز گشت ہر فردِ بشر
جب کہ ہر فردِ بشر عاجز ہوا
لاجرم برداشتند از جیب سر
تب گریباں سے انھوں نے سر اٹھا

[1] اے خوگیرید بہ خوہائے خداوندی شدہ است بہ حدیث تخلقوا باخلاق اللہ ۱۲ منہ مدظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

جملہ گفتندش بدونِ نام و جائے
سب نے اُس سے یوں کہا بے نام جائے

ہم ز وضع دستہا بر صدر و عین
ہاتھوں کے رکھنے سے صدر و چشم پر

چوں جوابِ صاف شہ زیشاں شنید
شہ نے ان سے جب جواب ایسا سنا

صبر تریاق از پئے سم حرج
زہر مشکل کے لئے امرت ہے صبر

از صبوری عقدہا حل می شود
صبر سے کل عقدے کھل جاتے ہیں یاں

از صبوری میشود راضی خدا
صبر ہی سے ہوتا ہے راضی خدا

از صبوری کار تو آساں شود
کام تیرا صبر سے آسان ہو

حالِ آں عاشق بیاں کن اے شرفا
حالِ عاشق کا کہو اے شرف ذرا

گریہ و زاری او از من مپرس
مجھ سے اُس کی گریہ و زاری نہ پوچھ

نے غرض از خواب نے از خورد و نوش
سونے کھانے پینے سے مطلب نہیں

نے خبر بودش ز گفت و نے شنید
کہنے سننے کی خبر ہوتی نہ تھی

دلبرِ او را کجا جوئیم ما
اس کے دلبر کو کہاں ڈھونڈینگے ہائے

ہیچ پردہ می نہ بکشاید ز بین
کوئی بھی پردہ نہیں کھلتا مگر

جز بہ صبر و خامشی چارہ ندید
کچھ نہ سمجھا صبر و خاموشی سوا

اِصْبِرُوْا فَاِنَّ الصَّبْرَ مِفْتَاحُ الْمُفَرَّجِ[1]
ٹھہرو ہر ایک تنغ کی حکمت ہے صبر

از صبوری مہمِ معضل می شود
صبر سے مشکل کو گت جاتے ہیں یار

از صبوری کارِ تو باشد بجا
صبر ہی سے کام تیرا ہو بجا

صبر جملہ درد را درماں شود
صبر ہی کل درد کا درمان ہو

چہ بروی بگذرد رنج و بلا
کیا گذرتا اُس پہ سب رنج و بلا

پستی و خواری او از من مپرس
مجھ سے اُس کی پستی و خواری نہ پوچھ

نے خبر از دین و دنیا رفتہ ہوش
دین و دنیا سے اُسے مطلب نہیں

روز و شب در ہجر یارش می تپید
ہجر میں تھی یار کے بس بیکلی

[1] صبر کنید زیرا کہ صبر کلید کشادگی ست نقد حدیث الصبر مفتاح الفرج ۱۲ منہ مدظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہجر درد و رنج افزوں میکند　　ہجر عاشق را جگر خوں میکند
ہجر درد و رنج کو افزوں کرے　　ہجر عاشق کے جگر کو خوں کرے

ہجر خواب و خورد را سازد حرام　　ہجر سازد فارغ از گفت و کلام
ہجر کھانے سونے کو کردے حرام　　ہجر کردے فارغ از گفت و کلام

ہجر اشکِ عاشقاں جاری کند　　ہجر از ہوش و خرد عاری کند
ہجر اشک عاشق کے سب جاری کرے　　ہجر فہم و عقل سے خالی کرے

ہجر سازد از دو عالم بیخبر　　ہجر پارہ پارہ می سازد جگر
ہجر کردے دو جہاں سے بیخبر　　ہجر ٹکڑے ٹکڑے کردیوے جگر

ہجر دشمن را مبادا ہم نصیب　　کس مبادا دور از یار و حبیب
ہجر دشمن کو نہ ہو یارو نصیب　　یار سے بچھڑے نہ کوئی بھی حبیب

جملہ میگفتند با آں سوختہ　　کن چراغِ خرمی افروختہ
سب کے سب کہتے تھے کہ اے سوختہ　　کر چراغ خرمی افروختہ

دور کن از قلبِ خود رنج و الم　　دور افگن از دلِ خود بارِ غم
دل سے تو رنج و الم کو دور کر　　دل سے اپنے بارِ غم کو دور کر

شاد بنشین و بکن با ما کلام　　باش خرم خواب و نوش و خور طعام
شاد بیٹھ اور ہنس کے کر ہم سے کلام　　چین سے سو اور پی اور کھا طعام

جز باین مصرع نہ دادے شاں جواب　　تو کجائی رشکِ ماہ و آفتاب
ان کو اس مصرع ہی سے دیتا جواب　　تو کہاں ہے رشکِ ماہ و آفتاب

چونکہ حالِ شاہزادہ شد تبہ　　وز کسے بکشاد ایں لا حل گرہ
جب کہ اس لڑکے کا حال ابتر ہوا　　اور کسی سے یہ نہ عقدہ کھل سکا

در غضب شد شہ دلش آمد بدرد　　در ہمہ اقلیم خود تشہیر کرد
شہ ہوا ناخوش، اور اس کا دل دکھا　　سلطنت بھر میں ڈھنڈورا کردیا

لہ گستاخانہ نہی، از شش مرزا صائب سے راہ تا نشود زم دل کو کب، رہ کہ دود آہ زچشم ترا بکشاید۔ منہ مدظلہ۔

(باقی آئندہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ کسے نپزد پئے خوردن طعام
کہ کسی کے یاں نہ کھانا پک سکے

مردمانِ خویش را فرمود نیز
اپنے لوگوں کو بھی یہ فرمان دیا

ہر کہ دود از خانہ اش باشد بلند
جس کسی کے گھر سے دیکھا ہو دھواں

یا جوابِ عقدہ ما را دہد
یا ہمارے عقدہ کا دیوے جواب

حکم شہ مشہور شد در خاص و عام
حکم شہ مشہور ہوا در خاص و عام

مردماں از جوع کردند انتقال
بھوک سے لوگوں میں آیا انتقال

چوں تبہ شد حالِ زارِ مردماں
حال جب لوگوں کا یوں پتلا ہوا

کاے خدائے راحم و رحمانِ ما
راحم و رحماں ہمارے اے خدا

ایکہ ما را باسطی و قابضی
تو ہمارا باسط و قابض بھی ہے

کردۂ موجود ما را از عدم
تو نے ہمکو نفی سے مثبت کیا

اے کفیلِ کارِ ما حاجاتِ ما
اے ہماری حاجتوں کے کارساز

تا جوابِ عقدہ ام نارد تمام
جب تلک عقدہ مرا حل کر نہ دے

جستجو دارید با ہوش و تمیز
دیکھو بھالو خوب با فہم و ذکا

پشت او نیلی کنید از زیر بند[1]
پیٹھ تسمے سے کرو نیلی وہاں

یا بدرّہ پشت خود خستہ کند
پیٹھ یا دُرّہ سے کر لیوے خراب

ترک شد در خانہ ہا پختن طعام
اور گھروں میں بند ہوئی پخت طعام

ملک شہ آمد بروئے زوال
اور شاہی ملک میں آیا زوال

روئے آوردند بادشاہ شہاں
شاہِ شاہاں کی طرف رخ تب کیا

اے توئی اسلام ما ایمانِ ما
ہے نہیں اسلام و ایماں تجھ سوا

قادری و رافعی و خافضی
قادر و رافع بھی اور خافض بھی ہے

بذل کردی بیعد د برما کرم
بیشمار ہمپر کرم بھی کر دیا

اے مجیب خواہش و دعوات ما
اے ہماری دعوتوں کے چارہ ساز

۲۵

[1] تسمہ کہ زیر سپ بہ بندند یعنی تنگ زین تسمہ ۱۲ منہ

اے توئی غفارِ ما ستارِ ما — اے توئی بینائے حالِ زارِ ما
ہے تو ہی غفار و ستار بھی — ہے تو ہی بینائے حالِ زار بھی

مبتلا گشتیم در بندِ عظیم — رحم بر ما کن تو اے ربِّ رحیم
قید ہم کو ہو گئی قیدِ عظیم — رحم کر ہم پر تو اے ربِّ رحیم

شاہ صورت کرد بر ما یاں ستم — اے حقیقی شاہ کن بر ما کرم
ظاہری شہ نے کیا ہم پر ستم — اے حقیقی شاہ کر ہم پر کرم

او معلق کردہ رسمِ خویش را — بر جوابِ خویش یا بیدن زِ ما
اس نے رسم اپنا معلق کردیا — ہم سے پائے ہر جواب اپنا شہا

ہست بے تعلیق رحمت اے خدا — رستگاری دہ تو ما را زیں بلا
تیری رحمت میں تو تعلیق ہے نہیں — اس بلا سے مخلصی دے تو کہیں

یا جوابِ او بما القا شود — یا فرست آں کس کہ از وے وا شود
یا جواب اُس کا ہمیں دے تو بتا — یا تو بھیج اس کو کہ جس سے ہووے وا

چونکہ از حد بگذشت خلقاں را خروش — آمدہ دریائے بخشائش بجوش ۲۶
جب کہ گذرا حد سے لوگوں کا خروش — کھایا تب دریائے بخشائش نے جوش

کن تضرع پیش آں شاہِ شہاں — تا کہ باشی از بلاہا در اماں
گڑگڑو شاہِ شہاں کے روبرو — ہر بلا سے تا رہے محفوظ تو

یدفع اللہ البلایا بالدعا[1] — لا یرد القدر الا بالدعا
ہے دعا سے ٹالتا رب ہر بلا — ور دعا ہی سے ہے بس ٹلتی قضا

شسع[2] نعل و ملح ہم زو کن طلب — ورنہ آید آں کریم اندر غضب
جوتی کا تسمہ نمک بھی اُس سے مانگ — ورنہ دیوے وہ غنی غصہ کی بانگ

[1] یعنی دفع می کند خدا بلاہا را بسبب دعا و تقدیر رد نمی شود مگر بدعا استفادہ است بحدیث لا یرد القضاء الا الدعاء ۱۲ —

[2] شسع تسمہ نعل دوال آں شسع راست بحدیث بیان احدکم ربہ حاجتہ کلہا حتی الملح وحتی یسالہ شسع نعلہ اذا انقطع و مصرع ثانی ہم مضمون حدیث شریف ست ۱۲ —

الدعا[1] مخ العبادہ گوش کن ‏— ایں قساوت دور ساز و ہوش کن
ہے دعا مغز عبادت گوش کر — یہ قساوت دور کر اور ہوش کر

ربکم[2] فادعوا باخلاص یجب — قال فی القرآن ادعوا استجب
سن لے اب دل سے کرو تم گر دعا — ہے قرآں میں مانوں مانگو جو دعا

چوں دعائے خلق گشتہ مستجاب — کام سلطاں زادہ راشد فتحیاب
جب ہوئی مقبول خلقت کی دعا — شاہزادہ کا بھی مطلب حل ہوا

از دعا شد خلق و عاشق کامگار — یک کرشمہ شد برآمد ہر دو کار
خلق و عاشق ہیں دعا سے کامگار — اک کرشمہ سے ہیں نکلے دونوں کار

دیر شد اشرف چناں تدبیر ساز — کاں ملک زادہ شود مسرور باز
دیر ہوئی اشرف کرو وہ انتظام — وہ ملک زادہ ہو پھر با عیش و کام

بود مرد[3] ے مولدش بود ایں دیر — روزگار — عاقل و دانا شجاع نامدار
اک جواں اُس دیس کا باشندہ تھا — دانا اور ہشیار و نامی سورما

پیر در عقل و جواں در عمر و سال — مادرے میداشت او دیرینہ زال
عقل میں بوڑھا جواں در سن و سال — ماں بھی رکھتا تھا وہ اک دیرینہ زال

لیک از خانہ نشینی داشت عار — با سفر بود انس او را بے شمار
پر اُسے خانہ نشینی سے تھی عار — اُنس اُس کو تھا سفر سے بیشمار

السفر[4] مفتاح ابواب النجاح — السفر مصباح اسباب الفلاح
سخت دروازوں کی مفتاح ہے سفر — نیکی کے راہوں کی مصباح ہے سفر

بے سفر مرد است چوں بے دست و پا — گفت فامشوا فی مناکبہا خدا
بے سفر کے مرد ہے بے دست و پا — ہے چلو سر کوں میں فرمانِ خدا

[1] اے دعا مغز پرستش است و ایں حدیث مت متفق علیہ

[2] یعنی بخوانید پروردگار خود باخلاص او تو اجر پذیرفت و گفت در قرآن مجید ادعونی استجب لکم ... بکنید من خواہم پذیرفت ...

[3] سفر کلید ہست برائے ... کامیابی و سفر چراغ است برائے اسباب فلاح ... با آیت قرآن ...

قصہ آمدن سپاہی در وطن ۲۸

کن حضر را ترک و گیر اندر سفر
ترک کر گھر کو سفر کر اختیار

وانچہ فرمود السفر مثل سقر
یوں جو فرمایا سفر مثل سقر

در وطن اورا ندید تدے اثر
دیس میں اس کا نشاں پاتے نہ تھے

اتفاقا شوق دید مادرش
تفاقاً ماں کی زیارت کا خیال

از سپہ سالار رخصت خواستہ
چھٹی افسر سے بھی اپنے مانگ لی

الغرض با محنت و رنج و محن
قصہ کوتہ کلفتیں سہتا ہوا

بود در ماندہ گرسنہ از سفر
بھوک شدت سے سفر تھا تھکا

چوں ز حکم شاہ او مجبور بُد
وہ تو حکم شاہ سے مجبور تھی

بر چنیں بیچارگی مادر گریست
ایسی ناچاری پہ ماں نے رو دیا

مادرش گفتا ز اول تا اخیر
ماں کے سے اول سے تا آخر کہا

تا بیابی مطلب خود در سفر
تا کہ ہووے تو سفر میں کامگار

معنیش آئندہ گویم اے پسر
اس کا مطلب پھر کہوں گا اے پسر

بُد میانِ لشکرِ شاہِ دگر
بھرتی تھا وہ فوج میں اک شاہ کے

جانشین و پختہ شد اندر دلش
جس کے دل میں بیٹھا یہ اور کمال

بہر قصدِ خانۂ خود خاستہ
اپنے گھر آنے کی تیاری بھی کی

زاں مقام آمد سپاہی در وطن
دیس میں واں سے سپاہی آ گیا

گفت با مادر بپز ناں زود تر
بولا ماں سے جلدی سے روٹی پکا

واں پسر را جوع و عطشی می فزود
بھوک پیاس اس بچہ کی حد سے بڑھی

گفت فرزندش کہ ایں گریہ ز چیست
بچہ بولا رونے کا باعث بتا

ہم ز حکم شاہ کرد او را خبیر
حکم شہ سے بھی اُسے آگاہ کیا

سلہ گرسنہ بالضم بمعنی ... تقدیر گرسنہ ترجمہ لع باشد ... ترکیب ... نسبت باشد مثل تشنہ
کہ بمعنی عطش ... باشد و گرسنہ بفتح ... چنانکہ ... استعمال یافتہ ... است محمد سعید اشرف
... گرسنہ ... ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

گفت بے خوف و خطر نانے پزند
بولا بے خوف و خطر روٹی پکائیں

چونکہ دلش بر جوع فرزندش بسوخت
بھوک پر بچہ کی جب دل جل گیا

چونکہ دود از خانۂ او شد بدر
اُس کے گھر سے جب دھواں باہر ہوا

بر درش آواز داد آن بجنان
اُس کے در پر اپ لگا وہ میاں

کس نگوید کذب گفتی الشرفا
یوں نہ کہئے جھوٹ اشرف نے کہا

کاے قریب الموت از خانہ برآ
موت پر تیار گھر سے باہر آ

آن سپاہی گفت از من صحبت کاہ
وہ سپاہی بولا مجھ سے واسطہ

نیست آگاہی ترا از حکم شاہ
حکم شہ سے تجھ کو آگاہی نہیں

ہر کہ دود از خانہ اش باشد بلند
جس کے گھر سے ہو دھواں وہ پکڑیں

یا جواب عقدۂ ما را دہد
یا ہمارے عقدہ کا دیوے جواب

دیدہ خواہد شد کہ ما را چہ کنند
دیکھا جائے گا کہ ہم کو کیا بتائیں

مادرش ناچار شد آتش فروخت
ماں نے مجبور ہو کے آگ جلائی جلا

مردمان شاہ را گشتہ خبر
شاہی لوگوں کو پتہ بھی لگ گیا

کہ از و لرزد زمین و آسمان
جس سے تھرائیں زمین و آسماں

کاندریں فن این چنیں باشد روا
کیونکہ اس فن میں تو ہے ایسا روا

زود افتد بر سرت رنج و بلا
۲۹ تیرے سر پر جلد نازل ہو بلا

آن ہمہ گفتند اے غفلت شعار
سب کے سب بولے کہ اے بیواسطہ

کو بغر مودہ است با فوج و سپاہ
فوج کو یہ بات بتلائی نہیں

پشت از نیلی کنید از زیر بند
بیٹھ نیلی نسمہ سے کر دو وہیں

یا بدزد پشت خود خستہ کنند
بیٹھ یا دُرّہ سے کرنے وہ خراب

[illegible]

لے [illegible] فنون قسانہ [illegible] مبالغہ [illegible] بر مبالغہ [illegible]
[illegible] جل فی سجدہ [illegible] ما کان من فرع وان
[illegible] اقال فی فرس [illegible] الترمذی ۱۲ منہ

پس جواب عقدہ ما را بدہ
پس ہمارے عقدہ کا اب دے جواب
گفت[۱] خواہم داد عقدہ را جواب
بولا اس عقدہ کا میں دونگا جواب
نزدِ سلطاں آمدہ گفتند حال
شہ کے پاس آکر کہا کل ماجرا
گفت[۲] بے تاخیر نزدِ او روید
بولا تم فی الفور اس کے پاس جاؤ
باز واپس گشتہ نزدش آمدند
آئے اس کے پاس پھر وہ لوٹ کر
گفت لبیک امر شہ را لشکری
بولا نشر حکم شہ کو لشکری
تا[۳] نوافی حکمِ سلطاں را برار
جب تلک ہو حکم شہ کو کر ادا
ذاک امر المصطفےٰ فی کل حال
ہے یہ ہر حالت میں حکم مصطفےٰ
گفت[۴] پیغمبر شود گر بر شما
تم پہ گر ہو آمرِ فرماں روا
پس بدل آرید فرمانش بجا
دل سے لاؤ حکم اس کا تم بجا

یا جگر بندت بہ پیشِ زاغ نہ
یا کہ سولی پر تو چڑھ جا بس شتاب
آں ہمہ گشتند واپس باشتاب
سب کے سب واپس گئے باصد شتاب
از خوشی پرید شہ بے پر و بال
شہ خوشی سے بے پر و بال اڑا
زود او را نزدِ ما حاضر کنید
جلد اوس کو پاس ہمارے لیکر آؤ
حکمِ شہ در گوشِ او انداختند
حکم شاہی کو کہا سن کان دھر
ہمرہ شاں شد برائے حاضری
چلدیا ساتھ ان کے دینے حاضری
تا کہ آفت را بیفتد با تو کار
تا نہ ہو آفت میں تو بھی مبتلا
قد عصانی من عصی السلطان قال
شہ کا باغی مجھ سے باغی ہوگیا
عبد حبشی حاکم و فرمانروا
عبد حبشی ہے یہ قولِ مجتبےٰ
از شما باشد بدیں راضی خدا
اس میں ہوگا تم سے راضی بس خدا

[۱] یعنی ایں فرود مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ست در جائی گفت ہر کہ تا فرمانی کرد بلا دست او نافرمانی من کرد

اشارہ ست بحدیث من یعص الامیر فقد عصانی ۱۲ منہ

[۴] در حدیث است اسمعوا و اطیعوا ان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ ۱۲ منہ

تم اُولی الامر اطیعوا گفت حق — زیں بری برد دیگر آں گوی سبق
شہ کا مانو حکم۔ حق نے ہے کہا — رہ نہیں ہیں جس سے تو بڑھ جائیگا

ورزہ دیں

بود آنجا منتظر شاہِ زمن — کاید آں حلّال اشکال و محن
اس طرف تھا منتظر شاہ زمن — آدے حل فرمائے مشکل اور محن

آں سپاہی چوں بدرگاہش رسید — در نگاہش آں چوں ماہِ عید
اس کی درگہ میں سپاہی جو گیا — اس کی آنکھوں میں وہ تھا چاند عید کا

جست از جائے وکشیدش در کنار — بود جاری بر زباں مستانہ وار
واں سے اٹھکر گود میں اسکو لیا — یہ زباں پر بیخودی میں جاری تھا

مرحبا قد جئت خیر المقدم — مرحبا اکرمت خیر المکرم
واہ کیا خوب آئے اچھا آئیے — واہ کیا خاطر کریں بتلائیے

مرحبا اے حل کنِ اشکالِ ما — مرحبا اے موضعِ اعتدالِ ما
خوش رہو تم اے مرے مشکل کشا — واہ میری دقتوں کے حل نما

٣١

مرحبا اے فاتحِ اغلاقِ ما — مرحبا اے مُبردِ احتراقِ ما
واہ میری مشکلوں کے حل نما — اے مری سوزش کے دافع مرحبا

مرحبا اے باعثِ شادیٔ ما — مرحبا اے شکل آبادیٔ ما
اے مری شادی کے باعث مرحبا — میری آبادی کی صورت واہ وا

مرحبا اے دیدنت مشکل کشا — مرحبا اے روئے تو صد عید ما
واہ تیری دید ہے مشکل کشا — تیرا رخ ہے عید ہماری مرحبا

مرحبا اے مشکلِ ما را کلید — مرحبا اے رحمتِ ربِّ مجید
مرحبا اے میری مشکل کی کلید — شاد باش اے رحمتِ ربِّ مجید

سلہ اے اطاعت کنید اہل حکومت را اشارہ است بآیت کریمہ یایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ مد

سلہ بہ تو منہ آمدی بہتر آمدی مرحب گرامی کردہ شدن ۔ منہ مدظلہ۔

سلہ بالفتح جمع حرق بالتحریک بمعنی آتش مراد آتش فرقت عشق شہزادہ بنسبت آں بخود خبا زاد۔ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مرحبا[1] اہلاً و سہلاً مرحبا — مرحبا اوتیت عقلاً مرحبا

آیئے اپنوں میں آئے آیئے — واہ بہتی فہم لئے آیئے

جائے عالی داد او را نزد خویش — جملۂ اعیان دولت ہم بہ پیش

اوس کو اپنے پاس اچھی جگہ دی — سامنے ارکان دولت تھے سبھی

آں سپاہی گفت اے شاہِ زمن — دور باشی از بلاہا و محن

وہ سپاہی بولا اے شاہ زمان — آپ رنج اور غم سے بس پاویں اماں

باد روز افزونِ شہا اقبال تو — شوکتِ تو ملک تو اجلال تو

آپ کا اقبال دن دونا رہے — شان و عظمت ملک سب بڑھتا رہے

دوستانت با خوشی و خرمی — دشمناں پیوستہ در زیر زمی

دوست تیرے خوش رہیں دلشاد گو — پائمال اعدا رہیں تیرے مدام

دور بادا از تو و فرزند تو — جملہ اندوہ و الم از فضل او

۳۲ تجھ سے اور شہزادہ سے دور ہی رہے — جملہ رنج و غم خدا کے فضل سے

تا شنیدم حال شاہزادہ را — گوئیا جاں نیست در قالب مرا

حال شہزادہ کا ہے جب سے سنا — گویا میرا جسم بے جاں ہے شہا

ما ہمہ درگاہ شہ را بندہ ایم — پیشِ حکم شاہ سر افگندہ ایم

بارگاہِ شہ کے ہیں ہم سب غلام — حکم شہ پر ہے جھکی گردن سب مدام

گر نکار آئیم در وقتے چناں — پس چساں گوئیم خود را بندگاں

گر کسی ایسے وقت میں ہم کام آئیں — پھر غلام اپنے کو ہم کیسے جتائیں

ہست واجب بر غلاماں بندگی — ورنہ در دعوے بندگی شرمندگی

سب غلاموں پر تو لازم بندگی — ورنہ سب بے بندگی شرمندگی

ہر غلامے کو نیارد بندگی — مُردنِ او بہتر ست از زندگی

بندگی بندہ نہ جو کوئی کرے — جینے سے تو اس کا مرنا خوب ہے

[1] مرحبا آمدی جائے وسیع کردی زمین ہموار مرحبا دادہ شدہ عقل ۱۲ منہ مدظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بندہ میگوئی تو خود را اے زبوں
اپنے کو سب پست کہتا ہی غلام
بندہ گفتن سہل و گشتن مشکلست
بندہ کہلوانا ہونا مشکل ہی کہیں
گر گزاری زیں جوارح صد نماز
جو پڑھو ان اعضا سے تم سو نماز
از ہمیں جا شافع یوم النشور
ہے یہ قولِ شافع روزِ جزا
ایستادہ اسپ قصہ زود تا ز
جلد چل قصہ کہ قریب ہے کھڑا
چیست رنج و کلفتِ فرزند تو
کلفت و غم تیرے بچہ کا ہے کیا
با سپاہی گفت آں فرماں روا
لشکری سے بادشاہ اُس شہ نے کہا
ہم ازاں عقدہ نمود او را خبیر
اُس کو اُس عقدہ سے بھی آگہ کیا
آں سپاہی گفت با میرانِ شاہ
شاہی رکنوں سے سپاہی نے کہا
تیغ شما را در خرد کردہ بزرگ
حق نے تم کو عقل میں برتر کیا
من کیم پیشِ چنیں دانشوراں
ایسے دانشمندوں میں کیا چیز ہوں

حق ندانی بندگی باشد چگول
بے خبر ہے۔ بندگی کس کا نام
بندگی نے از زباں بل ز دلست
بندگی دل سے زباں سے ہے نہیں
نیست سودے تا نگردی با نیاز
ہے یہ لاحاصل نہ ہو جب تک نیاز
گفت لا صلوٰۃ[1] الا بالحضور
بے حضورِ دل نماز ہے نفع کیا
کاں سپاہی گفت با سلطاں چہ باز
پھر سپاہی نے کہا سلطان سے کیا
چیست مشکل چیست عقدہ ہیچ گو
کیا ہے دقت پیچ کیا ہے کچھ بتا
جملہ حال از ابتدا تا انتہا
ابتدا سے انتہا تک ماجرا
کاں ہمہ را در بلا کردہ اسیر
جس نے سب کو دیا غم میں پھنسا
گفتنم پیش شما ہست از گناہ
بولنا تم سب کے آگے ہے خطا
ہم بعلم و فضل بنمودہ سترگ
نیز علم و فضل میں رتبہ دیا
کہ بگویم ہیچ قولے از زباں
کہ زباں سے بات کچھ کہہ بھی سکیں

۳۳

[1] یعنی بغیر حضور دل کے نماز نہیں ہوتی … منہ

بزرگوں کی تعظیم

پند گیر اے ناظر این مثنوی
که بزرگاں را بہ پیش خود نہی

اے نصیحت مثنوی کو دیکھ کر
کہ بڑے لوگوں کی تو تعظیم کر

کبر الکبر[1] لفرمودہ نبیؐ
با بزرگاں پیشہ ات کن عاجزی

کر بڑوں کا وقر ہے قول نبی
تو بڑوں کے سامنے کر عاجزی

ہر کہ تعظیم بزرگاں میکند
رتبۂ او پیش حق عالی شود

جو کہ کرتا ہے بڑوں کی عظمتیں
ہاں حق کے اس کے رتبے بڑھتے ہیں

ہر کہ وقر شاں نہ کردہ اے پسر
لیس منا نیست یا د او را مگر

جس نے ان کا وقر چھوڑا اے پسر
ہے نہیں ہم سے۔ وہ بھولا ہے مگر

ہست رای و فکر تاں جملہ صواب
پس بہ فرمائید عقدہ را جواب

عقل و فکر ہے آپ لوگوں کی صواب
آپ ہی بتلائیں عقدہ کا جواب

جملہ گفتندش کہ اے آئینہ دل ۴۴
میکنی ما را چرا خوار و خجل

سب کے سب بولے کہ اے آئینہ دل
کرتا کیوں ہے ہم کو تو خوار اور خجل

عقل ما گشتہ دریں عرصہ زبوں
فکر و رای و ما فتادہ سرنگوں

عقل ہماری اس میں تو کند ہو گئی
سوجھ بوجھ ہم سب کی ہا! اوندھی پڑی

پس کجا ماندیم دانا و بزرگ
آدمی از عقل نمود با شد سترگ

تو بڑے۔ اور غافل ہم کیسے رہے
آدمی تو عقل ہی سے ہیں بڑے

الغرض ما را تو شرمندہ مکن
حل نشد از ما تو آں را حل بکن

الغرض تو ہم کو شرمندہ نہ کر
ہم ہیں قاصر تو ہی حل عقدہ کر

گفت اگر چہ گفتنم زیبا نبود
امر کم فوق الادب[2] عاجز نمود

بولا گو کہنا مجھے زیبا نہ تھا
حکم ادب پر راجح نے سر خم کیا

[1] شرح کن بزرگاں را ہیں حدیث ست ... من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا فلیس منا۔ یعنی ہر کہ توقیر نکرد بزرگان ما را و نہ رحم آورد بر خوردان ما را و تعظیم نمود عالمان را پس نیست از ما یعنی چنین کس از مسلمانان نہ باشد ۱۲ منہ

[2] مثل مشہور است الامر فوق الادب یعنی حکم و فرمان بالاتر از ادب است ۱۲ منہ

این خطا از امرتان گشتہ صواب
پس بناچاری ہمی گویم جواب
حکم والا سے خطا یہ ہے صواب
پس بمجبوری میں دیتا ہوں جواب

آنکہ[1] بر چشمش نہادہ بود دست
نام خود گفتا کہ نیناونتی ست
ہاتھ اُس کی آنکھ پر رکھا جو تھا
نام نیناونتی اُس نے ہے کہا

زانکہ در ہندی است نام چشم نین
این اشارہ بود از دستش بعین
نین ہندی میں ہے بس نام آنکھ کا
یہ اشارہ ہاتھ سے آنکھوں پہ تھا

وانکہ بر سینہ نہادہ بود دست
از وطن گفتا کہ شہر چھاتہ است
اور رکھا ہاتھ سینہ پر جو تھا
شہر چھاتہ دیس ہے بتلا دیا

زانکہ گویند ہند چھاتی سینہ را
آں صنم نام و مقامش کرد وا
چونکہ ہے چھاتی مرادف سینہ کا
اُس نے نام اور دیس سب بتلا دیا

گر کسے گوید کہ شہرے چھاتہ نیست
نیز نیناونتی نام ملکہ نیست
گر کہے کوئی کہ چھاتہ ہے نہیں
نیز نیناونتی ملکہ ہے نہیں

۳۵ پس جوابش آنکہ این دور سپہر
گم نمودہ بے عدد سلطان و شہر
سو جواب ہے یہ کہ دور چرخ سے
شہر اور شہ بے نشاں کتنے ہوئے

صد ہزاران نامداران گم شدند
زانقلاب و دور این چرخ بلند
بے پتہ لاکھوں ہی نامی ہو گئے
انقلاب اور اس فلک کے دور سے

چہ عجب گر چھاتہ باشد ہمچنیں
نیز نیناونتی دخت مہ جبیں
کیا عجب ایسا ہی ہووے چھاتہ بھی
اور نیناونتی نام ملکہ بھی

گم شدہ باشد نشان و نام شان
ہم شدہ باشد فنا تاریخ آں
گم ہوا ہو نام اور اُن کا نشاں
مٹ گئی ہو اُس کی تاریخ اے میاں

ان ما فی دار دنیا ذو فنا
ان ما فی دار عقبی ذو بقاء
جو ہے دنیا میں سو ہے اُس کو فنا
جو ہے عقبیٰ میں سو ہے اُس کو بقا

[1] ہر آئینہ ہر چہ در دار دنیا ست فنی است و ہر نام ... [illegible]

چشم عبرت برگشا و در نگر
کھول آنکھ عبرت کی اور تو غور کر
گاہ شام و گاہ لیل و گہ سحر
گاہ شام اور گاہ رات و گہ سحر
تندرستی گاہ و گہ بیماری ست
ہے کبھی صحت کبھی بیماری سب
آں یکے اندر بلا گشتہ اسیر
ایک وہ تو ہے مصیبت میں اسیر
آں یکے در خرمی خورسند و شاد
اک بجاتا چین کی بنسی ہے یار
آں یکے مشغول طاعاتِ خدا
۳۶ ایک طاعت میں خدا کی ہے لگا
شد زبانِ معترض بند اشرفا
معترض کی بند ہے اشرف زباں
چونکہ حل کرد آں سپاہی عقدہ را
لشکری نے جب وہ عقدہ حل کیا
شاہ داد انعام او را بیشمار
شاہ نے بخشش دی اُس کو بیشمار
گفت اے حلّال حل کردی گرہ
بولا عقدہ حل کیا مشکل کشا
ہمچنانکہ حل نمودی عقدہ را
جیسے تو نے عقدہ کو ہے حل کیا

میشود عالم چگوں زیر و زبر
کیسے دنیا ہوتی ہے زیر اور زبر
در وطن گاہے اقامت گہ سفر
دیس میں رہنا کبھی اور گہ سفر
جائے عدل و جائے دل آزاری ست
عدل اک جا اک جا دل آزاری ہے
واں دگر پوشیدہ سنجاب و حریر
دوسرا پہنے ہے سنجاب اور حریر
واں دگر دادہ بغم عمرش بباد
اک نے اپنی عمر غم میں کی ہے یار
واں دگر مشغوف با حرص و ہوا
دوسرا حرص و ہوا میں مبتلا
زود باز آ و بیاں کن قصہ را
جلد لوٹو اور کرو قصہ بیاں
گفت ہر یک مرحبا و مرحبا
بولا ہر اک شاد باش اور واہ وا
کرد بر فرقش جواہر بانثار
اُس کے سر پہ سے کی موتی نثار
آفریں بادا ترا اے مرد رہ
تجھ کو ہے شاباش اے مردِ خدا
ہمچنیں تدبیر و حلِ او نما
ویسے ہی تدبیر اُس کی بتا

برشتہ

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

گر شود لشکر کشی نافع دراں
فوج اُس میں بھیجنا گر ہو مفید
گر شود قاصد فرستادن مفید
ایلچی کا بھیجنا نافع ہو گر
یا ببر ہمراہ خود شہزادہ را
یا تو اپنے ساتھ لڑکا لیتا جا
یا شود تدبیر دیگر غیر ازیں
یا کہ ہو تدبیر اور اس کے سوا
چارۂ کن دیر و تاخیرے مکن
کر علاج اور ڈھیل ڈھال ہرگز نہ کر
آں سپاہی گفت اے با عز و شاں
عالی جاہا! اُس سپاہی نے کہا
والدِ آں دخترِ نازک بدن
اے حضور اُس نازنین لڑکی کا باپ
نیز از قاصد نباشد ہیچ کار
ایلچی سے بھی نہ ہوگا کوئی کام
کہ بجز عاقل نجوید وصل کس
کہ خرد ور ہی سے وہ شادی کرے
ہر کہ پیغامِ وصالش میدہد
ہو سے دینا اُس کی شادی کا پیام
ہمچنیں باشد بدرگاہِ خدا
ایسے ہی درگاہِ حق میں ہو ویگا

پس بگو کردہ شود تا ہمچناں
تو بتا ہم بھیجدیں فوج مزید
پس فرستم مرد دانا و حمید
تو میں بھیجوں مردِ عاقل خوش سیر
تا بآں دختر رسائی کن ورا
حتیٰ اُس لڑکی کے واں پہنچا ذرا
پس بگو کردہ شود تا ہمچنیں
تاکہ کی جاوے وہی سو وہ بتا
تاکہ باشد دُور ایں رنجِ کہن
تا مصیبت دور ہو یہ اے پسر
نیست از لشکر کشی سودے عیاں
۳۷ بے جز جانی سے بتا نفع کیا
ہست سلطانِ عظیم و عصف شکن
ہے بہادر ورشاہنشاہ آپ
زانکہ کردہ شرطِ آں زیبا نگار
کیونکہ اسنے یہ کیا ہے التزام
ورنہ تنہا بگذراند عمر و بس
عمر بھر ورنہ کنواری ہی رہے
بیندش ہم امتحانش میکند
دیکھ کر بہت جانچتی اُس کو مدام
امتحانِ نیک و بد روزِ جزا
نیک و بد کا امتحاں روزِ جزا

هر کرا آں نامہ فتد در دستِ راست
جس کے سیدھے ہاتھ میں نامہ پڑے
او بعیش و خورمی ہا دائماست
وہ ہمیشہ عیش و عشرت میں رہے

وانکہ در دستِ چپش نامہ فتد
جس کے اُلٹے ہاتھ میں خط آپڑے
شد ہلاک و راست در دوزخ رسد
ہو تباہ اور سیدھا دوزخ میں گرے

ہمچنیں باشد گذر بر پُلِ صراط
ہو گذرنا پُل پہ جو ہے پل صراط
عابرے بالخیر یخلد فی النشاط
خیر سے گذرا۔ کرے دائم نشاط

کافراں و فاسقان و فاجراں
بدچلن۔ بدکار اور منکر جو ہیں
سرنگوں افتند در دوزخ ازاں
مُنہ کے بل دوزخ میں اس سے جا گریں

ہمچنیں میزان باشد امتحاں
کہ ترازو سے بھی ہوگا امتحان
از پئے اعمال نیکان و بداں
نیک و بد کے کام کا اس کو تو جان

فی نعیم من ثقل میزانہ
پلہ بھاری والا جنت میں بسے ۳۸
فی جحیم من کثر عصیانہ
ہوں گنہ زائد تو دوزخ میں پڑے

پس نخواہد شد زقاصد اکتفا
ایلچی سے کام چلنے کا نہیں
تا نہ او خود بیند ایں شہزادہ را
ہاں وہ خود اس لڑکے کو دیکھے وہیں

ور رود شہزادہ خود در شہر او
جائے شہزادہ اُس کے واں اگر
کرد خواہد قدر عقلش جستجو
اک نظر ڈالے گی اس کی عقل پر

ویں نگینِ خاتم سلطانِ ما
مہرِ شاہی کے نگینہ نے ابھی
کہ نمودہ جان خود بروے فدا
جینے اُسیر جاں نثار اپنی ہے کی

۱؎ کما قال اللہ تعالیٰ فاما من اوتی کتٰبہ بیمینہ فیقول ہاؤم اقرءوا کتٰبیہ ۔ و اما من اوتی کتٰبہ بشمالہ فیقول یٰلیتنی لم اوت کتٰبیہ

۲؎ کما قال اللہ تعالیٰ و ان منکم الا واردھا ۱۲ منہ مدظلہ۔

۳؎ گذرندہ بخیریت خواہد ماند ہمیشہ بہ شادمانی ۱۲ منہ۔

۴؎ کما قال اللہ تعالیٰ و نضع الموازین القسط لیوم القیٰمۃ فلا تظلم نفس شیئاً ۱۲ منہ ۔ ۵؎ یعنی جنت است ہر کہ ترازوئے او گراں شد و در دوزخ ست آنکہ نافرمانی او غالب شد کما قال اللہ تعالیٰ فاما من ثقلت موازینہ ۱۲ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہم ندیدہ گرم و سردِ ایں جہاں
بے خبر دنیا کے گرم و سرد سے

نیست پختہ ہست طفل و خام کار
ہے نہیں پکا۔ ہے بچہ۔ بے خبر

ترسم اندر امتحاں خامی کند
ڈرتا ہوں میں جانچ میں پورا نہو

گفت شہ ہر گہ شوی ہمراہ او
شاہ بولا جب تو اُس کے ساتھ ہو

گفت زامرت نیست انکارے مرا
بولا تیرے حکم سے انکار کیا

لیک معذورم ازیں خدمت شہا
پر میں اس خدمت سے معذور ہوں شہا

مہلتِ من ختم شد اے شہریار
ختم رخصت ہوگئی میری جناب

گفت سلطاں دور افگن ایں خیال
بولا سلطاں دور کر دے یہ خیال

نصف مُلکِ خود بتو بخشش کنم
تجھ کو آدھی سلطنت بخشوں ابھی

گفت للہ المنن طامع نیم
بولا شکر اللہ کا میں طامع نہیں

لیک وعدہ زود واپس آمدن
پر ہے وعدہ جلد واپس ہونے کا

سن نچشیدہ تلخ و شیرینِ زماں
کچھ نہ چکھے تلخ و شیریں وقت کے

نیست عاقل ہست بل غفلت شعار
سیدھا ہے۔ بھولا ہے شہزادہ مگر

وز مرادِ خویش ناکامی کند
اپنے مطلب میں کہیں بگڑا نہ ہو

گر نخواہی نظم بر طرزِ نکو
تو کرے تدبیر وہ ہو خوب جو

حکم تو از جان و دل آرم بجا
جان و دل سے حکم لاؤں میں بجا

نوکری خود دگر جا کردہ وا
نوکری اپنی یہاں کی اور جا

باشد آنجا انتظارِ بیشمار
انتظار ہوگا وہاں پر بے حساب

گر میسر شد ز تدبیرت وصال
ہو اگر تدبیر سے تیری وصال

پس غنی باشی ز دینار و درم
ہو درم دینار سے ہو تو غنی

از دل و جاں شاہ را خدمت کنم
جاں سے خدمت آپکی کردوں کہیں

کردہ ام آنجا من ای شاہِ زمن
کر لیا میں نے وہاں شاہنشہا

۳۹

خلف[1] وعدہ در شریعت ناروا ست — کردن ایفاء وعدہ را حکم خدا ست

خلف وعدہ شرع میں ہے ناروا — وعدہ پورا کرنا ہے حکمِ خدا

خلف[2] وعدہ از علاماتِ نفاق — یخلف المیعاد اصحاب الشقاق

خلف وعدہ ہے مخالف کا نشان — خلف وعدہ تو مخالف ہی سے جان

گفت سلطان نیست خلفِ وعدہ[3] — کہ وعیدِ شرع باشد اندریں

بولا شہ ہے خلفِ وعدہ سے بعید — ہے شریعت کی نہیں اس میں وعید

خلف[4] وعدہ معنی آنست اے فتا — کہ نباشد نیتش زاول وفا

خلف وعدہ سے ہے مطلب صاحبا — ہو شروع ہی سے نہ نیت میں وفا

ورنہ گر مانع قوی آید بہ پیش — زاں وفا کردن نتاند وعدِ خویش

ورنہ شرعی مانع پیش آئے گر — اس سے عذر اور وعدہ کو پورا نہ کر

لم یفت للعذر لا اثم علیہ — لیس ذنب عائداً اصلا الیہ

عدم ایفاء عذر سے۔ جرم ہے نہیں — یہ نہ گنہ عائد نہیں مطلق کہیں

گفت مانع چیست از ایفا مرا — کہ شوم معذور نزدیکِ خدا

بولا ایفا سے مجھے مانع ہے کیا — جو میں ہوں معذور نزدیکِ خدا

گفت مانع چیست از حکم قوی — حیلہا بگذاری وہمرہ روی

بولا میرے حکم سے مانع بڑا — کیا ہے۔ حیلے چھوڑ اور تو ساتھ جا

زانکہ ناید غیر تو از ہیچ کس — نظم ونسقِ کار تو دانی وبس

تجھ سوا جتنے ہیں سب میں بس نہیں ہے — جانتا تو ہی ہے اس کا بندوبست

الغرض[5] ہر چند کردہ عذرہا — یک نشد مسموع آں فرمانروا

الغرض ہیترے عذر اس نے کئے — کچھ نہ آیا دھیاں میں اس شاہ کے

ایفائے وعدہ۔ | یعنی خلف وعدہ۔ | ۴۰ | معذور کرنا بوجہ عذر سیری۔

---

[1] وعدہ حدیث است ... من کن فیہ فہو منافق ... وان صام وصلی وزعم انہ مسلم وان کانت فیہ خصلۃ منہن ففیہ شعبۃ من النفاق حتی ... ابن عباس من حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان ... [2] وفی روایۃ ... بہ عذر ومعنی ... خلف وعدہ میکنند ... صاحب ... وعدہ ... عذر ... گناہ نیست ... ۱۲ منہ مدظلہ۔

چونکہ نہ دیدہ چارہ جز امتثال
جب نہ دیکھا مان لینے کے سوا
گفت بہتر میروم ہمراہ او
بولا اچھا جاؤں گا میں ہمرکاب
پس مہیا کرد سلطاں زادِ راہ
تب مہیا شہ نے زادِ رہ کیا
آں سپاہی مرد گفت اے بادشاہ
وہ سپاہی آدمی کہنے لگا
بندہ و شہزادہ تنہا می روند
فدوی اور شہزادہ تنہا جائینگے
آنچہ در خلوت بیاید کار راست
جیسا خلوت میں ہو کام اچھا میاں
گفت[1] پیغمبر سلامت وحدت ست
ہے سلامت وحدت میں قولِ بشیر
سروِ آزاد ست و تنہا از ثمر
سرو ہے بے پھل اور آزاد ہے مدام
باش تنہا قلب خود را صاف کن
رہ اکیلا اپنے دل کو صاف کر
تاکہ عکسِ نورِ حق در وے فتد
جھلکے اس میں تاکہ نورِ ایزدی
بر دلِ تو او فتادہ صد حجاب
تیرے دل پر ہیں پڑے صدہا حجاب

منقطع کردہ جواب و ہم سوال
کوئی چارہ گفتگو کو بس کیا
میکنم تدبیر بر طرزِ نکو
کرتا ہوں میں انتظام لاجواب
کرد ہمرہ لشکر و فوج و سپاہ
فوج و لشکر اوس کے ہمرہ کر دیا
اجتناب نیست با فوج و سپاہ
عالی جاہا فوج و لشکر جو گئے
زود واپس گشتہ در خدمت رسند
لوٹ کر خدمت میں جلد آجائیں گے
در تکثر آں در ستیہا کجا ست
تو میاں وہ بہار سے خلوت میں کہاں
صد ہزار آفات اندر کثرت ست
اور کثرت میں ہیں آفاتِ کثیر
می شود محفوظ ز آفاتِ حجر
ڈھیلے پتھر کی نہیں آفت سے کام
کوش و مثلِ آئینہ شفاف کن
تب جا مثلِ آئینہ شفاف کر
منکشف گردد اسرار الصمد
دل میں آویں رازہائے سرمدی
ورنہ نورش اظہرست از آفتاب
ورنہ کم اُس نور سے ہے آفتاب

[1] لفظ حدیث یوں ہے سلامتی فی الوحدۃ ۔ منہ سلک جو یا خواہد گشت برسے کے دل راز ہاست [illegible] منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

گر نہ بیند شپرک خورشید را
شپرہ دیکھے نہ گر خورشید کو
بلکہ در چشمش قصورے ظاہر ست
بلکہ اُس کی آنکھ میں خود ہے کمی
ہمچنیں چشم تو کورست اے مرید
یوں ہی نابینا ہے تو کہتا ہوں میں
اشرفا باز آ کہ قصہ گفتن ست
تو تو اے اشرف کہ قصہ کہنا ہے
الغرض شہزادہ و مرد عقیل
الغرض شہزادہ اور مرد عقیل
سوئے شہر آں صنم راہی شدند
اُس صنم کے شہر کو راہی ہوئے ۴۲
ہم بیاباں تُرا در پیش ہست
ہیں بیاباں تیرے آگے بھی کثیر
ہیچ دانی کز پئے رہ چیست زاد
کچھ خبر ہے توشہ کیا ہے راہ کا
اتق اللہ فیحبک المتین
ڈر خدا سے تجھ کو چاہے گا خدا
راہ دورست و مہیا نیست ہیچ
دور ہے رہ اور نہ کچھ ساماں کئے

پس نمی باشد ازیں نفی ضیا
روشنی کی نفی اس سے تو نہ ہو
نور ز تاریکی بری و ظاہر ست
اور تاریکی سے سورج ہے بری
ورنہ اقرب نحن من حبل الورید
ورنہ شہ رگ سے بھی ہم نزدیک ہیں
اندرون شہر جہانہ رفتن ست
شہر جہانہ میں بھی تو اب جانا ہے
زاد رہ بگرفتہ ہم قدر قلیل
زاد رہ بھی لیکے کچھ قدر قلیل
گانہا اندر بیابانہا زدند
اور بیاباں کیمپ کرنے لگے
ہیچ زادے ہم ہیا ہمرہ ست
توشہ کچھ ہے ساتھ بھی رکھتا فقیر
گفت رب ما کہ تقویٰ خیر زاد
تقویٰ بہتر توشہ ہے حق نے کہا
انہ قال یحب المتقین
متقی کا پیار ہو اُس نے کہا
پس چگونہ بگذری از ہیچ ہیچ
کیسے جائے گا رہ پر ہیچ سے

لے اشارہ است بآیت کریمہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنی ما نزدیک تریم باو از رگ گردن ۱۲ منہ ئلہ بر پرہیزگاری توشہ نیک ست
اشارہ است بآیت کریمہ تزودوا فان خیر الزاد التقویٰ ۱۲ منہ سلے یعنی بترس از خدا محبوب خواہد داشت ترا ہر آئینہ او گفتہ
است یحب المتقین اسے او دوست می دارد پرہیزگاراں را ۱۲ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہست در پیشت منازل ہا سخت
گھاٹیاں ہیں سامنے تیرے بھی سخت

زاد راہے را بکن با خود رفیق
زادرہ کو اپنا تو ساتھی بنا

گر پئے یک روزہ می سازی سفر
گر تو اک دن کا بھی کرتا ہے سفر

پس عجب کہ میروی دور و دراز
ہے اچنبھا جا رہا دور و دراز

پس فزوں تر زیں چہ باشد احمقی
اس سے بڑھکر اور نادانی ہو کیا

بود مردے در عزیزانِ شہے
مرد اک تھا ایک سلطاں کا عزیز

کارِ دنیا چیست باطل سر بسر
کام دنیا کا ہے باطل سر بسر

از خدا غافل کند ایں سیم و زر
کرتا غافل سب خدا سے مال و زر

لعنت اللہ علی ما یعبد[1]
لعنت اللہ کی ہے اُس پر جو کرے

الغرض آں مرد دیں را مرد ماں
الغرض اُس مردِ دیں کو آدمی

شاہ ہم پنداشتے او را چنیں
شہ بھی اُس کو یوں ہی کرتا تھا شمار

کن مہیا زادِ رہ اے نیک بخت
زادرہ تیار کر اے نیک بخت

تا کہ درماندہ نباشی در طریق
تا نہ ہو رہ میں پریشاں اے فتا

زادرہ دو چند بنہی پیشتر
دوگنا ہے توشہ رکھنا بیشتر

نصف توشہ نیست ہم اے پاکباز
توشہ آدھا بھی نہیں اے پاکباز

کہ سفر دور است و دستِ تو تہی
ہاتھ خالی اور سفر ہے دور کا

بے خبر از کارِ دنیا بید ے
دنیوی کاموں سے تھا وہ بے تمیز

خاک افگن بر سر ایں سیم و زر
خاک ڈال اس مال و زر پر اے پسر

ترک کن دنیا و ما فیہا پسر
دنیا و مافیہا کو تو بس ترک کر

قلب عبد اللہ عمّن یعبد
دور ہو دل کو بندے کے معبود سے

می نمودندے شمار از احمقاں
سب سمجھتے پاگل اور احمق سڑی

کانَ عاقل عندَ ربِّ العالمین[2]
پر وہ تھا نزدیک رب کے ہوشیار

[1] لعنت خدا بر آنچہ چیز کہ دور گرداند دل بندہ را کہ پرستیدہ میشود ۱۲ منہ　[2] حالانکہ او خردمند بود نزد خدائے تعالیٰ ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اے بسا عاقل بہ نزدیکِ خدا
ہیں بہت - نزدیک ربّ ہوشیار
عقلِ دنیا را ہمی گویند عقل
دنیوی دانش کو کہتے ہیں وہ عقل
عقل گفتن عقلِ جزوی را خطا
عقل کہنا فہم جزوی کو خطا
عقلِ کُلّی را بگفت مصطفٰے
عقلِ کُلّی ہی کو حضرتؐ نے کہا
عقلِ کُلّی از صفات انبیا
عقلِ کُلّی انبیا کی شان سے
عقلِ جزوی گر شدے کافی درو
عقلِ جزوی ہوتی گر کافی اتنی
لیک حالِ مردمان معکوس شد
حال لوگوں کا ہے پر پلٹا ہوا
گر کسے باشد منافق پُر دغا
جو منافق اور ہو اہلِ دغا
بے خبر باشد کسے گر زیں جہاں
بے خبر ہو اس جہاں سے کوئی گر
خلق گوید غافلاں را عاقلاں
خلق غافل کو ہے کہتی عاقلا
جاہلاں را می شمارد عالماں
جاہلوں کو اہلِ علم ہے جانتی

مردماں دانند بس احمق ورا
جن کا نادانوں میں کرتے ہیں شمار
بر خلافِ مقتضائے عقل و نقل
جو سراسر ہے خلافِ عقل و نقل
عقلِ کُلّی عقلِ دین ست اے فتا
فہمِ دینی عقلِ کُلّی ہے فتا
عقل اوّل ما خلق ربّ العلٰے
حق نے پہلے عقل کو پیدا کیا
عقلِ کُلّی میرساند تا خدا
عقلِ کُلّی دے ملا حق سے تجھے
پس ولی گشتے رئیس الملحدین
تو رئیس الملحدین ہوتا ولی
عقل ورائے شاں ہمہ منکوس شد
سمت ان سب کی ہوئی فہم و ذکا
مردماں دانند بس عاقل ورا
جانتے اس کو ہیں با فہم و ذکا
پس شمارندش ز جملہ احمقاں
اس کو احمق جانتے ہیں بے خبر
عاقلاں را می شمارند ابلہاں
عاقلوں کو ہے سمجھتی وہ بڑا
گمرہاں را می شمارد ہادیاں
گمرہوں کو ہادی وہ ہے مانتی

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

عالمان و ہادیان گشتند گم
عالم اور ہادی ہوئے یارو فنا
اتخذ الناس جاہلین راسکم[1]
کم ہنروں کو رہنما تم نے کیا

فوت گشتند آں ہمہ مردانِ پاک
وہ مقدس لوگ سب ہی چل دیئے
اے کجا رفتند اندر زیرِ خاک
ہائے وہ زیر زمیں کیا چل بسے

اے کجا رفتند آں مردانِ راہ
ہائے وہ صوفی کدھر کو چل دیئے
اے کجا رفتند مقبولانِ شاہ
ہائے پیارے حق کے کس جانب گئے

اے کجا رفتند پاکانِ خدا
ہائے پاکانِ خدا کس جا گئے
اے کجا رفتند شاہانِ ہدیٰ
ہائے شاہانِ ہدیٰ کس جا گئے

اے کجا رفتند سلطانانِ دیں
ہائے سلطانانِ دیں کس جا گئے
اے کجا رفتند آں اہلِ الیقیں
ہائے وہ اہلِ یقیں کس جا گئے

اے کجا رفتند دیں را حاملاں
ہائے جو حامل تھے دیں کو کیا ہوئے
اے کجا رفتند جمعِ کاملاں
ہائے کامل لوگ سب کس جا گئے

اے کجا رفت آں ز بوئے گل غنی[2]
ہیں کہاں جو بوئے گل سے تھے غنی
یعنی مولانا شہ عبد الغنی
ہیں وہ مولانا شہ عبد الغنی وفات ۱۲۹۶ھ

بود او ہند و عرب را پیشوا
تھے عرب اور ہند کے وہ پیشوا
نیز روم و شام را بُد رہنما
نیز روم و شام کے تھے رہنما

ہر کسے کو می نمودے یک نگاہ
جس کے اوپر ڈالدیتے اک نگاہ
می شدے واصل بدرگاہِ الٰہ
اس کو حاصل ہوتا بس قربِ الٰہ

دستگیرِ مستفیدانِ طریق
سالکانِ رہ کے تھے وہ دستگیر
طالباں را در حقیقت بُد رفیق
طالبوں کے تھے طریقت میں وہ پیر

[1] گرفتید شما گم رہاں را رہنمائے خود ۱۲ منہ۔

[2] مولانا شاہ عبد الغنی صاحب علیہ الرحمۃ مولدش دہلی است پس از ہجرت بسوئے مدینہ منورہ شتافت و بہ ششم محرم ۱۲۹۶ھ ایں مسکین سر گذاشت ۱۲ منہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بود کامل ہم بعلمِ ظاہری
علم ظاہر میں تھے اچھے مولوی
وائے کجا رفت آں تقی و آں نقی
اُف کہاں ہیں وہ تقی اور وہ نقی
بود دریائے بعلمِ ظاہری
علم ظاہر میں وہ دریائے عظیم
صورتش چوں خضر و سیرت چوں ملک
تھے ملک سیرت میں صورت خضر سی
در کلامش آں چناں تاثیر بود
گفتگو میں اُن کے یہ تاثیر تھی
قطب کامل بود و مقبولِ خدا
قطب کامل اور مقبولِ خدا ۴۶
ہست او را یک خلیفہ اے ہمام
اک خلیفہ بھی تھے اُن کے اے ہمام
پرتوِ مرشد درو جلوہ گر ست
اُن میں مرشد کا ہے پرتو جلوہ گر
یا الٰہی دار او را باللّٰہ دوام
یا الٰہی رکھ انھیں تو بالدوام
وائے کجا رفت آں بعلمِ دیں امیر
اُف کدھر ہیں علم دیں کے وہ امیر

بود شیخے در احادیثِ نبی
تھے احادیث نبی میں شیخ بھی
مولوی شیخِ محمد تھانوی
مولوی شیخ محمد تھانوی
بحر مواجے بعلمِ باطنی
علم باطن میں تھے اک بحرِ عظیم
ہمتِ او بود عالی از فلک
آسماں سے اُن کی ہمت تھی بڑھی
مردماں را ہوش و صبرے میر بود
ہوتی لوگوں میں تھی پیدا بیکلی وفات ۱۲۹۶ھ
یا الٰہی پوشش در رحمت ورا
یا الٰہی ان کو رحمت میں چھپا
قاضی اسمٰعیل منگلوریست نام
قاضی اسمٰعیل منگلوری ہے نام
رتبۂ او از فلک بالاتر ست
مرتبہ اُن کا فلک سے بالاتر
بر سرِ طلاب و جملہ خاص و عام
خاص و عام اور طالبوں پر بھی مدام
مولوی احمد علی بے نظیر
مولوی احمد علی بے نظیر

لہ شاگرد رشید جناب مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی وطنا کی ہجرت تاریخ وفات ۱۲۹۶ھ مادۂ تاریخ
اختر تابم ۱۲۹۶ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

در سہارنپور بود اورا وطن[1] | بُد محدث ہم فقیہ اندر زمن
تھا سہارنپور میں اُن کا وطن | تھے محدث اور فقیہ اہلِ زمن

منبعِ فیض و عطا بود آں جناب | بود جاری فیضِ او چوں آفتاب
چشمۂ فیض و عطا تھے وہ جناب | فیض اُن کا جاری مثلِ آفتاب

بود عابد متقی و پارسا | معدنِ جود و سخا کانِ عطا
تھے وہ عابد متقی اور پارسا | کھان تھے بخشش کی اور کانِ سخا

صد ہزاراں اند شاگردانِ او | بامروت بود و با خلقِ نکو
لاکھوں ہی شاگرد اُن کے ہوگئے | بامروت اور خوش اخلاق تھے

اُفے کجا رفت آں مدارِ ابتدا | آں محمد قاسم مولائے ما
اُف کدھر ہیں وہ مدارِ ابتدا | وہ محمد قاسم آقائے ما

آیتے بود ز آیاتِ خدا | منبعِ جود و سخا کانِ عطا
اک نشانی تھے ز آیاتِ خدا | چشمۂ جود و سخا کانِ عطا

بود در اخلاص نیکو بے سہیم | سابق الاقران بالخلق العظیم[2]
تھے خوش اخلاقی میں بس وہ بے بدل | ہم زماں سے وہ گئے آگے نکل

منبعِ علمِ لدنی بود آں | وقتِ تقریرش بُدے گوہر فشاں
چشمۂ علمِ لدنی تھے میاں | وقتِ تقریر ہوتے تھے وہ درفشاں

حامیِ اسلام و دینِ احمدی | ردکنِ جملہ ہنود و پادری
حامیِ اسلام اور دینِ نبی | ہارے اُن سے کتنے ہندو پادری

مرشدِ موصل برائے طالباں | ہادیِ کامل برائے گمرہاں
مرشدِ موصل تھے بہرِ طالباں | ہادیِ کامل تھے بہرِ گمرہاں

۴۷

[1] وطن حضرت قصبہ نانوتہ است ابتیہ بر دو تین در ضلع سہارنپور قیام بہ دیوبند می بود مزار شریف ہم دراں است مادۂ تاریخ وفات مُرد فخرِ علما ہاسے ہاسے سنہ ۱۲۹۶ھ منہ مدظلہ ۔

[2] سبقت بردہ بود بر ہمعصران خود در خلق بزرگ ۱۲ منہ مدظلہ ۔

داشت شرفِ علم دیں ہمت بلند
عزم عالی علمِ دیں میں صرف تھا

مدرسہ کردہ بنا در دیوبند[1]
دیوبند میں مدرسہ بنوا دیا

مہتمم جملہ مدرسں بے نظیر
مہتمم اور سب مدرس بے نظیر

فیضِ شاں لامع چو خورشید منیر
فیض روشن مثل خورشید منیر

آنکہ سازد مدرسہ را اہتمام
ہیں جو کرتے مدرسہ کا اہتمام

ہست مولانا رفیع الدینؒ بنام
ہیں وہ مولانا رفیع الدیں ہمام

عقل کامل دارد و رائے صواب
عقل کامل رکھتے ہیں رائے صواب

عقل با اول ہست شاگرد جناب
یعنی عقل اول بھی
عقلِ اوّل بھی ہے سب شاگرد جناب

خُلق چوں خُلقِ عظیم انبیا
خُلق تھا جیسا کہ خُلقِ انبیا

طالبِ راہِ خدا را پیشوا
طالب راہِ خدا کے پیشوا

رہنمائے غاویان و گمرہاں
بھولے بھٹکوں کے لئے ہیں رہنما

ہادیِ راہِ خدائے مستعاں
رہنما و ہادئ راہِ خدا

ہم شریکِ مشورہ اے نورِ عین
ہیں شریکِ مشورہ اے نورِ عین

ہست حضرت حاجیِ عابد حسین
یعنی حضرت حاجی عابد حسین

عامل کامل ولی مردِ خدا
اچھے عامل اور ولی مردِ خدا

پائے او بر پائے فخر الانبیا
پیرو سنت کے فدائے مصطفٰے

ہم جلالی ہم جمالی شانِ او
تھی جمالی اور جلالی ان کی شان

کانِ حلم و مخزنِ خلقِ نکو
حلم و خوش خلقی کے مخزن اور کان

نقش و تعویذش مثالِ نقش قدر
نقش و تعویذ ان کا گویا نقش قدر

فیضِ او بر خاص و عامؒ مثل بدر
فیض اُن کا عام مثل مہر و بدر

(حاشیہ: مولانا رفیع الدین صاحب — حاجی عابد حسین صاحب ۸۴)

[1] دیوبند قصبہ ایست در ضلع سہارنپور آنجا مدرسہ ایست بزرگ تعمیر شدہ قابل دید است بجناب مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب تاریخ تعمیر ... وقت ختم کتاب ... ۱۲۹۲ھ
بشدید میم است منسوب بہ علامہ فارسیاں حرف مدود ... اکثر مخفف سازند ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

شش مدرس ہست اندر مدرسہ ہر یکے استاد کامل آمدہ
چھ مدرس مدرسہ میں ہیں جناب ہے ہر اک استاد کامل لاجواب
مولوی یعقوب[1] صاحب اولیں عالم جملہ فنِ دنیا و دیں
مولوی یعقوب صاحب ہیں بڑے دین و دنیا کے فنوں ہیں جانتے
ہم بعلمِ باطنی دارد کمال ہست مقبولِ خدائے ذوالجلال
علم باطن میں رکھتے ہیں کمال ہیں وہ مقبول خدائے ذوالجلال
مرشدِ کامل ولی بے بدل عابد و زاہد تقی و بے خلل
شیخ کامل اور ولی بے نظیر عابد اور زاہد مصفا بے نکیر
اوست بحرِ کامل و استادِ کل اوست ہم اکمل استادِ اجل
ہیں سمندر اور سب کے استاد ہیں بڑے طباع مولا کی ہے داد
دومیں[2] آں سالکِ شرعِ نبی مولوی سید احمد دہلوی
دوسرے وہ سالکِ شرعِ نبی سید احمد مولوی ہیں دہلوے ۴۹
وصفِ ذہنِ او اگر سازم رقم ختم نبود بشکنند صدہا قلم
ذہن کی ان کے صفت گر ہو رقم ختم تو ہووے نہ ٹوٹیں قلم
خاتمِ معقول و علمِ فلسفہ ہم ریاضی[3] و علومِ مشکلہ
ختم تھی معقول و علم فلسفہ اور ریاضی اور علومِ مشکلہ
پارسا و متقی، کم گو حلیم ہم سخی و ہم جواد و ہم کریم
پارسا اور متقی کم گو حلیم تھے سخی اور تھے جواد اور تھے کریم

[1] وقت نظم ایں کتاب دریں دار فانی تشریف می داشتند ۱۲ منہ۔

[2] وقت تصنیف ایں کتاب زندہ بودند ۱۲ منہ مدظلہ۔

[3] اگرچہ ریاضی ہم از اقسام علوم فلسفہ است لیکن وجہ تخصیص اینکہ جناب مولانا بالخصوص در فنون ریاضیہ ید طولی می داشتند و بکمال مہارت ایں فنون مشہور و معروف ۱۲ محمد یعقوب۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

سومیں[1] آں متقی نامور
تیسرے وہ نامور ہیں متقی
در حدیث و فقہ و تفسیر و اصول
فقہ اور تفسیر حدیث اور نیز اصول
یلمعی و لوذعی دریائے علم
قابل اور ہشیار اور دریائے علم
بر زبانش ہست مضمون کتاب
ہے زباں پر اُن کی مضمون کتاب
چارمیں[2] آں صاحب ذہن و ذکا
چوتھے صاحب صاحب ذہن و ذکا
ذہن کامل دارد و فکر سلیم
رکھتے کامل ذہن ہیں فکر سلیم
عالم معقول و منقول ست آں
عالم معقول اور منقول ہیں وہ
فہم ثاقب دارد و عقل رسا
رکھتے روشن فہم ہیں عقل رسا
پنجمیں[3] استاد درس فارسی
پانچویں استاد درس فارسی
آں ششم از بہر قرآن مجید
اور چھٹے قرآں پڑھانیکو ہیں یار
ہشت یک منشی امیناں را امام
ایک منشی ہیں امینوں کے امام

مولوی محمود[1] صاحب خوش سیر
خوش سیر محمود صاحب مولوی
شہرتے کامل بدارد در فحول
ان میں ہیں مشہور خوب ان کو نہ بھول
منبع خلق و تواضع کان حلم
چشمۂ خلق و تواضع کان حلم
ہست تقریرش چو بارندہ سحاب
ان کی تقریر ہے کہ بارندہ سحاب
شیخ محمود حسن مولائے ما
شیخ محمود حسن سردار ما
فطرت عالی و طبع مستقیم
عالی فطرت اور طبع مستقیم
نزد اہل فضل مقبول ست آں
فاضلوں کے پاس بھی مقبول ہیں وہ
متقی و صالح ست و پارسا
متقی ہیں نیک ہیں اور پارسا
مولوی منفعت صاحب تقی
منفعت صاحب تقی ہیں مولوی
یعنی حافظ نامدار خان سعید
ہیں پٹھان اور نیک حافظ نامدار
مرد دیں منشی سراج الحق بنام
دینداران کا سراج الحق ہے نام

سلہ بہ کمال اضیق ایں کتاب زندہ بودند مد ظلہ — سلہ ہر دو وقت تعنیف کتاب زندہ بودند ۱۲ امنہ مدظلہ —

یا خدا ایں مدرسہ قائم بدار
باقی رکھ اس مدرسہ کو کردگار
فیض او جاری شود لیل و نہار
جاری اوس کا فیض ہو لیل و نہار

فیض عام مدرسہ تا دائم ست
مدرسہ کا عام فیض ہے جبتک
واں ز مولانا محمد قاسم ست
قائم بھی ہے جان اس کی تبتک

چونکہ مولانا ازیں دار الفنا
جب سے مولانا نے بہ دار الفنا
کرد رحلت سوئے آں دار البقا
کھوڑا عازم ہو سوئے دار البقا

مدرسہ را شد مربی سرپرست
مدرسہ کے ہیں مربی اک جناب
آنکہ نور فیض او ہمچوں خور ست
نور فیض ہے جن کا گویا آفتاب

یعنی مولانا رشید احمد ولی
ہیں وہ مولانا رشید احمد جناب
آنکہ ہند ست از فیوضش ممتلی
فیض جن کا ہند میں ہے بیحساب

متقی و حافظ خیر الکلام
متقی اور حافظ خیر الکلام
مرشد کامل ولی دیں را امام
ہیں کامل ولی - دین کے امام

ہم محدث ہم فقیہ و ہم وجیہ
ہیں محدث اور فقیہ اور ہیں وجیہ
صوفی عارف مفسر ہم نبیہ
ہیں مفسر اور صوفی اور نبیہ

ہم خلیفہ[1] خاص آں کامل ولی
ہے خلیفہ خاص اُن کامل کا نام
حاجی امداد اللہ تھانوی
تھانوی امداد اللہ حاجی عام

آنکہ فیضش ہست مثل آفتاب
فیض ہے جنکا کہ مثل آفتاب
گر نہ بینی ہست بر قلبت حجاب
گر نہ دیکھے ہے ترے دل پر حجاب

[1] حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ مسکنش از قصبہ تھانہ بھون ست بہ ایام غدر بعزم ہجرت بمکہ معظمہ رفتند و از فیوض خویش جمیع عالم را از شرق تا غرب باقطار عالم سیراب می نمودند تا اینکہ ہمیں سال در بیستم ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ وقت اذان صبح قبل طلوع مثنوی بزم واصل بحق شدند - رضی اللہ عنہ قدس سرہٗ مزار شریف بجنت المعلیٰ است بہ جنب جناب مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قریب نماز ظہر مدفون شدند انا للہ و انا الیہ راجعون ۱۲ منہ

(حاشیہ:) ملک مولانا رشید احمد گنگوہی
۵۱
(حاشیہ:) ملک حضرت مولانا امداد اللہ مہاجر مکی

toobaa-elibrary.blogspot.com

سرگروہ اولیاءِ کاملیں

اولیا ،کاملیں کے سرغنہ

چوں ہوس کردم کہ مدح او کنم

جب ہوس کی ہیں نے اُن کی مدح کی

آنکہ چوں در مدحش اندیشد خیال

وہ ہیں۔ اُن کی مدح گر سوچے خیال

کے میسر گردد ایں سرّ شگرف

ہے نہیں ممکن کہ یہ رازِ غریب

ہیچ بہ زاں نیست کیں امرِ خطیر

اس سے بہتر کیا ہو یہ امرِ خطیر

تاکنت از فضل و احسان و کرم ۵۲

تاکہ احسان اور کرم اور فضل سے

مدح خورشید ار نگوید ہوشمند

گر نہ عاقل مدح سورج کی کرے

ور بمدح مشک نہ کشاید نفس

گر نہ کوئی مشک کی مدحت کرے

چوں بمدح کس ندارد افتقار

مدح کا ان کو نہیں ہے افتقار

بادو ائم با خدائے مستعاں

اے خدائے مستعاں دائم رہے

دور رفتی اشرفا واپس لشو

تم گئے ہو دور اشرف واپس ہو

اعظم الاقطاب کہف العارفین

ہیں بڑے قطب عارفوں کے ہیں پنہ

قول جامی کرد جاں را روشنم

قول جامی نے دی دل کو روشنی

ناطقہ حیراں بماند نطق لال

ناطقہ حیراں رہے گویا ہے لال

جلوہ دادن در لباس صوت و حرف

جامہ پہنے لفظ کا ہے یہ عجیب

واگذارم ہم بآں صافی ضمیر

چھوڑوں خود اس پر جو ہیں روشن ضمیر

مدح خود ہم در عرب ہم در عجم

وصف عجم میں اور عرب میں خود کرے

فیض نورِ او بود مدحش پسند

مدح اس کی فیض ہے اُسکے نور سے

مشک را اوصاف بوئے مشک بس

مشک کے اوصاف ہیں اس کی بو ہی سے

بر دعا را اولیٰ نمایم اختصار

ہے دعا پر کرنا بہتر اختصار

سایہ افگن بر روس طالباں

سایہ افگن سر پہ وہ طلاب کے

قصۂ آں مرد دانا باز گو

قصہ عاقل مرد کا پھر تم کہو

toobaa-elibrary.blogspot.com

شاہ روزے خواند او را نزد خویش
ایک دن اُس کو بلایا شاہ نے
بر طریق ہزل بنشاندش بہ پیش
خوش مزاجی سے بٹھایا سامنے

یک عصا در دست بنہادہ ورا
ہاتھ میں ایک لاٹھی دیکر یوں کہا
گفت ملا جی بدارید ایں عصا
ملا صاحب پاس رکھئے یہ عصا

گر بہ بینید احمقے از خویش تر
اپنے سے ناداں زیادہ دیکھو گر
کز شما باشد بغفلت بیشتر
جو کہ غفلت میں ہو تم سے بیشتر

ایں عصا در دست او بنہید زود
دیدو فوراً ہاتھ میں اُس کے عصا
گفت بہتر ہمچنیں خواہم نمود
بہتر ایسا ہی کروں گا میں۔ کہا

از قضا آمد اجل آں شاہ را
اتفاقی وقت آیا شاہ کا
شد قریب الموت اقرب بالفنا
شاہ مرنے کے قریب اب ہو گیا

اذا جاء الموت لا یستاخرون
موت جب آتی ہے پھر ٹلتی نہیں
ساعۃ حیناً ولا یستقدمون
اک گھڑی بھی آگے وہ چلتی نہیں

گفت حق با مصطفائے رہنمون
حق نے فرمایا رسول پاک سے
انک میت وانہم میتون
موت ہے تم کو اور اُن کے بھی لئے

نزد سلطاں اقربایش آمدند
شہ کے رشتہ دار اکٹھے ہو گئے
نالہ وزاری و گریہ ساختند
پیٹنے اور رونے چلانے لگے

نالہ وزاری ہمہ بے سود بست
ہے یہ سب بیکار رونا پیٹنا
بر ہدف چوں تیر حکم او نشست
جب نشانہ پر لگا تیر قضا

ست شاہ و ست با بہ ذ ... ابلہم و لیتا ... بن ساعۃ و یستقدمون ... شہ نزد قرب آید یک ساعۃ ہم نہ تاخیر نہ ید
نہ تقدیم چہ زمانہ قرب و زوفیات ساکن ندلیں ز فیات تقدیم و تاخیر فی تو نت کرد فایدہ در زمان خوف خوف ... نہ
ساکن باشد ... ر لعکس آں کذا قال ... استاذی مولانا محمد یعقوب صاحب ... منہ
ہے برآئینہ ہر آئینہ تو مید زدہ داود شاں ہم خواہند مرد شد ... انک میت
انہم میتون ... منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

آں سراپا عقل کورا مرداں
سر سے پا تک عقل بس کی آدمی
نیز آمد گفت حالِ تست چوں
وہ بھی آیا بولا کیسا ہے مزاج
گفت تا کے ہست عزمِ آمدن
بولا کب تک قصد ہے آنیکا جی
گفت آنجا دائما باشی مقیم
بولا واں دائم رہو گے تم مقیم
گفت خیمہ ہم فرستادی بہ پیش
بولا خیمہ بھیج بھی بنوا لے دیا
گفت آنجا ساختی جائے قیام
۵۴ بولا واں تیار کی رہنے کی جا
گفت سامانِ خورش کردی رواں
بولا بھیجا کھانے کا ساماں واں
گفت اینک ایں عصا گیر و بداں
بولا اب لو یہ عصا اور جان لو
کہ برائے پنج روزِ ایں جہاں
اس جہاں کے پانچ دن کے تو لئے
وز برائے چند روزِ ایں جہاں
اِس جہاں کے چند دن کے واسطے
نقدِ عمرِ خود دریں جا باختی
نقد اپنی عمر کی یاں ہار دی

میگرفتند سے حساب از ابلہاں
تجھے سمجھتے بالکل احمق اور بطی
گفت از دنیا شوم رخصت کنوں
بولا دنیا سے ہوں ہوتا رخصت آج
گفت گاہے نیستم واپس شدن
بولا میں واپس نہیں ہونگا کبھی
گفت ہاں دائم بمانم اے سلیم
بولا ہاں دائم رہوں گا اے سلیم
گفت نے من می روم تنہا بہ خویش
بولا نہ تنہا ہی ہوں خود جا رہا
گفت نے جا ساختیم و نے مقام
بولا بنوائی نہیں بسنے کی جا
گفت نے جنسے فرستادم نہ ناں
بولا روٹی جنس کچھ بھیجی نہ واں
احمقے تر نیست از تو در جہاں
تم سے بڑھکر دنیا میں احمق نہ ہو
ساختی صد قصر و ایوان و مکاں
سیکڑوں کوٹھی محل بنوا لئے
داشتی ہم مطبخ و باورچیاں
مطبخ ہے باورچی بھی ہیں رکھ لئے
گو چہ سامان بہرِ عقبیٰ ساختی
بولو کیا واں کے لئے تیاری کی

سے نخود ہی کہ کتمہ بجا ہے ست در زبان ہند شولئے فارسی ہم بہ ستعمل آوردند سے چو شدم مرا ای گشتی ای نخم ؛ بلے گفت ہاں گفت آرے نعم
محمد یعقوب۔

احمقی بالاتر از ایں امر چیست
بیوقوفی اس سے بڑھکر ہوگی کیا
ایں سخن پایاں ندارد اے شرفا
حد نہیں اس بات کی اشرف میاں
جز برفتن ہر دو را کارے نبود
تھا نہ کوئی کام چلنے کے سوا
بود کارِ شاں سفر شام و سحر
رات دن چلنے سے اُن کو کام تھا
شہرِ مقصود آمدہ نزدیک شاں
آگیا پاس اُن کے اب وہ شہر بھی
عاشقاں را بادِ یار یار خود
عاشقوں کو دیس سے محبوب کے
از ہمیں باشد عبادِ نیک را
اچھے بندوں کو اسی سے ہے لقا
من تعلق بالمساجد قلبہ
جس کا دل مسجد سے ہو بس لگ گیا
با مدینہ عاشقانِ آنجناب
جاں فدایانِ نبی کو بھی بڑی
در مدینہ دہ وفاتم یا خدا
ہے مدینہ میں مروں میرے خدا

احمقے اندر جہاں فوق از تو کیست
تجھ سے بڑھکر کون احمق ہووئیگا
منتظر ہستند مردم قصہ را
لوگ قصہ سننے کے شائق ہیں یاں
پس ہمی رفتند ہر دو زود زود
دونوں کو۔ جاتے تھے دونوں تیز پا
تا کہ طے کردند منزلہائے دور
لمبی چوڑی منزلوں کو طے کیا
شاہزادہ را معطر گشت جاں
شاہزادہ کی معطر جاں ہوئی
اُنس می باشد بروں از حد و عد
ہوتی ہے الفت بہت جی جان سے
با مساجد اُنس وافرائے فتے
مسجدوں سے اُنس ہوتا ہے بڑا
فی ظلال العرش ظلیل ربہ[1]
اس کو سایہ عرش کا دیوے خدا
اُلفتے دارند بیحد و حساب
ہے مدینہ سے محبت بس دلی
حشر من کن با محمد مصطفےٰ
مصطفےٰ کے ساتھ مجھ کو تو اُٹھا

[1] ہر کہ دلش بمسجدہا آویختہ است پروردگار او را در سایہ ہائے عرش خواہد گذشت اشارہ است بحدیث سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لاظل الا ظلہ امام عادل الخ ۱۲ منہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

متصل با شہر بودہ یک چمن
متصل اُس شہر سے تھا اک چمن
شد[1] پسند خاطر و منظور شاں
دل کو بھایا اُن کی آنکھوں میں کھپا
باغباں میگشت دروے شاد و خوش
مالی اُس میں شاد و خوش تھا پھلا پھلا
باغباں زن را سپاہی گفت ہاں
اس سپاہی نے یہ مالن سے کہا
گفت زن من مرسلہ بندی کنم
بولی مالن ہار ہم ہیں گوندھتے
گر شود تاخیر در بُردن مرا
دیر لیجانے میں ہو مجھ کو اگر ۵۶
گفت نانے پز تو اے فرخندہ گِل
بولا۔ بندی نیک تو روٹی پکا
پس بدستش داد آں زن مرسلہ
ہار تب مالن نے اس کو دیدیا
تا دریں کار امتحانِ تو کنم
دیکھیں میں اس کام میں پرکھوں تجھے
او کہ در جملہ فنون اُستاد بود
چونکہ وہ ہر کام میں اُستاد تھا
صنعتش دیدہ شد اطمینان تمام
ہو گئی تسکین دیکھا اُس کا کام

قمری و بلبل در دوش نعرہ زن
بلبل اور قمری تھیں اُسمیں نعرہ زن
پس فرو کش ہر دو گشتند اندراں
دونوں نے اُسمیں بسیرا کرلیا
می نمودی مرسلہ بندی زنش
ہار مالن گوندھتی تھی پھول کا
از برائے ما بپز دو چار ناں
تو ہمارے واسطے کھانا پکا
بہرِ نینا دتیِ فرخندہ شیم
پیاری ملکہ نینا وتی کے لئے
پس بیاید بر سرم رنج و بلا
آوے تکلیف او مصیبت میرے سر
مرسلہ بندی ہمی سازم کنوں
ہار میں بدلے ترے ہوں گوندھتا
گفت دو سہ بند پیشم دہ گرہ
اور کہا دو چار پھندے تو لگا
گر پسند افتاد من نانے پزم
ہاں پکادوں روٹی گر اچھا بنے
نیک تر زاں مرسلہ بندی نمود
ہار اُسنے اُس سے گوندھا خوشنما
رفت تا پختہ کند ہیچک طعام
وہ گئی واں سے پکانے کچھ طعام

[1] مرسلہ بندی یعنی ہار گوندھنا

آں نسپاہی شکل گل کاغذ برید
کاٹا کاغذ لشکری نے پھول سا
اندراں از سوئے شہزادہ نوشت
اس میں شہزادہ کی جانب سے لکھا
جان من جانانِ من سلطانِ من
میری جاں پیاری مری ملکہ مری
آں منم کاندر فلاں باغ و چمن
میں وہی ہوں جو فلانے باغ میں
تو مرا جلوہ نمودی ہمچو ماہ
تو نے مجھ پر چاند سا جلوہ کیا
باز بنہادی یکے دستم بصدر
ہاتھ اک سینے پہ میرا رکھ دیا
امتحاں کردی تمیز و عقل ما
امتحاں تھا عقل کا میری کیا
داد مارا عقل فرقِ نیک و بد
نیک و بد کے فرق کی عقل تجھ کو دی
آمدیم اکنوں بشہرت اے صنم
آ گئے تیرے شہر میں اب میری ماہ
آں گلِ مصنوع را در مرسلہ
ہار میں اس پھول مصنوعی کو بھی
مرسلہ چوں یافت ترتیب تمام
ہار جب بالکل مکمل ہو گیا

کاندر اصل و نقل نتواں فرق دید
فرق اصلی نقلی میں ممکن نہ تھا
سوئے بینا ونتِ نیکو سرشت
نام بینا ونتی شہزادی کے تھا
اے توئی اسلام من ایمان من
تو ہی ہے مذہب مری ملت مری
خفتہ بودم بے مشقت بے محن
بے دھڑک سویا تھا تیرے باغ میں
حالتِ من شد ہماں ساعت تباہ
حال میرا بس دگرگوں ہو گیا
دیگرے بر چشم من اے رشک بدر
۵۷ دوسرا آنکھوں پہ تو نے مہ لقا
فالمنن[1] لِلّٰہ خلاق السماء
شکر حق کا جس نے ہے پیدا کیا
آں اشارہ فہم کردیم از خرد
عقل سے وہ بات ہم نے جان لی
کن بسوئے ما نگاہے از کرم
تو کرم کی مجھ پہ ٹک کر لو نگاہ
ہمرہ گلہا بداد ہم گرہ
باندھا پھولوں میں گرہ اس میں بھی دی
ہمدریں اثنا ہیاث طعام
اتنے میں کھانا بھی آ موجود ہوا

[1] پس احسان ست خدائے پیدا کنندہ آسمان را ۱۲

زن طعام پختہ پیشش نہاد
کھانا اُن کے آگے مالن نے دھرا
نے خبر او را چہ رمز ست اندراں
بھید اس میں کیا ہے وہ واقف نہ تھی
آمد و بنمود او را پیشکش
آ کے مالن نے اُسے تحفہ دکھا
در نگاہش طرز او نیکو نمود
ڈھنگ بھی اُس لڑکی نے دیکھا جدا
پس ورا میدید از زیر و زبر
نیچے اوپر اُس کو تھی وہ دیکھتی
خواند او را در دلِ خود گشت شاد
پڑھ کر اُس کو دل میں اپنے خوش ہوئی
گفت با زن راست گو کایں مرسلہ ۵۸
بولی شہزادی کہ مالن سچ بتا
گفت جز من نیست صناعش کسے
بولی میں نے ہی بنایا ہے اُسے
گفت دختر راست گوئی ماجرا
بولی لڑکی حال تو سچ دے بتا
بر سرِ کاذب ہمی آید بلا
جھوٹے کے سر ہوتی ہی نازل بلا
راست کاری رستگاری از بلاست
سچا رہنا ہے بلا سے مخلصی

آں سپاہی مرسلہ در دست داد
ہار اُس کے ہاتھ میں اُسنے دیا
جانب ایوان شاہی شد رواں
محل شاہی کو ہوئی وہ چل کھڑی
پیش نیناونتی خورشید وش
پیاری نیناونتی کے آگے دھرا
زانکہ از ہر روز خوب و نیک بود
ہار بھی سب دن سے تھا وہ خوشنما
تا کہ افتادش بر آں نامہ نظر
اتنے میں اُس کی نظر خط پر پڑی
کہ بر آمد حسب شرط او مراد
بولی گھر بیٹھے مراد دل ملی
کیست صناعش کہ داد او را گرہ
ہار کس نے گوندھا اور پھندا دیا
بہ ازیں دیدی ز من صنعت بسے
اس سے بہتر کام دیکھے آپ نے
ورنہ آرم بر سرت رنج و بلا
ورنہ تیرے سر کروں نازل بلا
ہست صادق بے کدورت دائما
اور ہمیشہ سچا رہتا ہے صفا
باعث خوشنودیِ خلق و خداست
خالق و مخلوق کی بھی ہے خوشی

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

راستی عز و وقار افزوں کند
رتبۂ صادق ز گردوں بگذرد
آبرو۔ عزت کو سچ زائد کرے
آسماں سے سچے کا رتبہ بڑھے
رستگاری از معاصی راستی ست
وز غم و کلفت خلاصی راستی ست
سچا رہنا ہے گناہوں سے نجات
رنج اور تکلیف سے سچ دے نجات
صدق سازد مرد را با اعتبار
نزد مردم می فزاید اقتدار
سچ کرے انسان کو با اعتبار
ہے بڑھاتا لوگوں میں بھی اقتدار
راستی محفوظ دارد از خطر
[۱] صدق منجی کذب مہلک در خبر
سچ بچائے رکھے خطرہ سے ڈر
سچ بچاوے جھوٹ مارے۔ ہے خبر
کذب را ہرگز نمی باشد فروغ
خوار و بے قدر است ہم اہلِ دروغ
جھوٹ کو ہرگز نہیں ہوتا فروغ
ہے ذلیل اور خوار جو بولے دروغ
کذب سازد مرد را رسوا و خوار
کذب سازد مرد را بے اعتبار
جھوٹ انساں کو کرے رسوا و خوار
59 جھوٹ انساں کو کرے بے اعتبار
گفت پیغمبر کہ الکذب [۲] فجور
وہو یہدی الناس للنار الحرور
ہے پیمبر نے کہا جھوٹ ہے فجور
آگ میں پہنچائے بدکاری ضروری
کذب بدتر باشد از جملہ عیوب
اختر الصدق [۳] علی القول الکذوب
جھوٹ سب عیبوں سے زائد ہے خراب
جھوٹ چھوڑ سچ کو کر تو انتخاب
گفت زن احوال چوں ناچار شد
کہ بدم مشغول ایں صنعت بخود
کہدیا سب حال جب مجبور ہوئی
میں تو اپنے کام میں مشغول تھی
یک مسافر آمد و گفتا مرا
کہ طعامے پز برائے خورد ما
اک مسافر آیا اور مجھ سے کہا
تو ہمارے واسطے کھانا پکا

[۱] اشارہ است بہ حدیث الصدق ینجی و الکذب یہلک ای راستی می رہاند و دروغ ہلاک می نماید ۱۲ منہ

[۲] دروغ فجور است و فجور آدمیاں را بآتشِ گرم میرساند اشارہ است بحدیث ان الکذب فجور والفجور یہدی الی النار ۱۲ منہ

[۳] اے برگزین راستی را از ناراستی ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عذر کردم کہ منم مشغول کار
کر رہی ہوں کام تھا میرا بیان
گفت من ایں کار سازم بہ ز تو
بولا کردوں کام یہ تیرے لئے
پس برفتم تا پزم ہیچک طعام
میں گئی کھانا پکانے کے لئے
گفتم ایں احوال جملہ راست راست
میں نے یہ سب حال سچ سچ کہدیا
چوں شنید احوال از زن ایں چنیں — رفتن مالن نزد شہزادہ —
حال جب مالن سے اُسنے یوں سنا
گفت در دل ہست دانائے زمن
ہے بڑا ہشیار دل میں یوں کہا
۶۰ ہست ہم استاد صناع تمام
ہے وہ استاد اور کاری گر بڑا
از برایم آمدہ از راہِ دور — مہمان نوازی —
دور سے میرے لئے یاں آگیا
گفت بازن کاں مسافر را بگو
بولی مالن سے مسافر سے کہو
تا توانی میہماناں را نواز
مقدرت بھر قدر مہمانوں کی کر
ہست مہماں ہدیہ از نزدِ خدا
میہماں ہدیہ ہے حق کا کر قبول

از طعامت پختنم معذور دار
تو پکانے سے مجھے مجبور جان
تو طعامے پز برائے من برو
جا کے تو کھانا پکا میرے لئے
واں مسافر داد ایں را انتظام
گوندھ کر بھوا اُسنے مجھ کو دیدیئے
نیست در وے قدر ذرہ بیش و کاست
ہے نہیں بیشی کمی اس میں ذرا
آمد شہزادہ را کردہ یقیں
آنے کا شہزادہ کے باور کیا
کہ بیاید زاں اشارہ تا بمن
اُس اشارہ سے وہ مجھ تک آگیا
مرسلہ دادہ چہ نیکو انتظام
ہار کیا خوب اُسنے گوندھا ہے سرا
پس ضیافت سازم او را بالشرور
اُس کی دعوت کرنا مجھکو ہے بجا
کہ بامشب میہمانِ ما بشو
آج کی شب وہ مرا مہماں ہو
بر رخِ مہماں بکن دروازہ باز
در کھلا مہمانوں پر رکھو اے بشر
اکرموا الضیف بگفتہ مصطفےٰ
قدر کر مہماں کی ہے قول رسول

لہ یعنی مہمان رشتہ دار است [illegible] — منہ —

toobaa-elibrary.blogspot.com

یترل[1] بالرزق ان ضیفت نزل
میہماں آتا ہے روزی ساتھ لے
از نزولِ ضعف رزق افزوں بود
میہمان کے آنے سے روزی بڑھے
پس اگر باشد کسے مہماں ترا
سو اگر مہماں ہو کوئی ترا
باغباں زن آمدہ واپس شتاب
لوٹ کر جلدی سے مالن نے کہا
گفت نیناونیِ خورشید رُو
پیاری نیناونی نے ہے یوں کہا
گفت باشہزادہ مردِ لشکری
شاہزادہ سے سپاہی نے کہا
رو بامشب نزدِ یارِ خویش تو
آج شب کو یار پاس اپنے رہو
امتحانت لیک او خواہد نمود
امتحاں بھی لیگی لیکن وہ ترا
گفت ہاں ہشیار خواہم ماند من
بولا چوکنا رہوں گا سُن اسے
لم یقل[2] انشاء اللہ القدیر
انشاء اللہ کہنے کو بھولا وہ یار

تو درا طعامش چرا سازی کسل
اس کی مہمانی میں ڈھیل ہے کس لئے
رحمتِ رحمان نازل می شود
حق سے رحمت کا نزول ہوتا رہے
شکرِ رازق باید آوردن بجا
شکر حق کا چاہیئے لانا بجا
باسپاہی گفت اے والا جناب
اُس سپاہی سے کہ سُن یہ ماجرا
کہ بامشب میہمانِ ما بشو
آج کی شب میہماں ہو تو مرا
شاد بنشیں با خوشی و خرمی
اب تو جامہ میں نہ تو اپنے سما
بیں جمال و کن وصال و شاد شو
حُسن دیکھو اور ملو اور شاد ہو
پس بہشیاری بماند نے غنود
ہوش میں رہنا نہ ہو غفلت ذرا
از پس و از پیش و از جان و بدن
آگے پیچھے سے بدن سے جان سے
بیں چہ رسوا باشد و خوار و حقیر
دیکھ کیسا ہوتا ہے رسوا و خوار

61

[1] از مہمان فزود می آید بار روزی خود می آید چنانچہ مشارٌ گفتہ سہ شکر بجا آر کہ مہمان تو بہ روزی خود می خورد از خوان تو ۱۲ منہ مدظلہ۔

[2] اسے گفت انشاء اللہ ۱۲ منہ۔

گفت حق با احمدِ محبوبِ خویش
حق کا تب پیارے نبی تو اپنے بول
کہ لفب ردا کردخواہم ہمچناں
کہ کروں گا اس طرح سے میں عمل
قصۂ اصحاب جنت را ببیں
باغ والوں کی کہانی دیکھ تو
لَمْ یَقُوْلُوا اِنْ اَرَادَ رَبُّنَا
یہ نہ نکلا منہہ سے گر چاہے غنی
اصبحت جناتہم مثل الصریم
باغ ہوئے جیسے کہ کاٹا کھیت ہو
چوں شب آمد شاہزادہ شد رواں ٦٢
رات ہوئی جب وقت شہزادہ چلا
شاہزادہ را گذار اندر سبیل
شاہزادہ کو تو رستہ ہی میں چھوڑ
از کنیز انش پرستارانِ چند
اپنی لونڈی باندیوں سے چند کو
منتخب کرد و بپوشانید شاں
چن لیا اور اُن کو پہنایا لباس

کہ مگو تو ہیچ چیزے راز پیش
تو کسی شئے کے لئے پہلے نہ بول
ہاں مگر خواہد خدائے مستعاں
ہاں اگر چاہے گا رب عز و جل
اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِیْنَ
تھی قسم کھائیں گے اس کو صبح کو
طاف طوف ربک قہزا ہمنا
قہر رب آفت غیبی گری
احرقت روضاتہم نار الجحیم
آتشِ دوزخ نے جھلسا باغ کو
جانبِ ایوانِ آں آرام جاں
اُس کی کوٹھی کو تھا جس سے دل لگا
گو چہ کردہ نیناوتی عقیل
کہہ کیا کیا نینا وتی نے ہے توڑ
کہ بشکل و صورتش اشبہ بدند
شکل و صورت میں تھیں ملتیں اُس سے جو
جامہ اسود نیز خود پوشیداں
کالا۔ اور خود بھی وہی پہنا لباس

اشارہ در اصحاب جنت ... گفتن

روانہ شدن شہزادہ سوئے قصر

منتخب شدن ... پرستاران ... بانو ...

لہ اشارہ است بآیۂ کریمہ و تقولن لشئی انی فاعل ذٰلک غدا الا ان یشاء اللہ ۲ منہ ۲ لہ سوگند خوردند صاحبان باغ کہ ہآئینہ باداداں خواہیم بریدآں و نگفتند کہ اگر خواست پروردگار ما پس فرود آمد آنجا آفت غیبی از پروردگار تو و ایشاں در خواب پس گشت بغباے لوشاں چنیں کشت بریدہ از بن و بسوخت آں آتش دوزخ مرغزارہائے آنہا را و ایں قصہ در سورۂ ن بتفصیل مذکور است ۱۲ منہ

در میانِ شاں نشست آں ماہرو
عقلِ شہزادہ کند تا جستجو
بیچ میں اُن سب کے بیٹھی مہ لقا
عقل شہزادہ کی سینے انتہا

چونکہ آمد شاہزادہ در مکاں
دید کالواحد ہمہ جمیع زناں
گھر میں داخل جب وہ شہزادہ ہوا
عورتوں کا دیکھا جمگھٹ ایک سا

گشت حیراں وبدل گفت ای عجب
کیست نینا وتی شکر بلب
سب تعجب بولا اور حیراں ہوا
کون نیناوتی ہے شیریں ادا

چوں بروآثارِ حیرت شد عیاں
از فراست یافت آں شکر دہاں
اس پہ حیرت کا نشاں پیدا ہوا
عقل سے اُس نازنیں نے پالیا

گشت معلومش کہ عقلش نیست بیش
گفت با خدام رانیدش زپیش
ناقص العقل ہے پتہ جب لگ گیا
بانکو اس کو نوکروں سے کہدیا

خادماں راندند با ذلت ورا
رونمودہ بعد خجلت ورا
دھکے دیکر واں سے وہ ہانکا گیا
پیدا اس پر ہو گئی خجلت سوا

ہر کہ یارِ خویش را نسیاں کند
۶۳ نیز از وے یارِ بے پرواشود
جو کہ اپنے یار کو دیوے بھلا
یار کو اس کی نہ ہو پرواذرا

یک[1] جماعت یوم دیں اعمیٰ بود
آنکہ نسیاں کرد آیاتِ صمد
اندھے ہونگے اُس دن لوگ کچھ روزِ جزا
بھولے جو دنیا میں آیاتِ خدا

با خدائے پاک گویند از خدا
ساختی مارا تو نابینا چرا
پاک رب سے وہ کہیں گے اے خدا
تو نے اندھا کس لئے ہم کو کیا

حق بگوید کہ اتتک آیاتنا
فنسیت انت تنسی ہکذا
رب کہیگا آیتیں آئیں مری
سو بھلا دیں تو نے بھولا تجھکو بھی

[1] اشارہ ہست بدیں آیہا۔ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیٰمۃ اعمیٰ قال رب لم حشرتنی اعمیٰ وقد کنت بصیرا قال کذلک اتتک اٰیتنا فنسیتہا وکذلک الیوم تنسی۔ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

در پیش آمدن شہزادہ نزد سپاہی

آمدہ نزدِ سپاہی با الم
غمزدہ آیا سپاہی کے وہ پاس
طالع فرخ رساندت تا حبیب
خوش نصیبی نے تجھے پہونچا دیا
شاد باید گشتنت نے پُر الم
ہے خوشی کی بات الم کی جا نہیں
شکر می گرداند افزوں نعمتے
شکر نعمت کو بڑھاتا ہے اجی
الحمد للہ علیٰ آلائہ
نعمتوں پہ رب کی کر ہردم ثنا
للذی یشکر من اللہ المزید
شکر حق لاوے بجا پاوے مزید
۶۴ حال خود گفتن شاہزادہ با سپاہی و ملامت کردن او
گفت شہزادہ کہ وصلے آنچناں
بولا شہزادہ کہ ایسا وصل تو
گفت خیرست این معما حل نما
بولا خیر ہے راز تو بتلا ذرا
شاہزادہ گفت جملہ واقعہ
شاہزادہ نے کہا سب واقعہ
آں سپاہی گفت کاے بیعقل و ہوش
شکری بولا کہ اے کودن غبی

گفت اے شہزادہ اکنوں چیست غم
بولا اے شہزادہ اب کیوں ہو اُداس
گشت وصل او ترا بے غم نصیب
دوست تک تو اس بے کھٹکے ملا
شکر باید کردنت نے رنج و غم
شکر کی ہے بات غم کی جا نہیں
شاکراں را می فزاید دولتے
شاکروں کی بڑھتی ہے دولت اخی
اشکروا اللہ علیٰ نعمائہ
نعمتوں پہ رب کی کو شکر خدا
للذی لایشکر السجن الشدید
اور نا شکرے کو ہے قید شدید
ہم مبادا در نصیب دشمناں
دشمنوں کو بھی کبھی حاصل نہ ہو
ہیچ گو آخر چہ رفت ماجرا
کچھ بتا آخر ہوا کیا ماجرا
کہ گذشتہ بود بر وے سانحہ
جو تھا گزرا اس کے اوپر سانحہ
جامۂ حمق و سفاہت را بپوش
تو پہن کپڑے حماقت کے سڑی

ا؎ شکر کنید خدا را بر نعمتہائے او و شکر کنید خدا را بر نعمتہائے او و بر الائے او شکر کند اللہ تعالیٰ را سبب مزید است
و برائے آنکہ شکر نکند قید شدید است اشارہ است بآیۂ کریمہ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید و سوئی آیہ دال بر شکر ۱۲ منہ

ایں ندانستی کہ سردارِ گروہ
یہ نہ تو سمجھا کہ سردارِ گروہ

بود زینا و تقی در جمعِ زناں
زینا و تقی عورتوں کی صف میں تھی

بود لازم نزدِ آں مہ رفتنت
تجھکو اس کے پاس جانا تھا ضرور

ایں قدر عقل و تمت ہے و صال
اس قدر عقل اور تمت اسکے صال

گفت بگذشت آنچہ بگذشت ای فتا
بولا اب گذرا سو گذرا اسکو چھوڑ

گفت خیر اکنوں پئے تو است غنی
بولا خیر اب واسطے تیرے غنی

پس بنزدِ باغباں زن رفت او
سو گیا مالن کے پاس اور یوں کہا

راحت وافر رسانیدی بما
چین تو نے ہے بہت ہم کو دیا

حقِ تو بر ذمۂ ما یاں بس ست
ہے ہمارے ذمہ حق تیرا بڑا

نیک اینجا از وطن ہستیم فرد
ہم یہاں ہم دیس سے بچھڑے ہیں فرد

نیک میخواہم کہ تسبِ و عستم
پر سمائی بھر یہ خواہش ہے مری

نی نشیند درمیاں شاں با شکوہ
بیچ میں بیٹھتا با صد شکوہ

آنچہ دیگر سر گروہاں درمیاں
بیچ میں اور افسروں کے مثل بھی

حال او پرسیدن از خود گفتنت
پرسش اس کی اپنی کہنی تھی حضور

زو بملکِ خویش و کن دور ایں خیال
گھر چل اپنے دور کر تو یہ خیال

باز تدبیرِ دگر اکنوں نما
دوسرا اب پھر لگا تو جوڑ توڑ

ہیچ تدبیرِ دگر سازم ہمی
٦٤ کرتا ہوں تدبیریں کچھ دوسری

گفت اے مہماں نواز و خندہ رو
قدرداں میری او ہنسمکھ تو سدا

حقِ مہمانیِ ما کردی ادا
حق مہمانی کیا تو نے ادا

شکرِ تو بر گردنِ ما ہر کس ست
اور ہم دونوں پہ ہے احساں ترا

زیں ترا خدمت نتانستیم کرد
اس سے خدمت کر نہیں سکتے تری

ہر چہ باشد من ترا خدمت کنم
جو کچھ ہو خدمت سو کردوں میں تری

(۱) [illegible]

لیکن در مرسلہ محنت بسے
ہاں میں کرتی ہے تو محنت بڑی
من کنم ایں کار را از بہر تو
واسطے تیرے کروں یہ کام اب
گفت زن احسان خواہد شد زمن
ہو گیا احسان مجھپہ مالن نے کہا
باز یک نامہ ز شہزادہ نوشت
لڑکے کی جانب سے پھر اک خط لکھا
کاے ستمگر بے مروت بیوفا
اے ستمگر بیمروت بے وفا
ہست آئین وفاداری ہمیں
۶۶ قاعدہ یہی وفاداری کا ہے
کز پیت آیم ما از راہ دور
میں تو آؤں دور سے تیرے لئے
تو کنی ما را چنیں زار و نزار
مجھ کو تو ایسا کیے زار و نزار
شد گمان بد ترا دائم مگر
ہوں سمجھتا بد ہوا تیرا گماں
لیک ایں نادانی و بیعقلی ست
ہے یہ ناسمجھی اور نادانی مگر
داد ما را شرم و فر آں خدا
حق نے مجھکو شرم زائد کی عطا
کہ بجمع نزد تو ننشستمی
مجھ میں ہے بس تیرے بیٹھتا

تا قیام من نشیں فارغ ز وے
بیٹھ فارغ تو سکونت تک مری
گر خدا خواہد کنم بہتر ز تو
تجھ سے اچھا دوں بنا گر چاہے رب
الغرض آں اوستاد جملہ فن
آخر اس استاد ہر فن نے فتا
سوئے زینا و تی نیکو سرشت
نیک طینت زینا و تی کو فتا
سنگدل بے مہر و رحمت پر جفا
سنگدل بے مہر و الفت پر جفا
ہست رسم و شیوۂ یاری ہمیں
طرز اور شیوہ یہی یاری کا ہے
تو ز ما یاں ہمچناں باشی نفور
مجھ سے میری جان تو نفرت کرے
تو کنی ما را چنیں رسوا و خوار
مجھ کو تو ایسا کرے رسوا و خوار
از جدا استادن من زاں قمر
تھا کھڑا جو دور میں۔ نو رجہاں
آں ز عفت نارسا از طفلی ست
بھولا پن تو کمسنی کا ہے اثر
من نہ بودم چوں تو بیشرم و حیا
میں نہ تھا تیری طرح سے بیحیا
در زناں من نیز حلقہ بستمی
عورتوں میں تیرے ہی حلقے کے بیٹھتا

عقل خود کم دیگراں مجرم شوند
عقل خود کم دوسرے ہوں خفا
آفریں برایں چنیں فہم بلند
ایسی عالی فہم پر صد مرحبا

چونکہ نینا ونتی را نامہ رسید
جب کہ نیناونتی کو چٹھی ملی
مرغ جانش در قفس از غم تپید
دل پہ اُس کے بیکلی سی چھا گئی

گشت بر خود بس پشیمان و خجل
وہ بہت جھینپی اور شرمندہ ہوئی
بیوقوفی ساختم گفتا بہ دل
سوچی دل میں میں نے ناسمجھی تو کی

آرے آں عاقل ز من داناترست
ہے وہ عاقل مجھ سے بھی دانا بڑا
عقل او از عقل من بالاترست
عقل اُس کی عقل سے میری سوا

گفت زن را کاں مسافر را بگو
بولی مالن سے مسافر سے کہو
کہ امشب باز مہمانم بشو
آج کی شب پھر مرا مہمان ہو

زن رسانیدہ سپاہی را پیام
اُسنے پہنچایا سپاہی کو پیام
گفت با شہزادہ کاے عقل تمام
٦٧ بولا شہزادہ سے اے عقل تمام

بازرو امشب بآں آرام جاں
آج کی شب پھر تو مہ کے پاس جا
لیک در حیرت مشو از امتحاں
امتحاں سے پر نہ گھبرانا ذرا

ہوش خود را کن درست و مستقیم
ہوش اپنا کر درست اور مستقیم
نیک و بد بشناس با عقل سلیم
نیک و بد پہچان با عقل سلیم

در نصائح شاہزادہ را گذار
شاہزادہ کی نصیحت چھوڑ دو
گو دریں نوبت چہ کرد آں گلعذار
کیا کیا اس ماہ نے ابکی کہو

ساخت یک حوضے صفا پر آب
ایک شفاف حوض پانی سے بھرا
ہم درونش ماہیاں با آب و تاب
مچھلیوں کو اس میں بھی تیرا دیا

می نمودے موجہا در روے طواف
تھیں جو کو لا مارتیں لہریں نتا
ساخت بر روے فرش از بلور صاف
فرش بلوریں دیا اسپر بچھا

ساخت اورا ہمچناں دانائے فرد
مستری نے اس کو تھا ایسا جڑا
کرسی خود در میان او نہاد
اپنی کرسی بیچ میں اس کے دھری
وقتِ شب شہزادہ آمد در مکاں
رات کو شہزادہ آیا اس کے گھر
چوں قریب آمد بدید آبِ رواں
پاس آیا دیکھا تب آبِ رواں
چوں عیاں آثارِ حیرت شد برو
ہوگئے ظاہر نشانِ فکر جو
چوں براند آن عاشقِ بیچارہ را
ہانک اس عاشق کو بیکس نے دیا ٦٨
آں سپاہی گفت چہ کردی نموں
اس سپاہی نے کہا اب کیا کیا
شاہزادہ گفت جملہ ماجرا
شاہزادہ نے کہا سب ماجرا
گفت سوئے ملک خود واپس شو
بولا اپنے ملک کو واپس جو
ایں ندانستی کہ بودے آب اگر
یہ نہ تم سمجھے کہ ہوتا پانی گر
با سپاہی گفت شہزادہ کہ باز
اس سپاہی سے کہا شہزادے نے

کاندر آب و شیشہ تو ں فرق کرد
فرقِ شیشہ پانی میں ممکن نہ تھا
گشت جلوہ گر بر د خور سند و شاد
چین سے اسپر وہ جلوہ گر ہوئی
یار خود را دیدہ سویش شد رواں
لپکا اپنے یار کو وہ دیکھکر
ایستادہ شد ہماں جا آں جواں
رک گیا بس اس جگہہ پر وہ جواں
خادماں را گفت ایں آہ اخرد و
نوکروں سے بولی اس کو ہانک دو
آمد نزد سپاہی با بکا
لشکری پاس آیا وہ روتا ہوا
نخلِ عقلت بار آوردہ چگوں
کیا نتیجہ آیا تیری عقل کا
من و عن از ابتدا تا انتہا
جزو کل از ابتدا تا انتہا
زیں تمنا درگذر در خانہ رو
یہ تمنا چھوڑ و گھر کو راہی ہو
چوں شدے کرسیش بر وے مستقر
کیسے رہتی اس کی کرسی پانی پر
نیچ تدبیر دگر با عقل ساز
پھر کرو کچھ فکر اپنی عقل سے

حاے [illegible]

(باقی آئندہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

گفت تدبیرے نماندہ نزدِ من
پاس تدبیر اب نہیں اس نے کہا
گفت خواہم مرد در ہجرش زغم
بولا غم سے ہجر میں مر جاؤں گا
سخت شد ناچار و آخر کار باز
وہ سپاہی سخت مجبور ہو گیا
کائے خمیرت از تعدی و جفا
ذات تیری پر ستم اور پر جفا
مہر و یاری ترا بادا آفریں
مہر و یاری کو ہو تیری آفریں
کز پئیت قطع بیاباں ہا کنیم
جنگلوں میں ہم پھریں تیرے لئے
باز مارا ایں چنیں رسوا کنی
پھر تو ہم کو اس طرح رسوا کرے
ماندانستیم آیا کہ بر آب
کیا نہ سمجھے ہم کہ سطح آب پر
لیک اندیشہ نمودم کہ دراں
سوچ کر میں نے کہ اس میں آ پکا
تو لطیفی بیش از حور و پری
تو پری اور حور سے بھی ہے لطیف
از نشستِ تو نشد او را زیاں
بیٹھنے سے تیرے کیا نقصان ہوا

خیز زیں جا عزم کن سوئے وطن
اٹھ یہاں سے کر ارادہ دیس کا
تا زیم ما نم باندوہ و الم
عمر بھر کو رنج و غم میں پھنس گیا
نامۂ بنوشت باآں شاہ ناز
اس نے شہزادی کو پھر اک خط کہا
گہ ندیدی صورتِ مہر و وفا
تو وفا و مہر سے ناآشنا
پاسداری ترا بادا آفریں
انس و خلت کو ہو تیری آفریں
وز برایت رنج و محنت ہا کشیم
رنج و کلفت ہم سہیں تیرے لئے ۶۹
ور چنیں جور و ستم جانم کنی
ایسے ظلموں سے ہماری جان لے
فرشِ بلوریں نمودہ آں جناب
فرشِ بلوریں بچھایا تھا مگر
صرف گشتہ بود نقدِ بیکراں
مال کثرت سے تھا بیشک خرچ ہوا
بیشتر از برگِ گل نازک تری
پھول کی پتی سے نازک ہو لطیف
بود لیکن جسم من از بس گراں
تھا بہت ہی بھاری لیکن تن مرا

پس بترسیدم کہ گر بروے روم
خوف کھایا بندہ نے گر اس پہ جائے

خیر خواہی کردمت پاداش آں
خیر خواہی کی تو اس کی یہ جزا

واقعی پاداش نیکی ساختن
بدلہ نیکی کرنے کا تو واقعی

نزد دختر چونکہ ایں نامہ رسید
جب کہ یہ تحریر ملکہ کو ملی

سرنگون شد از ندامت آں صنم
شرم سے اُس نے لیا سر کو جھکا

از حماقت امتحانش میکنم
امتحاں کرتی ہوں نادانی سے میں

۷۰ گفت بازن کاں مسافر را بگو
بولی مالن سے مسافر سے کہو

ہم بگو کامشب نسازم امتحاں
جانچ اب کہنا نہیں کرونگی میں

زن رساندہ با سپاہی آں پیام
اُسنے پہنچایا سپاہی کو پیام

رو بامشب باز نزد یار خود
شب میں جا پھر پاس اپنے یار کے

آمدہ وقت شب و شہزادہ ہم
وقت آیا رات کا شہزادہ بھی

بشکند شاید ز بارِ رفتنم
وہ دھمک سے اُس کی شاید ٹوٹ جائے

از کرم دادی تو ما را آنچناں
مہربانی سے ہے کی ہم کو عطا

جز بدی کردن نماندہ در زمن
کچھ نہیں دنیا میں بس کرنا بدی

گشت بر رویش خجالتہا پدید
منھ پہ اُس کے بس ہوائی سی اُڑی

کہ بآں عاشق جفا کردم ستم
اور کہا کیا میں نے کی اس پر جفا

باز آخر کار نادم مے شوم
پھر خجل ہوتی ہوں بے سمجھی سے میں

کہ بامشب باز مہمانم بشو
میہماں میرا ہو پھر اس رات کو

بلکہ بر خوانے نشینم من بآں
ساتھ اس کے خوان پر بیٹھوں گی میں

شاہزادہ را بگفت اے عقل خام
بولا شہزادہ سے وہ اے عقل خام

مطمئن شو امتحاں خواہد نشد
رہ نڈر مستثنے ہے تو جانچ سے

آمدہ خرسند نزد آں صنم
آیا اس بت پاس اب باصد خوشی

رسیدن نامہ موسے ملکہ و بازجوابی کردن

آمدن شہزادہ نزد ملکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

چوں بدیدش سرو قد تعظیم داد
دیکھا اُس کو جھکے کی تعظیم ادا

الغرض سفرہ بیامد پیش شاں
آیا دسترخوان اُن کے سامنے

ہر دو بنشستند بر خواں باخوشی
دونوں بیٹھے خواں پر بامد خوشی

آں صنم دُرِ تکلم را بسفت
بول کے موتی پرو کر دہ پری

کہ کدام از ما خورد اوّل طعام
کھانا ہم دونوں میں پہلے کون کھائے

لقمۂ برداشت شہزادہ زخواں
خوان سے شہزادہ نے لقمہ اُٹھا

گفت وہ از یار خود خوردی تو پیش
پہلے اپنے دوست سے ہی کھا لیا

آں پسر دانست از بے دانشی
اپنی نا سمجھی سے سمجھا تاجدار

گفت ہاں کردم غلطہا لیک خیر
بولا ہاں بھولا میں لیکن یار خیر

چوں شنید از وے کلامے آنچناں
اس نے جب ایسا کلام اُس سے سُنا

نیست ایں را عقل و را و ہوش ہیچ
با وُلا دیوانہ او رہے یہ سری

شاہزادہ در دلِ خود گشت شاد
شاہزادہ اپنے دل میں خوش ہوا

بود ما کولات گوناگوں بر آں
سب طرح کے کھانے پسر تھے چنے

شاہزادہ بد بغایت خرمی
شاہزادہ کو تھی بیحد خرمی

بر سبیلِ طیب و خوش طبعی بگفت
دل لگی کے طور پر کہنے لگی

چابک و چالاک ہست از ما کدام
کون دیکھیں چستی اور تیزی دکھائے

پس شتاب او را نہاد اندر دہاں
۷۱ جھٹ سے اس کو مُنہ کے اندر رکھ لیا

شد گوارا چوں ترا بے یار خویش
دوست بن کیسے گوارا ہو گیا

یار من گوید سپاہی را ہمی
یہ سپاہی کو ہے کہتی میرا یار

از برائش ہم بنہ کہ نیست غیر
ہے نہیں اس کے لئے بھی رکھ وہ غیر

شد یقینش دیگرست ہمراہ آں
دوسرا ساتھ اس کے ہے باور ہوا

او ہمی تدبیر سازد ہیچ ہیچ
ہے وہی تدبیر کرتا اک نئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

خادماں را گفت ایاہ او فعوا
نوکروں سے بولی اس کو ہانک دو
با مذلت باز رانده شد ز یار
دوست سے خواری سے وہ ہانکا گیا
چوں بدید اشکبار او را بگفت
روتا اس کو دیکھ وہ کہنے لگا
از تمامی ماجرا آگہ نمود
اُس نے پورا واقعہ بتلا دیا
آں سپاہی گفت کای دانائے دہر
وہ سپاہی بولا اے مرد عقیل
نیز از من آگہی گشتش کنوں
حال میرا بھی اُسے معلوم ہوا
ہم دریں خیر است گر زیں جا رویم
بس اسی میں خیریاں سے چل ہی دو
الغرض ہر دو از آنجا خاستند
الغرض دونوں وہاں سے چل دیئے
پس ہمی رفتند ہر دو تیز تیز
دونوں ہی چلتے تھے بس چھپتے ہوئے
گفت لا تلقوا بیا دیکم خدا
آیۂ لا تلقوا ہے قولِ خدا

آخر جوا ایاہ ایاہ اصفعوا
مارو اس کو اس کے تم چانٹے جڑو
آمده نزد سپاہی اشکبار
لشکری پاس آیا وہ روتا ہوا
کاندریں نوبت بگو چہ گل شگفت
بول اب کی مرتبہ کیا گل کھلا
کہ ز رنج و غم بر و بگذشتہ بود
اس پہ گذرا رنج و غم جو کچھ کہ تھا
ہم مرا با خود بیفگندی بہ قہر
کر دیا ساتھ اپنے مجھکو بھی ذلیل
پس خدا داند بلا آید چگوں
اب خدا جانے کہ کیا آوے بلا
سوئے ملکِ خویشتن واپس شویم
بس پلٹ جاویں ہم اپنے دیس کو
از غم و خوفِ ہلاکت کاستند
سوکھ غم اور موت کے ڈر سے گئے
می نمودند ے ز خوف جاں گریز
جان کے ڈر سے تھے دونوں بھاگتے
جانِ خود یعنی میفگن در بلا
مت کرو آفت میں خود کو مبتلا

ا دیدیند ایں را و او را بالنجہ تہدید ہو منہ ظلمہ ۔
۲ در قرآن شریف آمده ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ ۔ یعنی می افگنید دستہا خود بجانب ہلاک ۱۲ منہ

از بلائے نفس و شیطاں جاں رہاں
نفس و شیطاں کی بلا سے جاں بچا
شد زیاں کار آنکہ او گشتہ اسیر
اس کو بس پورا خسارہ رہ گیا
کن خلافِ نفس در جملہ امور
کر خلاف نفس تو جملہ امور
دشمنِ تو ہست ایں نفسِ شریر
نفس امّارہ جو ہے دشمن ترا
زیں عدو باید شدن بس پر حذر
ایسے دشمن سے رہو تم پر حذر
واں عدو مارا ببیند دائما
دیکھتا رہتا ہے وہ دشمن مجھے
ایں چنیں دشمن نمودن زیر دست
ایسے دشمن کو دبانا کر یقیں
ذو اسمہ بالجہاد الاکبر
ہے اسی کا نام بس اکبر جہاد
بند لب پایاں ندارد ایں سخن
اس سخن کی حد نہیں بس چپ رہو
گو کہ نیناو نتی در عقل فرد
نیناو نتی عاقلہ ہے اب بتا
خادماں را با غضب فرماں نمود
نوکروں سے ڈانٹ کر یہ کہدیا

تا شود راضی خداے مستعاں
تاکہ تجھ سے راضی ہو تیرا خدا
اندرونِ دست ایں نفسِ شریر
نفس سرکش کے جو پنجہ میں پھنسا
تاکہ باشی از بلا و رنج دور
تا رہے تو رنج اور آفت سے دور
او ہمی خواہد کہ اُفتی در سعیر
تو گرے دوزخ میں وہ ہے چاہتا
زانکہ او ہشیار و ما در خواب و خور
جو ہے چوکس ہم کو شکر خواب و خور
مانمی بینیم گاہے ہم ورا
میں نہیں ہوں دیکھتا ہرگز اسے ۲۳
کار روبہ نیست کار شیر ہست
شیر کا ہے کام روبہ کا نہیں
کہ رجعنا من جہادِ اصغر
جس سے ہم لوٹے وہ تھا اصغر جہاد
زود باز آؤ بیانِ قصہ کن
جلد لوٹو قصہ کو پورا کرو
از پس اخراجِ شہزادہ چہ کرد
شاہزادہ کو ہنکا کر کیا کیا
کہ کشید آں حیلہ سازاں را بزود
کاٹو سر جلدی سے اُن مکاروں کا

لہ ایں نامیدہ شد بجہاد کبیر بنیش قول مشہور است رجعنا ۲ کہ باز آمدیم از جہاد صغیر بجہاد کبیر ۱۲ منہ مترجم

ور شدہ باشند غائب با دغا
چھپ گئے ہوں تم سے گروہ پر دغا
برکنید و برکنید و برکنید
دو اڑا اور دو اڑا پھر دو اڑا
حیلہ سازاں را شود تا عبرتے
جعلیوں کو تا نصیحت حاصل ہو
پس بہ فورِ حکم آں مردانِ جنگ
فوجیوں نے حکم کے پاتے ہی یار
چونکہ آوازش کہ بد سخت و شدید
چونکہ آواز اس کی تھی تیز اور کڑی
آں سپاہی گفت مر شہزادہ را
لشکری نے شاہزادہ سے کہا ۴۷
ورنہ ما ہم ہر دو گشتندے ہلاک
ورنہ ہم دونوں بھی پڑتے تاک میں
حمد للہ کز بلا رستہ شدیم
شکر حق کا بچ گئے آفت سے ہم
چوں شنیدہ آں پسر نامِ وطن
نام لڑکے نے سنا جب دیس کا
بے وصالِ یار خواہم شد ہلاک
بن ملے محبوب کے ہوں گا ہلاک
ہیچ تدبیرے دگر کن بہرِ وصل
ملنے کی تدبیر تو کچھ اور کر

پس بہ بندوق و تفنگ آں جائے را
اُس جگہ دو باڑھ توپوں کی لگا
چوں دگر ویراں ہا ویراں کنید
کر دو ویراں اس کو اور ویرانیاں
کس نہ سازد با کسے ایں حیلئے
ایسے جعلوں پر نہ کوئی مائل ہو
غار افگندند آنجا با تفنگ
کر دیئے بس اس جگہ توپوں سے غار
تا بآں ہر دو گریزندہ رسید
کانوں میں دونوں فراری کے پڑی
خیر شد گشتیم ازاں منزل جدا
اس جگہ سے ہم الگ ہیں خوب ہوا
جسم ما آمیختے در خون و خاک
تن ہمارا ملتا خون و خاک میں
در وطن اکنوں باطمینان رسیم
دیس میں اب چین سے پہونچیں گے ہم
با سپاہی گفت کاے غمخوار من
اے مرے ہمدم سپاہی سے کہا
سینہ ام از رنج خواہد گشت چاک
غم سے سینہ میرا ہو جائے گا چاک
کہ نخواہم زیست اندر ہجر و فصل
میں جدائی میں نہیں جاؤں گا مر

گفت کردم از برائے وصل تو
بولا میں نے تیرے ملنے کے لئے

لیک چوں عقلت نباشد چہ کنم
پر کروں کیا تجھ میں گر ہووے نہ عقل

ہیچ تدبیرے نماندہ نزد من
کوئی تدبیر اب نہیں باقی رہی

شاہزادہ گریہ وزاری گرفت
شاہزادہ پھوٹ کر رونے لگا

گفت می سازم دگر تدبیر خیر
بولا کرتا اور ہوں تدبیر خیر

یک نقب او ساخت در زیر زمی
سیندھ لسنے ایک میں کے نیچے کی (مخفف زمین ۱۲)

یک دہانش داشتہ سوئے وطن
دیس کے سمت ایک منھ اس کا کیا

روزنے کہ سوئے چھاتہ کردہ بود
جو بنایا چھاتہ کو دروازہ تھا

اندراں حجرہ بکنجے بسترے
حجرہ کے اک گوشہ میں اک فرش تھا

ہم دنانیر و دراہم بیشمار
اور بہت سے روپئے اور اشرفی

شاہزادہ را فقیرانہ لباس
شاہزادہ کو فقیروں کا لباس

حیلہ ہا سہ بار بر طرز نکو
داؤں تھے تین اعلیٰ درجہ کے چلے

گر شوی محروم از وصلِ صنم
گر میسر ہو نہ تجھکو اُس کا وصل

پس ہمیں بہتر روی سوئے وطن
بس وطن کو چل ہے اس میں بہتری

آں سپاہی سخت ماند اندر شگفت
وہ سپاہی سخت اچنبھے میں رہا

کہ شوی از وصل آں دلدار سیر
وصل سے دلبر کی کر تو خوب سیر

داشت عمقش قدر قد آدمی
جس کی گہرائی تھی قد آدمی

75 سوئے چھاتہ دیگر آں استاد فن
لشکری نے چھاتہ کو منہ دوسرا

حجرۂ تعمیر ہم بر وے نمود
حجرہ اس پر اک دیا اُس نے بنا

کنج دیگر تودہ از خاک سرے
دوسرے کونے میں تودہ خاک کا

اندراں تودہ نہاد آں مرد کار
لشکری نے تودہ کے اندر دھری

کرد در بر خود بپوشیدہ پلاس
سا جا اُسنے اور خود پہنا پلاس

چوں فقیر اش در اں حجرہ نشاند
اس کو حجرہ میں کیا مرشد بنا
گفت با او گر بیاید سائلے
بولا اس سے آوے گر کوئی گدا
پس ازیں تودہ بدہ مشتے ورا
مٹھی بھر اس تودہ سے دیجیو اسے
رفت بکشاید بہ مشت خویش را
جا کے اپنی مٹھی جب کھولے گا وہ
ہمچنیں شہرت بود در خاص و عام
ہر کس و ناکس میں چرچا ہووے گا
ہر کسے را ہمچنیں مشتے دہی
ہر کسی کو دے یونہی مٹھی فتا ۷۶
رائے راجح ہست و ظن غالبم
ظن غالب رائے راجح ہے مری
چوں بیاید در کنار او را بگیر
آوے جب لے گود میں اس کو اٹھا
تا بر آئی زاں در دیگر کہ ہست
دوسرے دروازہ سے تو پس نکل
الغرض مشہور شد در خاص و عام
ہر کس و ناکس میں یہ مشہور ہوا
تا کہ نیناوتی را صیتش رسید
نیناوتی کو خبر اس کی لگی

ہمچو خادم خود از و بیروں بماند
چیلا بن خود حجرہ کے باہر رہا
یا بہ نزدِ تو بیاید عاملے
پاس اگر کوئی مفلس بھوکھا
ہم بگوئیش کہ در خانہ اش کشا
کہنا اپنے گھر میں جا کھولے اسے
باید اندر درہم و دینارہا
روپئے اور اشرفی پاوے گا وہ
تا کہ آیندت کرام و ہم عظام
پاس تیرے آوے گا چھوٹا بڑا
ہم کشا در خانہ در گوشش نہی
کان میں دے ڈال گھر میں کھولنا
کہ ہم آید نیناوتی صنم
آوے نیناوتی بھی رشک پری
زود رو اندر نقب تو مثلِ تیر
سیندھ میں جا جلدی سے تو تیر سا
سوئے ملک خویشتن ای حق پرست
او خدا کے بندے اپنے ملک چل
آمدند آنجا امیرانِ عظام
مجمع سرداروں کا واں ہونے لگا
گشت مشتاقش چو احوالش شنید
حال اس کا جب سنا مشتاق ہوئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

تا ازان شہزادہ درویش کیش
وہ بھی اس پہ فقیرانہ سے تا
ہست جملہ خلق محتاج دعا
سب کو ہے حاجت دعا کی اے فتا
خلق محتاج اند جملہ اے فتا
خلق ہے محتاج بے چون و چرا
این خلائق جملہ از حاجت پرست
ہے تمامی خلق حاجت میں پھنسی
کس بفرزند و کسے با دولت ست
بچوں میں کوئی ہے دولت میں کوئی
کس بوقر و آبروئے ننگ و نام
آبرو عزت میں غیرت میں کوئی
الغرض جملہ خلائق ہمچنان
الغرض سب لوگ ہیں یونہی اسیر
ہست بے حاجت خدائے ذو الجلال
غیر محتاج ہے خدائے ذو الجلال
قل ہو اللہ احد اللہ الصمد[۲]
کہہ دو اللہ ایک ہے اور بے نیاز

ہمچنے خواہد پئے حاجات خویش
اپنے مطلب میں کراوے کچھ دعا
با عمرؓ لی ادع گفتہ مصطفےٰ[۱]
بولے حضرت دے عمر مجھکو دعا
چہ فقیر و چہ امیر و چہ گدا
کیا فقیر اور کیا امیر اور کیا گدا
کس بعقبیٰ کس بایں سیم و زر ست
مال میں کوئی ہے عقبیٰ میں کوئی
کس برزق و کس بجاہ و صولت ست
روزی میں کوئی ہے شوکت میں کوئی
کس بہ سرداری و جاہ و احترام
۷۷ سروری اور شان و حرمت میں کوئی
ہست محتاج و فقیر و مستہان
طالب امداد و محتاج و فقیر
کہ منزہ ہست ذاتش از زوال
ہے اسی کی ذات بیشک لازوال
لم یکن لذاتہ کفواً احد
اوس کا ہمسر ہے نہیں سمجھو یہ راز

لہ یعنی برائے من دعا کن اشارہ است بحدیثے کہ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال استاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لی وقال اشرکنا یا اخی فی دعائک ولا تنسانا فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا ۔ منہ عفی عنہ۔

لہ گو آن اللہ واحد ست اللہ بے نیاز ست نیست شریک ذاتش اشارہ است بہ سوئے سورۂ اخلاص قل ھو اللہ احد الخ ۔ منہ ۔

اشرفا آں گلبدن را زود آر — شاہزادہ ہست اندر انتظار
جلد اشرف لاؤ اُس کا دلربا — شاہزادہ انتظار سے کر رہا

با پرستاران چند آں عقل فرد — قصد رفتن سوئے آں درویش کرد
اس عقیلہ نے کنیزوں کو لیا — قصد اس درویش کی جانب کیا

چوں بیامد از سپاہی اذن خواست — کاے مرید خاص پیر راہ راست
لشکری سے اذن مانگا آئی جب — پیر برحق کے خلیفہ دست رب

ذکر ایں کامل شنیدہ آمدیم — دہ تو مارا اذن تا اندر رویم
سنکر ہم آئے ہیں اس کامل کا ذکر — دے اجازت جائیں اندر کر نہ فکر

از لقائش دیدہ ہا روشن کنیم — در زیارت بامراد خود رسیم
آنکھیں اس کی دید سے روشن کریں — اور زیارت سے مراد دل کو لیں

گفت از مرشد بپرسم بہر تاں — اذن گر باشد رسید اندر زماں
پوچھوں مرشد سے تمہارے واسطے ۷۸ — ہو اجازت جاؤ ساتھ آداب کے

ایں بگفت و آمدہ نزد پسر — کہ کنوں نزد تو آید آں قمر
یہ کہا اور آیا شہزادہ کے پاس — بولا اب دلبر ہے آتا تیری پاس

پس بزودی در کنارا ورا بگیر — اندرونِ ایں نقب رو مثل تیر
لے جھپٹ کر گود میں اُسکو اُٹھا — سیندھ کے اندر چلا جا تیر سا

پس بروں آمد بنزدِ آں صنم — گفت ایں ارشاد کردہ مرشدم
باہر آ کر اس پری سے یوں کہا — میرے مرشد سے یہ ارشاد ہوا

کہ ہمہ یکبار نا آیند اندروں — کہ مجمع دردسر باشد فزوں
دفعۃً آویں نہ اندر مجمع سے — دردسر بڑھتا ہے مجمع سے مجھے

پس ز جملہ تاں رود اندر یکے — چوں بروں آید رود پس دیگرے
جملہ مستورات سے اک جائے ابھی — جب وہ نکلے جائے تب پھر دوسری

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہمچنیں ہر یک شود زو فیضیاب
اس طرح ہر ایک ہوئے فیضیاب
اتفاقِ جملہ گشتہ بر ہمیں
سب نے ایکا بس اسی پر کر لیا
گفت بسم اللہ پا اندر نہاد
کہہ کے بسم اللہ اندر گھس گئی
بود آں درویش جبلی سرنگوں
تھا بنا درویش سر نیچا کئے
دیدش و برداشت سر باز و رو فن
دھوکے بازی سے اٹھا سو دیکھ کے
گفت حضرت از برایم کن دعا
بولی میرے حق میں تم کر دو دعا
گفت بابا خیر باشد بہر تو
ہو بھلا بابا ترا اس نے کہا
ایں بگفت و خاستہ از جائے خود
کہکے یہ اپنی جگہ سے وہ اٹھا
سخت حیراں گشت زن زیں ماجرا
ملکہ کو اس حال سے سکتہ ہوا
می نمود سے غور اندر شکل او
اس کی صورت دیکھتی تھی غور سے
بود در گردن ورا ایک مرسلہ[1]
تھا گلے میں ہار اس کے نو لکھا

منبع فیض ست آں عالی جناب
فیض کے چشمہ ہیں وہ عالی جناب
کہ رود پیش از ہمہ آں مہ جبیں
سب سے پہلے جائے بس وہ مہ لقا
دست بستہ پیش درویش ایستاد
ہاتھ جوڑے جا کے استادہ ہوئی
لب ہمی جنباند با مکر و فسوں
ہونٹھ ہلاتا تھا وہ مکر و جبل سے
گفت بابا چہ ہمی خواہی زمن
بولا بی بی مجھ سے کیا مطلب تجھے
کہ بر آرد ایزدم ہر مدعا
حق مرا پورا کرے ہر مدعا
۷۹ در دو عالم تو بمانی سرخرو
دو جہاں میں خوش رہے بن ما ترا
در لقب اورا گرفتہ زود شد
سینہ میں لیکر وہ اس کو چلدیا
کایں چہ اسرار ست پنہاں الخدا
ہے یہ کیا اسرار پوشیدہ خدا
تا ورا بشناخت با عقلِ نکو
عقل سے پہچانا اس کو ملکہ نے
نہ لکی ایں دست خود در وے زود
مار ہاتھ اپنا وہیں اس میں دیا

[1] اسے مرسلہ کہ درویش نو لکھا ہار اسکو مینید موہمہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

پس شکست و ریخت گوہرہائے او — گفت شہزادی کہ اے مرد نکو
ٹوٹ کر موتی بکھر اس کے گئے — بولی شہزادی کہ اے انسان بھلے
کن درنگ اکنوں بہ قبضِ تو شدم — تا بچینم گوہرانم پس روم
رک میں اب قبضہ میں تیرے ہو گئی — چن لوں موتی اپنے بکھرے ہوں چل کھڑی
تو ہی دانی کہ او عقلے نداشت — کرد افسونش اثر او را گذاشت
جانتے ہو تم کہ وہ بد عقل تھا — چھوڑا اس کو اس کا منتر چل گیا
دخت شد مشغول در چیدن گہر — ہم شدہ مشغول چیدن آں پسر
موتی چننے میں کی اس نے ابتدا — لڑکا بھی چننے میں مصروف ہو گیا
شاہزادہ را چو غافل یافت او — در نقب اندر گریز آورد رو
پایا اس نے جوں ہی اس کو بے خبر — سینده کے اندر چلی وہ دوڑ کر
چوں نظر کرد و ندید آں یار را — پس نمود آغاز زاری و بکا
دیکھا جب اس نے نہ دیکھا یار کو — بس لگا رونے بہت رنجیدہ ہو
سوئے بابِ آں نقب گشتہ دواں — لیک او خارج شدہ بود آں زماں
سینده تک سے لگائی دوڑ بھی — سینده کے باہر بھی وہ اب ہو چکی
آمدہ بیروں کنیزاں را بگفت — ہست اینجا حیلۂ و مکر نہفت
لونڈیوں سے باہر آ اس نے کہا — ہے یہاں پر مکر اور دھوکا چھپا
بے توقف زود تر زینجا روید — سوئے خانۂ خویشتن واپس شوید
تم رکو مت جلد یاں سے بس چلو — اپنے مسکن کی طرف واپس چلو
تا رسید ایں ہمہ جمع زناں — قصۂ آں شاہزادہ کن بیاں
پہونچنے تک عورتوں کے غول ان — شاہزادہ کا کرو قصہ بیاں
چوں بروں آمد بگفتش لشکری — چہ غضب کردی و را بگذاشتی
نکلا تو اس سے سپاہی نے کہا — ہے غضب تو نے کیا اس کو رہا

ماجرا گفتہ ز اول تا اخیر

من وعن حال اسنے سارا کہدیا

گفت اے احمق اگر اشکستہ بود

بولا اے نادان ٹوٹا تھا وہ جو

چوں بقول او برفتنی انگہے

کیسے اسوقت اسکے کہنے پر چلا

پس کنوں اینجا درنگے ناورید

اب یہاں تو دیر ہرگز مت لگا

ورنہ در اندک زماں ہر دو کساں

ورنہ تھوڑی دیر میں دونوں کی جاں

پس ہمی بگریختند از خوف جاں

جان کے خطرہ سے تھے وہ بھاگتی

از بلا جائے اماں تو نیز جو

ڈھونڈھ تو بھی خطرہ سے بچنے کی جا

گشتن اندر خشم ایزد مبتلا

حق کی ناراضی میں ہونا مبتلا

ذٰلکٔ[1] راس البلا راس البلا

سب بلاؤں کی ہی جڑ بس یہ بلا

رحم کن بر ما تو اے رحمان و رب

رحم کر ہم پر تو اے رحماں خدا

از شکست مرسلہ گردش خبیر

ٹوٹنے سے ہار کے آگاہ ہے

پس چہ پروا بود گو بشکستہ بود

تجھ کو کیا تھی فکر ٹوٹا تھا وہ گو

دیگرے آید بدستت نادرے

ہاتھ تیرے کیا دہ آتا دوسرا

پس ہمیں خیر ست کز اینجا روید

ہے یہی بہتر ہو یاں سے چل کھڑا

زیں جہاں گردند بے نام و نشاں

اس جہاں سے ہوگی بے نام و نشاں

تا کہ یابند از بلا جائے اماں

تاکہ پائیں امن کی جا خطرہ سے

چہ بلا و چہ اماں از من شنو

مجھ سے سن ہے کیا اماں اور کیا بلا

ہست صعب و سخت از جملہ بلا

سخت ہر خطرہ سے ہے بس یہ بلا

من علیہ قہرہ تا یحلل ہوی

جس سے رب ناخوش ہو دوزخ میں گیا

مبتلا ما را مکن اندر غضب

غصہ میں ہم کو نہ کر نا مبتلا

[1] یں اصل بلاست چہ ہر کہ مورد قہر خدا ئے عزوجل گردد آید می افتد اے د. دوزخ اشارہ است بآیۂ کریمہ ومن یحلل علیہ غضبی فقد ہوی و تکرار راس البلاء برائے تاکید تحذیر ا مت ۱۲ انسہ مظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

گر ہمی خواہی امانے زین بلا
اس بلا سے چاہتا ہو گر اماں
باش زاناں کانقاشانزا لباس
اُن سے ہو جا یقدی کوشش اُن کی بڑ
عفو کن از مجرمیت نقصیر او
عفو کر تو اپنے مجرم کی خطا
آمدہ یادم سہ بیت مولوی
تین شعر ہیں یاد آئے اب مجھے
گفت عیسے را یکے ہشیار سر
بولا حضرت عیسے سے اک باخبر
گفت ایجاں صعب ترخشم خدا
بولے ہے غصہ خدا کی سخت تر ۸۳
گفت ازخشم خدا چہ بود اماں
بولا غصہ سے خدا کے امن ہے کیا
باز گو در خانہ چوں آن عقل فرد
گھر میں جب وہ عاقل سو اب بتا
داد فرماں مرداماں را کہ روید
حکم لوگوں کو دیا تم یاں سے جاؤ
منہدم سازید و سوزید آں مکاں
تم گرادو اور جلادو وہ مکاں

ضبط کن اے جاں تو خشم خویش را
روک لے غصہ کو اے جان جاں
کاظمین الغیظ عافین للناس
ضبط غصہ عفو کوشش ان کی ہے
من عفا اصلح علی اللہ اجرہ
عفو نیکی کرنے کی حق دے جزا
مین کتاب المثنوی المعنوی
مثنوی سے معنوی مولانا کے
چیست در ہستی زجملہ صعب تر
کیا ہے سب سے دنیا میں دشوار تر
کہ از و دوزخ ہمی لرزد چو ما
جس سے دوزخ کانپتی ہے سربسر
گفت ترک خشم خویش اندر زماں
بولے اپنے غصہ کو ہے تھامنا
با کنیزانش رسیدہ پس چہ کرد
لونڈیوں کے ساتھ پہونچی کیا کیا
زود ہر دو حیلہ سازاں راکشید
جلد دونوں حیلیوں کا سر اڑاؤ
کہ نماند ہیچ زو نام و نشاں
اُن کا ردجاو سے نہ کچھ نام و نشاں

[illegible]

سلہ خشم فرو خورندگان و در گذرندگان از گناہا ئے آدمیاں باشارہ ست بآیۃ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس ۔
سلہ ہر کہ در گذرد و نیکی کند بر خدائے بزرگ ست مزد او حاصہ دخلہ ۔

نیز انبارید با خاک آں کمیں
غار سازید از تفنگے آں زمیں
اس جگہ کو مٹی سے تم دو پٹا
اس زمیں کو توپ سے تم دو اُڑا
پس بفورِ حکمِ او مردانِ کار
با تفنگ آں خبا بیفگندند غار
حکم اس کا پاتے ہی سردار کا
وہ زمیں توپوں کے ماری دی اُڑا
چوں بایں ہر دو رسید آوازِ او
گفت با شہزادہ آں مردِ نکو
توپوں کی آواز دونوں کو ملی
بولا شہزادہ سے اچھا لشکری
شکر للہ کہ از خبا آمدیم
در وطن اکنوں ہمی بہتر رویم
شکر اللہ کا کہ واں سے نکلے ہم
اچھا ہے اب پس جائیں اپنے ہم
نالہا آغاز شہزادہ نمود
باز کن تدبیرِ وصلش ہیچ زود
شاہزادہ رو کے یہ کہنے لگا
جلد کر پھر فکر میرے وصل کا
ورنہ خواہم گشت بس زار و نزار
تا کہ خواہم مُرد اندر ہجرِ یار
سوکھ کر کانٹا ہی ہو گا ورنہ میں
اُس کی فرقت میں تو مرجاؤں گا میں ۸۳
بار دیگر ہیچ تدبیرے نما
کہ شود وصلش میسر مر مرا
فکر اک بار اور کچھ کر اے حبیب
وصل اُس کا تاکہ ہو مجھ کو نصیب
گفت من تدبیرہا تا کے کنم
پس کنوں از حیلہ ہا عاجز شدم
فکر میں کب تک کروں اس نے کہا
اب تو میں فکروں سے عاجز آگیا
ہیچ تدبیرے بناید در خیال
در وطن رو دست بردار از وصال
ذہن میں آتا نہیں کچھ مکر و فن
ہاتھ اُٹھا تو وصل سے اور چل وطن
نخلِ غفلت بارِ ہجر آوردہ است
عقلِ تو محروم وصلت کردہ است
غم نے تیری بے فرقت پھل دیا
وصل سے محروم تجھ کو کر دیا
گر رشد سے عقل و حواس تو بجا
می شدے وصلش میسر مر ترا
عقل گر رہتی تری قائم حبیب
وصل اس کا تجھ کو ہو جاتا نصیب

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہیچ میدانی کہ آں شہزادہ را
جانتا ہے بھی کہ اُس شہزادہ کی
عشق دلبر کردہ بود ش ہمچناں
عشق نے اس کے کیا تھا یہ اثر
زانکہ عاشق نیست زندہ مردہ است
ہوتا عاشق مُردہ ہے زندہ نہیں
گم شود عاشق بمعشوق اے فتا
ہوتا ہے دلدادہ دلبر میں فنا
جملہ معشوق ست و عاشق پردۂ
سب ہے معشوق اور عاشق پردہ ہے
عاشقاں را ہوش ماند نے حواس
رہتے عاشق کے نہیں ہوش و حواس ۸۴
گر ہمی خواہی کز و آگہ شوی
اوس سے واقف ہو اگر منظور ہو
کز بحسبِ وسعتِ خود گفتہ ام
میں تو استعداد بھر ہوں کہہ چکا
آں سپاہی چوں جواب صاف داد
کو را جب اُس نے جواب اُسکو دیا
حال او از بس تبہ گشت و زبوں
حال بالکل اس کا پتلا ہو گیا
آں سپاہی گشت در حیرت غریق
وہ سپاہی غرقِ حیرت ہو گیا

عقل و ہوش و رائے گم گشتہ چرا
فہم و عقل اور رائے کیوں جاتی رہی
می ندانستے زمین از آسمان
تھا زمین و آسماں سے بیخبر
نیست مُردہ آگہ از بالا و پست
مردہ واقف اونچے نیچے سے نہیں
خوان تو شعرِ مولوی روم را
شعر پڑھ تو مولوی روم کا :
زندہ معشوق ست و عاشق مردۂ
زندہ معشوق اور عاشق مُردہ ہے
شان ہائے عشق بیروں از قیاس
غیر ممکن حال عاشق کا قیاس
پس بہبیں دیباچۂ ایں مثنوی
زیر و بم کے دیکھ لے دیباچہ کو
گوہرے کز غیب آمد سفتہ ام
بیدھا موتی غیب سے جو آگیا
آہ سردے بر کشید و او فتاد
سانس ٹھنڈی کھینچکر وہ گر پڑا
گفت مردم ساز تدبیرے کنوں
بولا کچھ تدبیر اب کریں مرا
کز پئے وصلش چہ سازم من طریق
اُس سے ملنے کی کروں تدبیر کیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

آخرش گفتا کہ برخیز و شنو
بولا آخر اُٹھ کے سن آقا مرے
لیک ہست ایں آخر تدبیر ہا
یہ سب کروں میں پچھلی تھا
پس بپوشیدہ بخود آں کارواں
پہنے اس عاقل نے اپنے تن پہ
شاہزادہ را بپوشانید آں
اس سپاہی نے پہنایا لڑکے کو
پس بگفتش رو بہ ہمراہی من
اس سے بولا وہ تو چل ہمراہ مرے
دختر خود کردہ ظاہر من ترا
بیٹی کہکے اُس سے میں تجھے
چونکہ ہست آں بادشاہ نیکذات
چونکہ ہے وہ بادشاہ نیک ذات
مثل دختِ خویش ہم پندارد ت
اپنی بیٹی سا وہ سمجھے گا تجھے
چوں رسی در قصرِ شاہی نزد آں
قصر شاہی میں پہونچکر اسکے پاس
تا نہ رازِ تو کس شاید برد کسے
راز کو تیرے نہ جانے کوئی بھی
دختِ شہ را ہم بسے خدمت کنی
شاہزادی کی بہت خدمت تو کر
چوں کنی خدمت شوی محبوب او
کرنے سے خدمت کے پیارا تو بنے

ہیچ تدبیرے نمایم بہر تو
میں کروں گا فکر کچھ تیرے لئے
عقل و ہوش خویش را داری بجا
ہوش حواس اپنے ذرا رکھنا بجا
جامہا چوں جامہائے جوگیاں
کپڑے جیسے جوگیوں کے ہوں مگر
جامہا چوں جامہائے دختراں
جوڑہ جیسے لڑکیوں کا جوڑہ ہو
در حضورِ والدِ آں سیم تن
پاس اُس شنگ پری کے باپ کے
پس بدو بسپارم اے مردِ خدا
سونپ دوں گا اسکو میں پیارے مرے
عادل و اہلِ کرم نیکو صفات
منصف اور اہل سخا اور خوش صفات
ہم بنزدِ دخترِ خود دارد ت
اپنی بیٹی پاس رکھیگا تجھے
احتیاطِ تام داری اے جواں
لڑکے رکھنا احتیاط اسکے پاس
ورنہ آید بر تو آفت ہا بسے
ورنہ تجھپر آفتیں آجائیں گی
تا ز مقبولان و منظوراں شوی
تا ہو پیارا اور منظور نظر
پس نگاہِ لطف بنماید بہ تو
مہربانی کی نظر تجھ پر کرے

۸۵

هم مرا معلوم گشت ای نیک خو
بے ملی مجھکو خبر تحقیق سے
که بحسب شرطِ آں خورشید رو
شرط پر اس ماہ وش محبوب کے

چوں نیامد خاطرش را کس پسند
جب نہ کوئی اُس کی نظروں میں جچا
پس بہ رسمِ عرف شاہِ ارجمند
شہ نے موافق عرف کے تب یوں کیا

با فلاں شہزادہ منسوبش نمود
نسبت ایک شہزادہ سے اسکو کیا
زانکہ دختر بکر ماندن عار بود
لڑکی کا رکھنا کنوارا شرم تھا

پس فلاں تاریخ از شہرِ فلاں
سو فلاں تاریخ کو اک شہر سے
در فلاں روز در شہرِ فلاں
اور فلانے دن فلانے ماہ کے

خواہد آمد شاہزادہ با برات
شاہزادہ لیکر آوے گا برات
بہرِ عقدِ خود باں نیکو صفات
اس پری سے عقد کرنے ایک رات

وقتِ رخصت گو کہ ہمرہ می روم ۸۶
رخصتی پر کہہ کہ مجھکو ساتھ لے
زانکہ خواہد گشت بے تو وحشتم
کیونکہ لونڈی بن ترے پاگل بنی

چوں ز خدمتہا تو محبوبش شوی
اُس کا پیارا جب تو خدمت سے بنے
نیز او خواہد کہ ہمراہش روی
وہ بھی چاہے گی کہ تو ہمرہ چلے

در محفہ سازدت با خود سوار
تجھکو بھی پینس میں کرلے گی سوار
نزدِ خود موسے یکے پنہاں بدار
استرہ پاس اپنے رکھ پوشیدہ یار

پس رواں گردند جملہ مردماں
سو روانہ ہونگے سب ہی لوگ تو
سوئے شہرے کامدہ بودند ازاں
آئے تھے جس شہر سے اس شہر کو

ہست اندر رہ فلاں بحرِ عظیم
اک بڑا دریا ہے رستہ میں حضور
استراحت را شوند آنجا مقیم
یہ وہاں کچھ دیر دم لیں گے ضرور

از محفہ حیلہ کن بیروں بشو
کچھ بہانہ کر پنس سے تو نکل
نزد نوشہ آ ببر بینی او
نوشہ پاس آ ناک کاٹ اور دے تو چل

بعد ازاں خود را بدریا در فگن
بعد ازاں دریا میں اپنے کو تو ڈال

باز تدبیرے برائے تو کنم
پھر کرونگا فکر میں تیرے لئے

خوب فہمانیدہ آں شہزادہ را
خوب اس شہزادہ کو سمجھا دیا

بر درِ آں بادشاہِ کامراں
در پہ اس اقبالمند شہ کے گیا

در جہاں باشی ہمیشہ با خوشی
تو ہمیشہ دنیا میں شاداں رہے

دوستانت زندہ باد در جہاں
دوست تیرے دنیا میں زندہ رہیں

حاجتِ ایں مفلسِ مسکیں برآر
مطلب اس نادار عاجز کا نکال

تا توانی حاجتِ مسکیں برآر
ہو سکے عاجز کی حاجت پوری کر

ہم تو محتاجی بآں شاہِ شہاں
تو ہے محتاج اُس حقیقی شاہ کا

بر خلائق گر کنی رحم و کرم
لوگوں پہ رحم اور کرم گر تو کرے

ہم دریں معنے بگفتہ مصطفےٰ
ہے اسی معنی میں قولِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اندراں موجود باشم آں زمن
اس میں بس دم بھر ہوگا نیک فال

کہ میسر باشدت وصلِ صنم
جس سے تجھکو تیرا وہ دلبر ملے

ایں مراتب زابتدا تا انتہا
من وعن اول سے لے تا انتہا

داد آوازے کہ اے شاہِ جہاں
دنیا بھر کے بادشاہ۔ دی یہ صدا

با فراغ و خرمی عشرت کنی
چین اور آرام سے خوشیاں کرے

دشمنانت در زمیں باد انہاں
اور زمیں میں تیرے اعدا دفن ہوں

تا برآرد حاجتِ تو کردگار
تا نکالے تیرا مطلب ذوالجلال

تا برآرد حاجتت پروردگار
تا کرے حاجت تری پوری وہ رب

رحم کن بر حالتِ ایں ناتواں
حال پر اس ناتواں کے ترس کھا

بر تو آں راحم نماید رحم ہم
رحم تجھ پر بھی وہ حق اور ہو کرے

ارحموا[1] اہل الارض یرحم ذوالسما
ترس کھا کہ رحم فرماوے خدا

[1] اشارہ است بحدیث ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ای ترس بیدبرآں کہ زمینی ست رحم خواہد نمود بر شما کہ در آسمان ست اے

چونکہ آوازش شنید آں بادشاہ — نزد خود خواند و بگفت اے مرد راہ
بادشہ نے جب سنی اس کی صدا — بولا پاس اپنے بلا کر اے گدا

کیستی و حاجتِ تو چیست گو — تا برآرم حاجت و مقصود تو
بول کون ہے تو ہے مطلب تیرا کیا — تا کروں میں تیری حاجت کو روا

گفت اے سلطان مرد جوگیم — ہست ایں دختر کہ بینی دخترم
بولا اے شہ میں تو جوگی شخص ہوں — ہو جو لڑکی دیکھتی ہے میرا خوں

پس ہمی خواہم کہ سازم جفتِ وے — زادۂ جوگی کہ باشد نیک پے
اس کی شادی کرنا دنیا میں چاہتا — لڑکا جوگی زادہ ہو اور ہو بھلا

جستجو ہا می کنم از ایام پیش — لیک محرومم ہنوز از کام خویش
میں تلاش اک عرصے سے ہوں کر رہا — ابتک اپنے کام تو ابتر رہا

در سفر ایں بچہ را تکلیفہاست — ہم مرا از آفتہا تخویفہاست
۸۸ ہے سفر میں بچہ کو کلفت حضور — مجھکو بھی خطروں سے ڈر ہے بالضرور

پس ہمی خواہم کہ تفویضش کنم — چوں ودیعت با کسے اہلِ کرم
سونپنا اس کو ہوں میں بس چاہتا — ہو ودیعت اس کو جو ہو پارسا

تا پسر را جستہ آرم و انگہے — دخترِ خود را ستانم من ز وے
جب میں لڑکا ڈھونڈھ لاؤں تب جناب — لڑکی اپنی اس سے میں لیلوں شتاب

لیک از عالم امانت رفع شد — رایتِ زور و خیانت رفع شد
پر امانت اٹھ گئی دنیا سے سنو — مکر دھوکے کا بلند ہے اب علم

ہست در ذکرِ فتن گفتہ نبی — اَلْاَمَانَۃُ تُقْبَضُ مِنْ قَلْبِہٖ
ہے بیاں میں فتنوں کے قولِ نبی — ہے امانت دل سے اس کے چھینتی

نیست ایماں بے امانت اے فتا — ہمچنیں فرمود احمد مجتبیٰ
بے امانت کے نہیں ایمان ہے — احمد مرسل کا یوں فرمان ہے

لے اے امانت بر گرفتہ تو ہر شد از دل او شنا دوست بحدیث شریف ان الرجل لنوم فتقبض الامانۃ من قلبہ ۔ منہ

باقی آئندہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

شاہ شاہاں لاتخونوا گفتہ[۱] است
تم خیانت مت کرو حق نے کہا
زیں سبب در خدمتت حاضر شدم
اس سئے خدمت میں تیری آیا ہوں
زانکہ نام فرخ شاہ زماں
ہے مبارک نام نامی آپ کا
پس اگر تا واپسیِ ایں غلام
واپسی تک آپ اس ناچیز کے
پس بغایت لطف و شفقت باشدت
ہو نہایت مہر و شفقت آپ کی
بے درم سلطان را باشم غلام
بیدرم میں شاہ کا ہونگا غلام
چوں شنید احوال آں ذو سلطنت
سن چکا جب شاہ اس کا ماجرا
بے تکلف دخترت اینجا گذار
اپنی لڑکی بے خطر یاں چھوڑ دے
جوگی جبلی دعا ہایش بداد
دیں دعائیں فرضی جوگی نے اُسے
شہ فرستادش درونِ قصر خویش
شہ نے اُسکو اپنے گھر بھجوا دیا
دخترِ جوگی ست ایں نزد ستا بدار
پاس رکھو اس کو ہے یہ جوگی بچی

منکرش را دین و ایماں رفتہ است
دین و ایماں اس سے منکر کا گیا
تا کہ ایں دختر بہ تفویضت دہم
تا کہ یہ لڑکی تجھے میں سونپ دوں
در امانت ہست مشہور جہاں
چار سو مشہور امانت میں ہوا
ایں امانت را بداری اے ہمام
یہ امانت رکھ لیں جو آقا مرے
ہم نہایت رحم و منت باشدت
ہو بہت ہی رحم و منت آپ کی
حاجتم ایں ست و باقی والسلام
مطلب اپنا یہ ہے باقی والسلام
گفت بہتر خانۂ من خانہ است
بولا خیر ہے گھر ہمارا آپ کا
کرد خواہم مثل دخت خود شمار
سمجھوں گا میں مثل اپنی لڑکی کے
کرد تسلیم و برفت آں اوستاد
مجرا کر رخصت ہوا وہ شاہ سے
دخترِ خود را بگفت اے عقل کیش
اپنی لڑکی سے کہا اے عاقلہ
ہمچو اُختِ خویشتن اورا شمار
دوسری تجھکو بہن گویا ملی

۸۹

[۱] اشارہ است بہ آیت کریمہ لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم وانتم تعلمون (یعنی) خیانت مکنید از خدا و رسول و دزدی مکنید در امانتہائے خود ۱۲ منہ

الغرض آں دلبرِ شکر دہاں
الغرض وہ مہ لقا شیریں زباں

نیز ایں خدمت نمودش آنچناں
اسنے بھی اس طرح کام اس کا کیا

خدمتِ بسیار او را مے نمود
اس کی یہ خدمت بہت کرتی رہی

آخر گشتہ چناں محبوب او
آخر اس کی ایسی پیاری ہوگئی

ہر کہ خدمت کرد او مقبول شد
جسنے خدمت کی وہ پیارا ہوگیا

اے پسر کن خدمت اہل اللہ را ۹۰
خدمت اللہ والوں کی کرو اے عزیز

زانکہ خدمت کردن اہل اللہ را
کیونکہ خدمت کرنا اہل اللہ کی

خدمتِ شاں خدمتش اے نیکخو
ان کی خدمت اس کی خدمت ہے دنیا

در حدیث آمد کہ در روز جزا
ہے خبر میں آیا کہ روز جزا

کہ طعامے خواستم از تو ولے
میں نے تجھ سے تھوڑا کھانا مانگا تھا پھر

پس بگوید بندۂ زار و حزیں
تب کہیگا بندہ ناچیز و ذلیل

نی شمرد او را مثالِ خواہراں
تھی بہن اس کو سمجھتی بے گماں

کہ شدہ مقبولِ آں جانِ جہاں
کہ پری کو کام اس کا بھا گیا

تا کہ بیشش از جملہ قدرش می فزود
سب سے زیادہ اس کی قدر ہونے لگی

گوئیا یک روح ہست و جسم دو
گویا یک جاں کالبد ہو دو گئی

ہر کہ خود بیں گشت او مخذول شد
اپنے کو دیکھا تو رسوا ہوگیا

تا کنی حاصل رضائے شاہ را
شہ کی خوشنودی ملے اے باتمیز

در حقیقت ہست خدمت شاہ را
دراصل خدمت ہے شاہنشاہ کی

زانکہ گم کردند ہستِ خود را
کیونکہ اس میں یہ ہوئے بالکل فنا

بندۂ خود را بفرماید خدا
ہوگا بندہ سے یہ ارشاد خدا

ایہا العبد ندادی اے نگے
بندہ تو منکر ہوا اے سرم مگر

کیف اطعم انت رب العالمین
کیسے دیتا تو ہے رب جلیل

سلہ اے خوش بخت من ترجمہ مثنی زولیدن عمدہ کہ تو پروردگار جہانیان ہستی پس گوید عمدہ ذات تو بندہ من خود اگر
نیکو را بندہ زد ملاحظہ الحمد

قال استطعمتک ذا عبدی فلاں
بولے کھانا تجھ سے بندے نے مرے
باز گوید کز تو آبے خواستم
حکم ہو پانی کی خواہش تجھ سے کی
پس بگوید بندۂ خوار و مہین
تب کہیگا بندۂ خوار اور ذلیل
قال استسقاک ذا عبدی فلاں
بولے پانی تجھ سے بندے نے مرے
باز گوید از تو جامہ خواستم
حکم ہو کپڑا طلب تجھ سے کیا
پس بگوید بندۂ پست و حزیں
تب کہیگا بندہ ناچیز اور حزیں
قال استکساک ذا عبدی فلاں
بولے کپڑا تجھ سے بندے نے مرے
ایں چنیناں را بکن خدمت بے
خدمت ایسوں کی و بردل و زر کر
خاک را سازند اکسیر نظر
دیکھکر مٹی کو کردیں کیمیا

لو رزقت یا فتنے نزدیک ما
مانگا جو دیتا تب کہتے ہم سے لے
لیک ننمودی مرا سیراب ہم
تو نے مجھکو پیاس سے تسکین دی
کیف[1] اسقی انت رب العالمین
91 کیسے دیتا تو ہے بس رب جلیل
لو سقیت یا فتنے نزدیک ماں
مانگا گر دیتا تو کہتے ہم سے لے
لیک مارا تو ندادی جامہ ہم
تو نے کپڑا بھی نہیں ہم کو دیا
کیف[2] اکسو انت رب العالمین
کیسے دیتا تو ہے رب العالمین
لو رزقت یا فتنے نزدیک ماں
مانگا تو دیتا تو کہتے ہم سے لے
بو کہ بنماید نظر تو بر کسے
ممکن ہے تجھ پر کرے کوئی نظر
دید شاں دیدے خدائے دادگر
دیکھنا ان کا خدا کا دیکھنا

[1] اے جہان آب ننوشانیدم ہرگاہ تو بندۂ عاصیاں را کہ بگوید بری خوالی آب خواست از تو بندۂ من فلاں پس اگر نوشانیدے یافتی۔ [2] بگونہ پوشانیدم حالانکہ تو رب العالمین ہستی پس بگوید باری تعالیٰ پوشش خواست از تو فلاں بندۂ من اگر وی را پوشانیدی یعنی از شنیدن خدائے تعالیٰ پوشش و آب و خورش مراد این ست کہ یکے از خاصان و مقربان خداوندی مستعید بود پس خدمت وہمین خدمت خداوندی بود بحیثیتکہ آنہا فرماندہی نائب خویش جائے الغرض پس تعظیم و تعظیم ملک خواہد شد و تحقیر او تحقیر۔ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

سامان شادی طرفین

جائے نازک ہست لب بند اشرفا
ہے جگہ نازک بس اشرف چپ ہو
گشت چوں نزدیک روز شادیش مقصد
جب زمانہ شادی کا پاس آگیا
کرد سامانِ مہیا بے شمار
خوب ہی تیاری کی جس کا شمار
طرفِ ثانی نیز در سامان ہا
لڑکے والے بھی بڑے سامان میں
تا کہ تاریخ مقرر رونمود
شادی جس دن ٹھہری تھی وہ آگیا
شاہزادہ با براتے بے شمار
شاہزادہ مع بڑی بارات کے
چوں قریب شہر چھاتہ آمدند ۹۲ آمدن برات چھاتہ
چھاتہ کے نزدیک جب یہ آگئے
پس باستقبال شاں گشتہ سوار
پیشوائی کرنے کو ان کی چلے
تا بہ عز و حرمت و تعظیم ہا
ان کو عزت حرمت اور تعظیم سے
اندرون شہر آوردند شاں
شہر کے اندر سے آئے آپ ہی
در مکان بس وسیع و بس بلند
ایک عالیشان عمارت میں فتا

ساز سلماں شادی آں ماہ را
اس قمر کی شادی کا ساماں کرو
شاہ شد مشغول در سامانِ خوش
شاہ تب سامان میں مصروف ہوا
کہ نتانندش شمردن صد ہزار
کر نہیں سکتے کریں گر دہ ہزار
شاغل و مصروف بودند اے فتا
تھے لگے اپنے دلی ارمان میں
سوئے چھاتہ قصد خود کردند زود
چھاتہ کا جھٹ پٹ ارادہ کر لیا
با شکوہ و فر شاں گشتہ سوار
آیا کروفر سے اور اک شان سے
شاہ و ارکانش ہمہ آگہ شدند
شاہ اور اس کے وزیر آگہ ہوئے
شاہ با ارکان خویش و ہم تبار
شاہ مع اپنے وزیر اور فوج کے
ہم بہ وقر و وقعت و تکریم ہا
نیز وقر اور وقعت اور تکریم سے
عزت و توقیر ہا کردند شاں
اور بڑی توقیر و عزت ان کی کی
داد شاں جائے کہ کردندش پسند
ان کی مرضی پر انھیں ٹھہرا دیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

این ہمہ را نزد مہمانان گذار
چھوڑ مہمانوں میں ان سب کو میاں
کل زناں در قصر مشغولش شدند
عورتیں گھر کی ہوئیں مصروف سب
چوں وداع سریاں نمودند آں زماں
اس کے تن سے جب کئے کپڑے جدا
چوں نمودند آں بدن را شست وشو
عورتیں جب اس کو بس نہلا چکیں
چونکہ پوشانیدہ شد آں سیمبر
جبکہ پہنائی گئی وہ مہ لقا
از خجالت شد بمغرب آفتاب
شرم سے پچھم میں سورج چھپ گیا
چونکہ مالیدند خوشبو بر بدن
جب بدن پر اس کے خوشبو کو ملا
جلوہ دادندش چو بر تخت عروس
جب اسے چوکی پہ تھا بٹھلا دیا
الغرض در زینت و زیب عروس
اک پہر رات اسمیں گذری اے فتا
بعد ازاں تیاری شادی شدہ
عقد — انتظام اب شادی کا ہونے لگا
مرداں در محفلے گشتند جمع
ایک محفل میں ہوئے سب لوگ جمع

حالِ بیناوتیِ زیبا نگار
(صیغۂ امر) کر تو بیناوتی کا قصہ بیاں
تا عروسِ مہ لقا آرا کنند
تا دلہن مہ وش بنادیں اس کو اب
گوئیا از ابر مہ گشتہ عیاں
(از ابر مراد لباس و از مہ بدن) چاند گویا بدلی سے ظاہر ہوا
فوق از خورشید شد آں ماہرو
بڑھ کے سورج سے ہوئی وہ مہ جبیں
جامۂ ترصیع کردہ از گہر
موتیوں سے تھا جو جوڑہ بس جڑا
روز انگندہ بروئے خود نقاب
(یعنی شب آمد)
۹۳ دن نے بس اپنا لیا تھا منہ چھپا
پس معطر گشت جملہ انجمن
جلسہ کا جلسہ تھا سارا بس رہا
ماہ و خور آمد برائے پائے بوس
چاند سورج اس سے ہوتے تھے ندا
آمدہ یا سے شب شک شموس
رات کیا تھی دن سا تھا اک چاندنا
یعنی ساز خانہ آبادی شدہ
خانہ آبادی کا بس ساماں ہوا
شاہزادہ در پیراغاں چو شمع
نوشہ تھا جیسے چراغوں میں ہو شمع

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

عقدشاں چوں عقد گوہر بستہ شد — دوست شاد و دشمن شاں خستہ شد

عقد اُن کا ہار سا باندھا گیا — دوست خوش اور دشمن ان کا خستہ تھا

بود در محفل مبارک بادہا — بارک اللہ بارک اللہ فیہما[1]

غل تھا محفل میں مبارک باد کا — دونوں میں برکت دے برکت دے خدا

بعد ازاں سفرہ بیاوردند شاں — پیش مہمانان خود با عز و شاں

بعد اس کے لائے دسترخواں وہاں — پر تکلف اپنے مہمانوں کے یہاں

بود مطعومات بوقلموں بر آں — نیز مشروبات گوناگوں بر آں

ہر طرح کے کھانے اس پر تھے بچھے — پینے کے اقسام تھے ہر طرح کے

چوں فراغت یافتند از خوردنش — پس برفتند آں ہمہ در خواب خوش

اس ضیافت سے وہ فارغ جب ہوئے — اپنی میٹھی نیند وہ سب سو رہے

چوں سحر گشت و برآمد آفتاب — حاضری تیار کرد آں خوش جناب ۹۴

نکلی سورج کی کرن جب صبح ہوئی — بیٹی والے نے کی تیار حاضری

حاضری خوردند ہر یک مرد ماں — کرد نذر شاں جہیز بیکراں

حاضری سب لوگ جب ہم کھا چکے — تب جہیز ان کو دیا افراط سے

زاں مرداں را تو مشغول متاع — گو چہ شد حال زناں وقت وداع

لوگوں کو مصروف رکھ تو مال میں — عورتیں رخصت میں تھیں کس حال میں

حال مادر را چہ سازم من بیاں — بود ہر دو چشم او گوہر فشاں

ماں کی حالت کو بیاں میں کیا کروں — دونوں آنکھوں سے تھی جاری سسکیوں

از فراق دختر خود مے گریست — نیز می گفت اے جگر گوں خواہم زیست

بیٹی کی فرقت میں رو تی جاتی تھی — کہتی تھی کیسے ہو اپنی زندگی

ہمچناں بد حال آں جملہ زناں — بر لب ہر یک بدہ شور و فغاں

واں جملہ عورتوں کا یوں ہی تھا — رونے سے ہر ایک کے تھا کہرام سا

[1] برکت دیوے برکت دیوے اللہ تعالیٰ میاں ہر دو ۲ منہ عفی عنہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بود حال نیناوتی ہمچناں
حال نیناوتی کا تھا ایسا ہی
الغرض آں قصر ماتم خانہ بود
الغرض گھر گیا تھا ماتم خانہ تھا
چوں نبودہ چارہ جز صبر و قرار
چونکہ چارہ تھا نہ جز صبر و قرار
دختر جوگی بگفت اے خواہرم
بولی لڑکی جوگی کی باجی مری
گر بفرمائی بہمراہت روم
حکم ہو ساتھ آپ کے میں بھی چلوں
نیناوتی گفت بہتر چیست زیں
بولی نیناوتی اس سے اچھا کیا
ہمرہ او در محفہ شد سوار
ہو گئی ساتھ اس کے فینس میں سوار
الغرض باگریہ و زاری بکار
الغرض روتی پیٹتی کراہتی
چوں بروں آمد محفہ زرنگار
پالکی جب باہر آئی زرنگار
آں محافہ پیش پیش و در پسش
آگے آگے پالکی اس کے عقب
از پئے پدر و دختر شاہ نسیم
باپ بھی بیٹی کے رخصت کیلئے

ہائے ہوئی کرد ہم شور و فغاں
ہائے وہ کرتی تھی اور تھی چیختی
در زمین و آسمان ظلمت می نمود
تھا اندھیرا ارض سے تا سما
لاجرم اندر محفہ شد سوار
ہو گئی فینس میں مجبور سوار
بے تو خواہد گشت دل را آتشم
بے ترے میرا جلے گا جی
ہم ترا من کار خدمت ہا کنم
آپ کا میں کام اور خدمت کروں
کہ دل من نیز می خواہد ہمیں
٩٥ چاہتا ہے یہی بس دل بھی مرا
داشت یک موسا بخود آں مرد کار
استرہ بھی رکھ لیا اک باڑھ دار
آں زناں کردند رخصت مرورا
اس کو رخصت کر دیا سب نے مگر
نیز نوشہ شاہزادہ شد سوار
ہو گیا نوشہ بھی شہزادہ سوار
بود نوشہ شاد شاد و خوش بجوش
نوشہ تھا خوش خوش بعد جوش و طرب
شد سوار مرکب صرصر قدم
کہ سمند باد پا پر چڑھ گئے

toobaa-elibrary.blogspot.com

درعقب جملہ برات و مردماں
سب برات اور لوگ پیچھے پیچھے تھے
بر محفہ گشت چنداں زر نثار
اتنا فینس پر ہوا روپیہ نثار
الغرض گشتند آں جملہ رواں
الغرض وہ سب روانہ ہو گئے
ہیچ دانی چیست شہرے کہ ازاں
جانتے بھی ہو کہ ہے وہ کیا مقام
عالم[۲] ارواح داں آں شہر را
اس جگہ کو عالم ارواح جان
ہست ایں دار السفر بیت الفنا
یہ سفرخانہ ہے اور خانہ خراب
تا کجا افتادہ باشی در سرا
تو سرا میں کب تلک ٹھیرے گا یار
نیست نیکو ماندن اندر ایں سفر
اس سفر میں رہنا اچھا ہے نہیں
اے مسافر از برائے ایں سفر
اے مسافر اس سفر ہی میں مگر
معنی موعود[۱] ایں ست اے فتا
مطلب اصلی یہ ہے اے پیاری مری
رفتہ رفتہ آمد آں بحر عظیم
چلتے چلتے آیا وہ دریا بڑا

با وقار و کر و فر و عز و شان
شان و شوکت آن و بان اور ٹھاٹھ کی
مفلساں گشتند جملہ مالدار
جتنے مفلس تھے ہوئے سب مالدار
سوئے شہرے کامدہ بودند ازاں
اُس جگہ کو جس سے وہ سب آئی تھے
آمدند ایں جملہ خلق و مردماں
جس سے کل مخلوق آئی خاص عام
کہ وطن اصلی ست مارا اے فتا
ہے وطن اصلی ہمارا اے جوان
چوں مسافر خانۂ و مہماں سرا
ہو ہو ہوٹل سرا سمجھو جناب
کن بسوئے شہر خود پرواز ہا
اڑ چل اپنے دیس کو ہو برقی تار
سوئے شہر خویشتن آ زود تر
جلد اپنے دیس میں آ جا کہیں
مصطفےٰ گفت السفر مثل سقر
قول احمد ہے سفر گویا سقر
قصہ می گویم کنوں بشنو درا
باقی قصہ کہتا ہوں سن لے اسے
از پئے راحت شدند آنجا مقیم
ٹھیرے واں سستانے کو اور دم لیا

۹۶

[۱] اے معنی کہ وعدہ کردہ بودم دریں شعر ... فرمودہ السفر مثل سقر معنیش آئندہ گویم ای پسر ... و ایں نکتہ است تفسیر ...

دختر جوگی جبلی ذوفنوں — حیلہ کرد و از محفہ شد بروں
جبلی لڑکی جوگی کی جیسی ہوئی — پالکی سے جل کر باہر چلی

نزد نوشہ آمدہ آں حیلہ جو — پس بموسے بینیش ببرید او
چل کے نوشہ پاس مسند آگئی — استرے سے ناک اس کی کاٹ لی

باز خود را زود در دریا فگند — بود آنجا لشکری ازجبند
جھٹ سے بس دریا میں وہ کود پڑی — واں پہ تھا موجود ساتھی لشکری

دست او بگرفت و غوطہ زد شتاب — رفت تا دور دور از زیر آب
ہاتھ اس کا پکڑا اور غوطہ لگا — نیچے نیچے دور تک وہ بہ گیا

مطمئن چوں گشت پس آمد بدر — خشک کردہ جامۂ خویش و پسر
باہر آیا جب کہ اطمیناں ہوا — اپنے اور لڑکے کے کپڑے کو سکھا

گفت الحمد لستار العیوب — کہ برآمد مقصدت بر طرز خوب
بولا ہے صد شکر اس ستار کا — کام تیرا پورا اور جو کس بنا ۹۷

لیک چندے کن توقف بعد ازاں — با تو سوئے شاہ خواہم شد رواں
پر ابھی رک جائے تو اتنا اگر — پاس شہ کے تجھ کو پہنچاؤں مگر

پس بخواہم کرد تدبیر وصال — گر بخواہد آں خدائے ذوالجلال
فکر تیرے وصل کی کروں گا اب — گر خدا چاہے گا جو ہے سب کا رب

چند بگذار ید در سیر و شکار — پس کنم تدبیر وصل آں نگار
کچھ دنوں کر لو تم اب سیر و شکار — پھر کروں محبوب سے تم کو دوچار

درمیان سیرہا بگذارشاں — قصۂ بینی بریدہ کن بیاں
ان کو تو سیروں میں تم چھوڑو میاں — حال نکٹے کا کرو اب تم بیاں

دختر جوگی چو بینیش برید — شور و غل در مردماں گشتہ پدید
جوگی بچی نے جو کاٹی اس کی ناک — چیخے چلائے لڑکی سب نے خاک

شد مبدل بالم شادی او
غم سے بدلی اس کی اب ساری خوشی
گشت ویراں جملہ آبادی او
اس کی سب آبادی ویراں ہوگئی

سوئے ملکش باالم واپس شدہ
دیس کو مغموم وہ واپس ہوا
شاہ بادختر بکھانہ آمدہ
شاہ بیٹی ساتھ جھاتہ آگیا

آمد و بنشست اندر رنج و غم
غمزدہ شہ آکے بیٹھا دل جلا
ہم گذشت از سینہ اش تیر الم
دل سے اس کے تیر غم کا پار ہوا

نیز اندیشہ نمودے در ضمیر
سوچتا تھا دل میں بھی روشن ضمیر
چوں بخواہد دختر خود آں فقیر
لڑکی اپنی مانگے کا جب وہ فقیر

پس چہ خواہم دادمن اورا جواب
تو کہوں میں دوں گا اس کو کیا جواب
الغرض می خورد صدہا پیچ و تاب
الغرض کھاتا بہت تھا پیچ و تاب

گر بہ پیش او بگویم ماجرا
۹۸ سامنے اس کے کہوں گر ماجرا
پس یقیں نخواہد نمود آں راچرا
تو یقیں اس کو وہ کیوں کرنے لگا

شاہ را در فکر و رنج و غم گذار
شہ کو رنج و فکر و غم میں چھوڑ جاؤ
لشکری و شاہزادہ رابیار
تم سپاہی اور شہزادہ کو لاؤ

سیر کردہ کردہ در ماندہ شدند
تھک گئے ہونگے وہ کرتے کرتے سیر
آرمیں جاتا کہ آرامے کنند
یاں لے آ ستالیں کچھ دیر انکے پیر

آں سپاہی کہ اوستاد کار بود
وہ سپاہی جو بڑا ہشیار تھا
آں لباس اولیں در برنمود
اسنے اپنا پہلا جوڑ ڈٹ لیا

شاہزادہ را بپوشانید آں
اسنے اب شہزادے کو پہنادیئے
جامہا چوں جامہائے جوگیاں
کپڑے جیسے جوگیوں کے ہوتے ہیں

پس بیامد نزد سلطاں شادشاد
خدمت شہ میں ہوا حاضر تبھی
کرد تسلیم و دعا بالیش بداد
دیں دعائیں اس کو اور تسلیم کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

گفت از اقبال شاہ دادگر
آپ کے اقبال سے اس نے کہا
نیک خوئے و مرد خوب ست و حلیم
اچھی عادت اچھا لڑکا بُردبار
منتِ تو ہست برمن بیشمار
آپ کا مجھپر بہت احسان ہے
لیک زیں بندہ چہ آید بندگی
پر ہوا اس ناچیز سے کیا بندگی
بر غلام احسان و منت شاہ راست
فدوی پر احساں بہت ہے شاہ کا
دخترم شاہا حوالت کن بمن
مجھکو واپس دیجئے لڑکی مری
شاہ عاجز گشت و حیراں در جواب
شاہ حیراں اور پریشاں ہوگیا
کن قیام و گیر آرام و بپائے
ٹھہرو اور آرام لو کچھ دن یہیں
عجلۃ[1] من جانب الشیطان داں
جلدی کرنا کام ہے شیطان کا
ہست از شیطان عجلت لے پسر
جلدی ہے شیطاں کی جانب سے ولا

دستیابم شد بکوشش ایں پسر
مجھکو کوشش سے یہ لڑکا ہے ملا
پارسا و صالح و نیک و کریم
ہے بزرگ و نیک اور پرہیزگار
دخترم را داشتی اے شہریار
لڑکی میری آپ کی مہمان ہے
ہست پیش تو مرا شرمندگی
مجھکو اس دم ہے بڑی شرمندگی
بیش ازیں تکلیف دادن ناروا ست
زیادہ اب تکلیف دینا ناسزا
دارد ت شاد آں خدائے ذوالمنن
99 آپ کو خوش رکھے وہ قادر قوی
آخرش گفتا کہ اے پُر اضطراب
بعد میں کہنے لگا جلدی ہے کیا
کہ نباید کار در عجلت بجائے
کام جلدی میں کبھی بنتا نہیں
والتانی را من الرحمٰن خواں
دیر کرنا کام ہے رحمٰن کا
ہست اناۃ از جانبِ آں دادگر
ہے توقف حق سے سمجھو برملا

[1] در حدیث شریف ست العجلۃ من الشیطان والتانی من الرحمٰن لے زودی از شیطان ہست و درنگی از رحمٰن ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مصطفٰےؐ فرمود در حِلم واناتؐ
بردباری اور توقف میں رسول

باوجود قدرت کامل خدا
ربِ قادر نے بنائے یکساں

ورنہ از کن آفریدے ایں جہاں
ورنہ کن کہنے سے بنتا تا جہاں

گفت بہتر حکم عالی بر سرم
بولا اچھا حکم شہ سر پر مرے

باز گفتا بعد دو سہ چار روز
چند دن کے بعد پھر اُسے کہا

گفت چندے دیگرے آرام کُن
بولا کچھ روز اور بھی آرام کر

گفت ارشادت براس وعین من
بولا سر آنکھوں پہ ہے حکم آپ کا

باز گفتا کن حوالت دخترم
پھر کہا دیدیجئے لڑکی مری

جز کہ گفتن شاہ چوں چارہ ندید
جب بتائے ہی بنی شہ مجبور ہوا

آن سپاہی گفت اے شاہِ جہاں
وہ سپاہی بولا اے شاہِ زمیں

بر زباں آری چگوں قولِ دروغ
آپ کیسے کہتے ہیں قولِ دروغ

کہ خدا محبوب دارد ایں صفات
بولے حق کو وصف ہیں دونوں قبول

ساخت در شش روز ایں ارض و سما
چھ دنوں میں یہ زمین و آسماں

ایں جبال وایں زمین و آسمان
یہ پہاڑ اور یہ زمین اور آسماں

چوں تو فرمودی قیاسے میکنم
آپ نے فرمایا چندے رُک گئے

کن حوالت دخترِ من دلفروز
لڑکی میری ہو عنایت اب شہا

کُن قرار و صبر اے شیریں سخن
ٹھہر جا اور صبر کر نیکو سیر

من غلامت ہستم اے شاہ زمن
عالیجاہا میں غلام ہوں آپ کا

بے نہایت باشدت بر من کرم
مہربانی ہوگی مجھ پر آپ کی

کرد جملہ ماجرا بروے پدید
اسپہ سارا حال ظاہر کردیا

نیست لائق مر ترا امرے چناں
آپ کو یہ بات تو زیبا نہیں

کذب زاہر گز نمی باشد فروغ
جھوٹ کو ہوتا نہیں ہرگز فروغ

۱؎ اشارہ ہست بحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاشج عبد القیس ان فیک لخصلتین یحبہما اللہ الحکم والاناۃ ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کذب از عامہ نباشد خوب تر
جھوٹ تو سب ہی کے حق میں ہے برا
لیک از شاہاں بود معیوب تر
پر ہے شاہوں کے لیے بس ناسزا

ہیبتِ شاہی کند زائل دروغ
رعب شاہی کو گھٹا دیتا ہے جھوٹ
شوکت و فر را کند باطل دروغ
شان و شوکت کو مٹا دیتا ہے جھوٹ

دخترم را بود با دریا چہ کار
لڑکی کو دریا سے میری کام کیا
کز فتادہ در میانش آں نگار
کر گری یکبارگی اس میں وہ جا

چوں نگوئی کہ پسند آمد مرا
کیوں نہیں کہتے پسند آئی مجھے
دخترت را زیں سبب ندہم ترا
لڑکی اس باعث نہیں دوں گا تجھے

آہ واویلا دریغا حسرتا
ہائے افسوس آہ اب میں کیا کروں
کہ امانت از جہاں رفتہ کجا
کہ امانت اٹھ گئی دنیا سے یوں

ہر کرا دانستہ بودم من امیں
جس کو میں سمجھا امانت دار تھا
101 او بر آمد اے دریغا ایں چنیں
ہائے وہ ہی ایسا نکلا یا خدا

خیر کردم صبر لیکن یاد دار
یاد رکھنا صبر تو میں نے کیا
بد کنم نامِ ترا در روزگار
نام بد کر دوں گا دنیا میں ترا

نزد شاہان و رئیسانِ زماں
بادشاہوں اور رئیسوں پاس جا
قصۂ بے عہدیت سازم بیاں
تیری بد عہدی کہوں گا اور دغا

شاہ شد خاموش و گفتا با وزیر
چپکا ہو شہ بولا اے میری وزیر
چہ کنم تدبیر اکنوں اے مشیر
کیا کروں تدبیر میں اب اے مشیر

گفت با جلاد گو تا لش کند
بولا کہہ جلاد اسے کر دے تمام
شاہ قلب خویشتن را خوش کند
آپ خوش دل ہوں باطمینان تام

گفت نے ظلم و ستم خواہم نکرد
بولا میں تو ظلم کرنے کا نہیں
ظلم شاہی را کند اے نیک مرد
ظلم سے شاہی نہیں رہتی کہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہر کہ بر مسکیں کند ظلم و ستم

جو کرے ظلم بے مسکین پر

باشد اہل ظلم رسوا و خجل[1]

ظالم ہو جاتے ہیں بدنام اور خجل

ازہمیں فرمود آں خیر الانام

ہیں اسی سے کہتے وہ خیر الانام

آخرش گفتا بجوگی بادشاہ

آخرش جوگی سے شہ کہنے لگا

احلفت باللہ و اللہ العظیم

ہوں قسم کھا کر خدا کی کہہ رہا

لیک دارم دخترے بس بے نظیر

پر ہوں رکھتا ایک لڑکی بے بدل ۱۰۲

گفت آں جوگی بسلطان ودود

جوگی نے اس دم قسم کھا کر کہا

من نگیرم جز بدخت خویشتن

میں نہ لونگا اپنی لڑکی کے سوا

دختر من را حوالت کن بمن

مجھ کو اب دیدیجئے لڑکی مری

گفت شہ دخت تو آرم از کجا

تیری لڑکی کیسے لاؤں بولا شاہ

گم شود نامش ز عالم یک قلم

دنیا سے نام اُس کا مٹتا ہے مگر

ظلم سازد تیرہ و تاریک دل

ظلم سے ہو جاتا ہے تاریک دل

ظلم[1] را ظلمات در یوم القیام

ظلم کو تاریکیاں روز قیام

راست گویم کن یقیں اے مرد راہ

سچ ہوں کہتا کر یقیں مرد خدا

دختر تو غرق گشتہ اے کریم

لڑکی تیری ڈوبی ہے اے خوش ادا

میدہم اندر عوض او را بگیر

دیتا ہوں بدلے میں اسکو ہے اور چیں

دخترت را من چہ خواہم نمود

میں کرونگا آپ کی لڑکی کو کیا

گر چہ سازی صد فسون و مکر و فن

گو کرو تم کتنی تدبیریں سوا

ترک کن ایں حیلہ و ایں زور و فن

چھوڑیئے یہ چال اور حیلہ گری

کس نمی آید ازاں دار البقا

کوئی اُس گھر سے نہیں آتا ہے آہ

[1] لفظ حدیث شریف این ست الظلم ظلمات یوم القیمۃ ۔ اے ستم تاریکیہا ست بروز حشر ۱۲ منہ

[2] سوگند می خورم بخدائے بزرگ ۱۲ منہ

لے عجب آنست شہر خامشاں
شہر خاموشاں میں ہے وصف عجیب
کہ نمی آید کسے واپس ازاں
لوٹ کر آتا نہیں کوئی غریب

دخترِ تو غرق گشتہ اے فلاں
جو گئی لڑکی تو گئی ڈوب بے تری
دختر بستاں تو از بہر خدا
لے خدا کے واسطے لڑکی مری

نام ما را بد مکن اندر جہاں
نام دنیا میں نہ کرنا بد مرا
ماجرائے خویش را داری نہاں
اور چھپا نے رکھنا اپنا ماجرا

گفت خیر از بہر پاسِ خاطرت
بولا خیر اب آپ کی خاطر سے شاہ
می ستانم دخت تو اے خوش عفت
لیتا لڑکی آپ کی ہوں عالی جاہ

پس بوقت نیک و آوانِ حمید
اچھی ساعت بھی تھی وہ تھی سبھ گھڑی
عقدِ دختر بستہ شد با آں سعید
شادی شہزادہ کیسا تھا اس کی ہوئی

آں پسر شد در دل خود شاد شاد
لڑکا بیٹا دل میں خوش تھا و شاد
کہ بر آید شکر للخالق مراد
کہ خدا کا شکر بر آئی مراد ۱۰۳

آں سپاہی نیز گشتہ باغ باغ
شکری بھی دل میں تھا خوش خوب ہی
کہ شدش حاصل ز رنج و غم فراغ
فکر و غم سے اس کو فرصت مل گئی

گر کسے گوید چگوں شد ایں نکاح
گر کہے کوئی ہوا کیسے نکاح
بستہ بد عقدش شدہ اینک سفاح
عقد پہلے ہو چکا یہ ہے سفاح

پس بگویم مذہب و قانون شاں
تو کہوں گا ان کا رسم اور ان کا دیں
نیست معلوم خدا میداند آں
رب ہی جانے مجھکو معلوم ہے نہیں

کہ چہ باشد نزد شاں رسمِ فراق
کیا تھا ان کے پاس دستور فراق
احتمالے ہست ہم دادن طلاق
ممکن ہے یہ بھی کہ دیدی ہو طلاق

پس جہیز بیکراں دادہ ورا
سو دیا لڑکی کو بے حد تھا جہیز
اُشتران و اسپہا و فیلہا
اونٹ گھوڑے ہاتھی اور سونے کی میز

toobaa-elibrary.blogspot.com

آمدنِ شہزادہ و دلہن بگھر و ملاقات

الغرض شہزادہ با معشوقہ اش
الغرض نوشہ نے دولہن کو لیا
سوئے شہر خود رواں شد شاد و خوش
خوش خوش اپنے دیس کو راہی ہوا

چونکہ آمد شہر او نزدیک تر
جب کہ اس نوشہ کا گھر پاس آگیا
والد شہزادہ را گشتہ خبر
باپ شہزادے کا واقف ہو گیا

آمد استقبال را با شوقہا
شوق سے وہ پیشوائی کو چلا
دیدہ اش بوسید باعد ذوقہا
پیار سے بوسہ لیا تھا آنکھ کا

آں سپاہی را بگفتہ مرحبا
اس سپاہی سے کہا شاباش جی
کرد نصف ملک خود بادے عطا
آدھی اپنی سلطنت بھی اس کو دی

ہم ز جذب عشق نیناونتی را
نیناونتی کو بھی جذب عشق سے
شد بآں شہزادہ الفت و حب بسا
خوب ہی الفت ہوئی شہزادہ سے

الغرض با عشرت دیا نحرمی
الغرض وہ چین اور خوشیوں کیساتھ ۱۰۴
می نمودندے براحت زندگی
لطف سے کرتی گذر دن اور رات

والدِ دختر چو شد آگہ ازیں
باپ لڑکی کا ہوا واقف جوں ہیں
می نگنجید از خوشی اندر زمیں
مارے خوشیوں کے سماتا تھا نہیں

ہر یکے شد خرم و شاداں بسے
تھا بہت خوش اور شاداں ہر ایک شخص
با مراد خود رسیدہ ہر یکے
پا گیا اپنی مراد ہر ایک شخص

تطبیق قصہ بر حال عارف باید کہ افسانہ را افسانہ نہ بیند بلکہ با تامل فکر صحیح

قصہ کو عارف کی حالت پر منطبق کرنا قصہ کو قصہ نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ اچھے اس خیال سے کام لیکر اس کام

از و گوہر معنے بچیند کہ گفتہ اند خذ ما صفا و دع ما کدر و ہو الموفق

کی بات چھانٹ لیجئے کہ کہہ گئے ہیں صاف لے لو اور گدلا چھوڑ دو اور مدد کرنے والا وہی ہے

قصۂ ارباب ظاہر ختم شد
اہل ظاہر کا تو قصہ ہو چکا
حصۂ اصحاب باطن ماند خود
اہل باطن کا فقط حصہ رہا

ائے گرانکہ باک ست و گناہ ... (ذو آخر)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اہل ظاہر حظِ خود برداشتند — حصۂ اہل بطوں بگذاشتند
اہل ظاہر نے سب حصہ لے لیا — اہل باطن کا سب حصہ رکھ دیا

ہست افساں حصۂ اہل ظہور — حظِ اہل باطناں عرفان و نور
اہل ظاہر کا سب حصہ قصہ ہی — اہل باطن کا سب عرفان حصہ ہی

نور و عرفاں ساز حاصل اے پسر — تو مکن بر قصۂ ظاہر نظر
نور عرفاں کر تو حاصل اے جوان — ظاہری قصہ پہ مت رکھو دھیان

ہست باطن گوہر و ظاہر صدف — گیر گوہر تن صدف را بر طرف
موتی ہے باطن و ظاہر ہے صدف — موتی لے لے سیپ کو کر برطرف

چوں ز گوہر میل کردی با صدف — داں کہ عمرِ خویشتن کردی تلف
موتی کی خواہش نہ کر گر سیپ لی — عمر اپنی بس سمجھ برباد کی

ہست ظاہر پوست باطن ہمچو مغز — پوست افگن مغز گیر اے مرد نغز
چھلکا ظاہر اور باطن گودا ہے — چھلکا پھینک اور گودی لے مرد اہا

مغز قوت میدہد خستہ ترا — پوست آید در چہ کار اے باخدا
مغز قوت دے گا تیرے مغز کو — چھلکا ہے کس کام کا تم ہی کہو

ہست باطن روح ظاہر چوں بدن — چوں حجر ماند چو روح آید ز تن
روح باطن اور بدن ظاہر ہوا — روح نکلی جسم سے پتھر بنا

تربیت کن روح را تن را گذار — تا نیفتی در بلا و در فشار
تن کو چھوڑا اور روح کا شغل کر — الجھنوں سے ہو نہ تجھ کو تا خطر

ہست باطن عطر و ظاہر ہمچو گل — عطر چوں آید بروں ماند ثفل
عطر باطن پھول ظاہر جیسے ہے — عطر نکلا تو فقط پھیکی سب پچے

عطر را بوئے و بیفگن فضلہ را — تا بہ بخشد فرحت روحِ تر
عطر کو سونگھ اور پھیکی پھینک دے — تاکہ تیری روح کو فرحت ملے

۱۰۵

ظاہرت انگور و باطن ہمچو مُل
ظاہر ہے انگور باطن جیسے مُل
ہست ظاہر بو و باطن ہمچو نور
ظاہر ہے جھوت اور باطن جیسے نور
تا کجا باشی بدیجور ظہور
ظلمت ظاہر میں ہے تو کیوں ہنوز
چوں شدی فارغ ز ظاہر داستاں
قصہ کے ظاہر سے تو فارغ ہوا
داں مثال شاہزادہ ایں بشر
شاہزادہ سا تو اس انسان کو جاں
باغ را داں عالم ملک عدم
106 باغ کو جان عالم ملک عدم
در عدم ایں رنجہا و غم کجاست
ہیں عدم میں رنج اور غم کہاں
در عدم آلام و وحشتہا کجاست
ہیں عدم میں رنج اور وحشت کہاں
در عدم ایں حزن و کلفتہا کجاست
ہے عدم میں حزن و کلفت یہ کہاں
در عدم ہا راحتے بُدے نظیر
تھا عدم میں سکھ بڑا اور بے نظیر
ہیں دریں عالم مثال او منام
نیند اس عالم میں ہے اس کی مثال

ہست چوں جُز ظاہر و باطن چو کل
جُز ہے ظاہر اور باطن جیسے کل
ہست ظاہر ظلمت و باطن چو نور
ظاہر ہے تاریکی اور باطن ہے نور
سوئے باطن آ و بیں اشراق و نور
دیکھ آ باطن میں ہے کیا اجالا
آ بسوئے باطنش سازم بیاں
آ میں کرتا اس کے باطن کو ادا
زانکہ ہست ایں نائب آں دادگر
ہے خلیفہ حق کا اسکو لے تو ماں
بد بشر خفتہ در و بے رنج و غم
اس میں سویا تھا بشر بے رنج و غم
در عدم ایں فکرہا و ہم کجاست
ہے عدم میں فکر اور یہ ہم کہاں
در عدم اندوہ و آفتہا کجاست
ہیں عدم میں رنج اور آفت کہاں
در عدم ایں درد و محنتہا کجاست
ہے عدم میں درد و محنت یہ کہاں
در عدم ہا بود آرام کثیر
چین بیشک تھا عدم ہی میں کثیر
نیستش گرچہ بآں تشبیہ تام
بالکل اس کا سا نہ ہو گو اس کا حال

در عدم راحت ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

بین چہ راحت می‌شود اندر مقام
گو بیا رفتہ ست در دار السلام

غند میں تو دیکھ لے ہے کیا مزا
گویا سیدھا جنت ہی میں ہو گیا

زہمیں گویند در روز حساب
کافرا[1] یا لیتنی کنت تراب

حشر میں فسر کہیگا اس سے ہی
کاش میں تو خاک ہو جاتا ابھی

زانکہ آنجا علم آں کامل شود
زیں سبب سوئے عدم مائل شود

چونکہ پورا علم اس کا ہوگا واں
اس سے خواہش عدم کی ہو گی میاں

ورنہ گفتے[2] لیتنی کنت فی النعیم
یا و[3] نجیت من نار الجحیم

ورنہ کہتا کاش ہوتا جنتی
یا کہ بچتا آگ سے دوزخ ہی کی

آمد ملکہ ارادہ آں خدا
کہ کنم پیدا ہمہ مخلوق را

ملکہ کا آنا مشیت حق کی تھا
کردوں پیدا ساری خلقت کو ذرا

رمز[4] کنت کنز مخفیا بداں
سر احببت ان اعرف را بخواں

چاہا پیدا کر کے خود کو دوں دکھا
چاہا پہچانیں مجھے یہ رمز تھا

چوں کسے باشد جمیل اندر جہاں
می نخواہد کو بماند در نہاں

خوبرو دنیا میں ہوتا ہے کوئی
چاہتا چھپکر نہیں رہنا کبھی

بلکہ می خواہد کہ بینندم ہمہ
گل زباغ[5] حسن چینیدم ہمہ

چاہتا سب دیکھ لیں سب ہی مجھی
دیکھ میرے حسن کو یہ ایک لے

گر[6] وفش بہر پیدا کردن ست
بعد ازاں برخویش شیدا کردن ست

سب جگانا اس کا ہے پیدا کرنا ہاں
بعد اپنے پہ شیدا کرنا ماں

۱۰۷

له یہ کاشکے من خاک شدمے اشارہ است بآیۂ کریمہ یالیتنی کنت تراب ۲ منہ

که یعنی کاش بودمے در نعیم ۲ منہ

سه رستمے از آتش دوزخ ۲ منہ که اشارہ است بحدیث قدسی کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق

ــه بودم تا گلہا چینیدندیں خواستم کہ شیفتہ می شوم بیں تو ہم غنی را ۲ منہ دغیرہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرد شیدائے خود این انسان را
آدمی کو اپنا شیدا کر لیا
از ہمیں جا بود کہ چون آں خدا
بس اسی سے تھی کہ جب رب نے بسر
پیش بنمود امانت اے فتےٰ
پیش کی اپنی امانت اے جواں
بود شیدا چونکہ این خاکی بشر
چونکہ عاشق تھا یہی خاکی بشر
غش نمودن ہست آنجا ماندنش
ہوکے بیہوش اسکا واں رہنا پڑا
چشم واگشتن بما استا فتن
۱۰۸ آنکھ کھلنا ہم تک کرنا اس کی سیر
طفل گریہ از فراق آں جہاں
بچہ روتا ہے وہاں کی یاد سے
جذب آں شہزادہ جذب این بشر
جوش شہزادہ کا جوش انسان کا
ہست این مضمون در ہر آدمی
سارے انسانوں میں یہ مضمون ہے
ہست این جذب قدیمی را اثر
ہے یہ پہلے جوش کا بس یہ اثر
غیرِ خدا را خالق تصور مے کند
غیر کو خالق سمجھنے وہ لگے

من یحب العشق ہم قالوا بلےٰ
عشق کی سوزش سے ہی بولے بلی
بر جبال و ہم زمین و ہم سما
آسمانوں اور زمینوں کو ہوں پر
فأبین[1] ہُنَّ ان یحملنہا
سب ہوئے برگشتہ سے منکر میاں
حملہا الانسان بر سر زود تر
لے لیا انساں نے اسکو اپنے سر
بود فے الجملہ بانجا شاد و خوش
تھا حقیقت میں مزے واں لے رہا
بے خدا در قلب خود غم یافتن
اپنے دلمیں رنج ہونا حق بغیر
دانشش آنکس کہ دارد نور جاں
نور دل جس میں ہو وہ سمجھے اسے
سوئے ملکِ غیب دانی اے پسر
غیب دانی سلطنت کو بر ملا
کہ کند خلاق خود را بندگی
کہ خدا کی بندگی میں دور ہے
لیک گہ باشد خطا اندر نظر
ہے خطا کرتی کبھی لیکن نظر
پس ز جہل خویش مشرک مے شود
اپنی ناسمجھی سے وہ مشرک بنے

[1] پس انکار کردند کہ بہا دز مین و آسمان از بر داشتن آں ودیعت ۱۲ سید طاہر علی نگینوی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

زانکہ در ہر چیز نورش لامع ست
اس کا نور ہر شے میں ہے تپکا ہوا
نور او اصل ست و عکسش نورشاں
اصل اس کا نور ہے عکس انکا نور
عکس را ہم اصل بنماید خیال
عکس کو بھی اصل کرتا ہے خیال
ہمچنانکہ فرض سازی یک سراج
جیسے کہ تم فرض کر لو اک دیا
پس دراں قندیل عکس وے فتد
عکس اسکا شیشہ میں پڑ جائے تو
لیک نور ایں چو نقل ست و مجاز
پر ہے اس کا نور ظلی اور مجاز
گر کسے گوید منور شیشہ را
گر کہے شیشہ کو نورانی کوئی
گر مثال شاہزادہ از خطا
چوک سے گر شاہزادے کی مثال
پس ازاں عالم کشند اور اطناب
پس ادھر سے باگ اسکی کھینچ لیں
چوں بسوئے خود خدا آنرا کشد
اسے اپنی جانب جب سے حق کھینچ لے
چوں امیراں مردماں حیراں شوند
ہوں پریشاں جبکہ عالم لوگ سب

اندراں نوریں بشر لیس طامع ست
آدمی اس نور پر ہے شیدا
پس در اصل و عکس نکند فرق آں
اصل میں اور عکس میں فرق ہو ضرور
پس بغیتد در و بال و در نکال
آکے پڑتا اس کے سر پر ہے وبال
پیش او بنہادہ باشد یک زجاج
سامنے اسکے ہو اک شیشہ دھرا
ہم منور شیشہ از نورش شود
روشن اوس کے نور سے شیشہ بھی ہو
نور آں اصل ست اے اہل نیاز
١٠٩ اصلی ہے نور اسکا سن ہے اسمیں راز
بس لقیں داں ہست از چشمش خطا
ہے خطا بیشک یہ اس کی آنکھ کی
مانند محفوظ و مصون اے باوفا
صاف اور کورا بچا اسے نیک فال
می شود در قلب پیدا اضطراب
دلمیں اس کے ایک تڑپن ڈالدیں
قلب آنرا خود بخود وحشت شود
خود بخود دل اس کا گھبرانے لگے
کہ برائے او چہ تدبیرے کنند
کیا کریں اس کے لئے تدبیر اب

زانکہ محبوبش نمی دانست شاں
دوست کو سکتے نہیں وہ جان تھے
چوں کسے تدبیر نتو اند نمود
جب کوئی تدبیر کر سکتا نہیں
حاجت خود را برو در خدمتش
اپنا مطلب اُس پہ تو ظاہر کرے
او بگوید ہست محبوبت فلاں
وہ کہیگا دوست تیرا ہے فلاں
پس بگوید دستگیریم کنی
یہ کہیگا تم مددمیری کرو
یعنی بیعت کن مرا اے باخدا
یعنی بیعت کر مجھے اے باخدا
چوں سپاہی سازد از کار گشیر
لشکری انکا جب تجدید کرے
تا کہ طالب را نماید امتحاں
امتحان طالب کا کرنے والی
طالب صادق اگر باشد مرید
سچا خواہشمند گر ہووے مرید
پس شود ہمراہ او اندر طریق
پس ہو وہ میں ساتھ اُنکے اے شفیق
پس منازلہائے اول طے نمود
ابتدائی منزلیں طے کیں ابھی

رہ چہ بنمائید خود شاں گمرہاں
رہ بتائیں کیا ہیں خود کھوئے ہوئے
چوں سپاہی مرشدے آید بزود
لشکری سا رہبر اک آ دے دیتا
او نماید حل مشکل عقد شش
مشکل آساں وہ تری با کل کرے
یعنی آں رب قدیم مستعاں
یعنی وہ رب قدیم انس جاں
در طریق وصل ہمراہم روی
وصل کی رہ میں مرے ہمرہ چلو
وصل دہ با من تو محبوب مرا
دوست کو مجھ سے مرے دے تو ملا
ہمچنا نکہ مے شود از داب پیر
پیر کا دستور چلنا چاہیئے
کہ طلب ہستش ز دل یا از زباں
ہے طلب اس کی زبانی یا دلی
رحمت مرشد شود بروے مزید
ہو عنایت پیر کی اسپہ مزید
چوں سپاہی باشد او با وے رفیق
لشکری سا ساتھ اس کے ہو رفیق
یعنی شغل و ذکر و تسبیح و درود
ذکر و تسبیح و صلوٰۃ و شغل کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہمچنانکہ آں سپاہی اولاً
ابتداً جس طرح وہ لشکری
بردہ بودش منزلاً فالمنزلاً
لے چلا منزل منزل اس کو بھی

تاپس از طے کردن ایں راہہا
تاکہ ان راہوں کو جب طے کر چکے
آورد در شہر محبوبش ورا
شہر میں لائے اسے محبوب کے

ہیچ دانی چیست شہر آں خدا
جانتے بھی ہو کہ کیا ہے شہر رب
قلب مومن ہست میداں ای فتے
دل ہے مومن کا سمجھ لے اسکو اب

یعنی آرد مرشدش در کار دل
کام میں دل کے لگائے اسکو پیر
بے نہایت ہست کار و بار دل
کام کاج ہے دل کا بیحد او رکثیر

پس رسد با قلب تا محبوب خویش
دل سے اپنے دوست تک پہونچ وہ جا
ہمچنانکہ شاہزادہ رفت پیش
سامنے جس طرح شہزادہ گیا

مثل شہزادہ کہ او حیراں شدہ
جیسے شہزادہ کہ ہو چکا ہوا
عقل و ہوش ورائے او حیراں شدہ
عقل و رائے و ہوش ہر اک چلتا بنا

نیز عارف ہمچناں حیراں شود
یوں ہی عارف بھی ہوش شدرای میاں
نورہا نزدیکہ پیش آں شود
نور جب ہو ساتھ اس کے عیاں

خاص جائے بد چنانکہ ملکہ را
جیسے ملکہ کا مقام اک خاص تھا
ہمچنیں بر سر شود نور خدا
ایسے ہی سر پر ہو بس نور خدا

ہست گرد و پیش نور دیگراں
آس پاس سے دوسری لوگوں کا نور
چوں شود حیراں بود محروم ازاں
گر ہو بھو چکا ہو محروم اور دور

لے چنانچہ حضرت مولانا شیخ محمد صاحب تھانوی در کتاب انوار محمدی نسخہ فرمودہ می نویسند کہ نور بر زانو چپا نور شیطان ست و نور منکب چپا نور فرشتہ کاتب سیئات و نور منکب راست نور فرشتہ کاتب خیرات ست و نور زانوئے راستین نور مرشد مربی ست و دیگر از مجازی چہرہ نمایاں باشد نور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ست و دیگر از بالائے سر باشد نور الٰہی ست جل شانہ انتہیٰ ۲ منہ مد ظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مرشدِ او چونکہ تعلیمش کند
پیر اس کا جب کہ دے اس کو بتا
باز با شد او مراقب در خیال
سوچنے اپنے وہ دل میں پھر لگے
لیک حیرت گشت بر قلبش دوتا
لیکن حیرت اسکے دل پہ چھا گئی
کایستادہ بر کنارِ حوضِ آب
کہ کنارے حوض کے وہ رک گیا
باز مرشد کرد ارشادی ورا
پھر کی مرشد نے اسے تلقین اب
ہمچناں کاں پور شہ بار سوم
۱۱۲ جس طرح شہزادہ کہ بار سوم
لیک چوں در دل گذشتہ غیر را
پر جو دل میں غیر کا آیا خیال
باز با فرمودنِ مرشد نشست
بیٹھا پھر وہ پیر کا فرمان پا
تا تجلی کرد نور او بر آں
نور اس کا اس پہ پس ظاہر ہوا
ہمچنانکہ آں پسر را وصل شد
جیسے اس لڑکے کو وصل حاصل ہوا
ہمچنیں کوشش نماید در طریق
راہ میں ایسی وہ سرگرمی دکھائے

کایں فلاں ہست آں فلاں نورِ صمد
اے فلاں ہے یہ فلاں نورِ خدا
تا نظر آید ورا نورِ جلال
دیکھ اس کو نورِ حق کا تا پڑے
ہمچناں کافتاد آں شہزادہ را
جسطرح شہزادے کی حالت ہوئی
باز بر دل اوفتاد آں را حجاب
دل پر اس کے پھر حجاب اک پڑ گیا
تا رسیدہ تا بداں نورِ خدا
یا تنک اسنے پا لیا اب نورِ رب
گشتہ بُد واصل بآں یار و صنم
مل گیا تھا اس کو اسکا وہ صنم
باز شد محجوب آں نورِ خدا
پھر ہوا محجوب وہ نورِ جلال
از دو عالم بر فشاند ہر دو دست
دو جہاں سے کچھ نہ دیکھے واسطہ
لیک از غفلت از و گشتہ نہاں
اس سے غفلت کے سبب پر چھپ گیا
باز از غفلت فراق وصل شد
پھر ملا غفلت سے فرقت کا صلہ
تا کہ در بحر فنا باشد غریق
تا کہ دریائے فنا میں ڈوب جائے

toobaa-elibrary.blogspot.com

خویشتن را چوں فنا فی اللہ کند
اپنے کو جب وہ فنا فی اللہ کرے

بستن بی یبصر بی ست شود
سنتا مجھ سے دیکھتا مجھ سے ہے تو

قول او قول آلہ ذو الجلال
بول اس کا بول ہے رب تعالیٰ

گر انا گوید انا ئی ہوست او
میں کہے گر یہ نہیں ہیں وہ ذرہ

چہ انا چہ تو چہ سخن جملہ ہو
کیا وہ کیا تم میں سب کچھ وہ ہی

ہیچ میدانی تو آں شہزادہ را
بے خبر کچھ تجھکو اس شہزادہ کی

ہست آں بے پیر و بے مرشد بدان
ہے وہ ہیں بے رہبر و بے رہنما

لیک چوں آفت رسد شد بیعلاج
پر مصیبت میں ہوا وہ لادوا

ہمچناں کانمی رود اندر طریق
ایسے ہی اندھا چلے رہ میں کوئی

بر نشاں تا کے رود آخر ورا
کب تک اٹکل پر چلے آخر اسے

بے رفیق اعمیٰ مرو اندر سفر
تو سفر میں بے رفیق ہرگز نہ چل

پس شود واصل باں ذات احد
تب وہ اس ذات احد میں جا ملے

بی یبطش بی یمشی بی شود
مجھ سے لیتا کرتا یاری مجھ سے تو

فعل او فعل خدائے بیمثال
فعل اس کا فعل خالق بے مثال

ہست تا گوید اگر ایں لفظ ہو
گر کہے یہ لفظ وہ ہو میں تو یہ

نیست جملہ ہست ہست ذات او
کچھ نہیں ہے بس ہے ہستی ذات کی

کہ بریدہ شد ز ہستی فنا
تاکہ جس کی ہستی ہی کھو گئی

۱۱۳ گرچہ واصل می تواند شد چناں
گو کہ واصل ہونا وہ بھی ہو سکا

دستگیرے نیست ورا در فجاج
رہ میں کوئی دستگیر اسکا نہ تھا

بر نشان رہ رود لیکن بے رفیق
رہ کی اٹکل پر مگر بے ہمرہی

آفت آید و اندر از مقصد جدا
صدمہ پہونچے کام سے جا تا رہے

مرشد کامل طلب کن اے پسر
مرشد کامل طلب کر پھر تو چل

تاکہ اندر راہہائے پیچ پیچ　　دست گیرد آفتت آید نہ ہیچ

پُرخطر راہوں میں ہو تا دستگیر　　کچھ نہ آفت تجھپہ آوے جب ہو پیر

مشنو از بطال گو و یدمرا　　چیست کارِ پیر در راہِ خدا

تو نہ سن نادان کی ہے تست مجھے　　راہ حق میں سب غرض کیا پیر سے

بگذر از جدل و مقالاتِ مرید　　ہشت شعرے بشنو از شیخ فرید

چھوڑ قصوں اور قصوں کو مرید　　آٹھ شعر اب یہ سن لے کہتے ہیں فرید

گرہوائے ایں سفر داری دلا　　دامن رہبر بگیر و پس بر آ

اس سفر کی تجھکو خواہش گر ہے یار　　پیر کا دامن پکڑ ہو بیڑا پار

در ارادت باش صادق اے فرید　　تا بیابی گنج عرفاں را کلید

تو عقیدوں میں ہو پکا اے فرید　　تا کہ پائے گنج عرفاں کی کلید

۱۱۴ دامنِ رہبر بگیر اے راہ جو　　ہر چہ داری کن نثارِ راہِ او

پیر کا دامن پکڑ اے رہ جو　　پاس جو ہو کر دے قرباں اوسپہ تو

گر روی صد سال در رہِ طلب　　راہبر نبود چہ حاصل زاں طلب

سو برس اس راہ میں گر تو چلے　　گر نہ ہو رہبر نہ کچھ تجھکو ملے

بے رفیقے ہر کہ شد در راہ عشق　　عمر بگذشت و نشد آگاہ عشق

عشق کی رہ میں چلا جو بے رفیق　　عمر بھر پایا نہ الفت کا طریق

پیر خود را تا کُم مطلق شناس　　تا براہِ فقر گردی حق شناس

پیر کو اپنے سمجھ فرمانروا　　ہوگا راہ فقر میں حق دیکھتا

ہر چہ فرماید مطیع امر باش　　طوطیائے دیدہ کن از خاک پاش

جو ہو ارشاد اس کو بس تو بجا　　دھول کا پاؤں کی سرمہ تو بنا

آنچہ مے گویم سخن تو گوش باش　　تا نگوید او بگو خاموش باش

اس کی بات تو ہر مہ تن گوش ہو　　وہ جو کہے جب تک نہ بولو چپ رہو

پیچ در پیچ ست ایں دشوار راہ
یہ کٹھن اور سخت پیچیدہ ہے راہ

گر نہ طالب را بود تائید او
ہو نہ شامل اس کی طالب پر مدد

پس بجو از مستعان تائید او
پہلے حق سے کر طلب اس کی مدد

یا خدا ایں اشرفِ بیچارہ را
اشرف ناچار کو یا حق احد

سوئے خود راہم نما یا ذوالجلال
اپنی جانب رہ دکھا مجھکو خدا

ریز عشقِ خویشتن در قلبِ من
اپنی الفت دل میں میرے ڈال دے

نور و رحمت ریز بر من یا خدا
نور و رحمت مجھ پہ نازل کر کرم

بر طریق اومرا قائم بدار
ان کی رہ پر رکھ مجھے قائم تو یوں

ہم سرِ موئے نباشد زو خلاف
میں نہ ہوں انکے خلاف اک بال بھی

نیز حب و عشق احمد مصطفیٰ
تو محمد مصطفیٰ کا عشق بھی

بخش حب آل و اصحاب کبار
دے محبت آل اور اصحاب کی

بگذرد آنکس کند تائید شاہ
جائے وہ جس کی کرے تائید شاہ

پس ہمہ بے سود و جد و جستجو
تو ہے سب محنت اکارت بے مدد

بعد ازاں کن راہ او را جستجو
بعد ہ کر تو طلب راہ احد

سوئے خودش نیز تائیدش نما
اپنی جانب کھینچ کر اس کی مدد

دہ مرا با ذاتِ پاک خود وصال
اپنی ذات پاک سے مجھکو ملا

باز دیدارم نما یا ذوالمنن
پھر دکھا دیدار اپنا تو مجھے

115 رحم کن حق محمد مصطفیٰ
واسطے احمد کے کر رحم اے رحیم

تابع سنت شوم لیل و نہار
رات دن میں پیرو سنت رہوں

از گناہا کن بداری در عفاف
تو گناہوں سے مجھے رکھنا بری

در دلِ من ریز یا قادر خدا
دل میں میرے ڈال دے قادر قوی

بر طریق شاں مرا قائم بدار
ان کی رہ پر رکھ مجھے قائم غنی

toobaa-elibrary.blogspot.com

نیز با اتباع و تبع تابعین
تابعین اور تابعین تبعوں سے بھی
ہم قدم ثابت بہ تقلیدم بدار
تو مقلد ہی مجھے رکھنا سدا
ہم ز من شیطان بنما تو دور
دور رکھنا مجھ سے شیطان کو خدا
نفس و شیطان می برندم یا خدا
نفس و شیطان مجھ کو لیتے ہیں
از تو حاجب میشوند این دو لعین
تجھ سے ہوتے حاجب ہیں یہ دونوں لعیں
بر دلِ من اوفتادہ صد حجاب
دل پہ میرے ہیں پڑے صدہا حجاب ۱۱۶
رحم فرما دور کن از من غطا
رحم فرما دور کر مجھ سے خطا
ہم نگہدارم ز عصیان و خطا
مجھ کو عصیاں اور خطا سے بھی بچا
دہ مرا توفیق طاعت اے خدا
دے مجھے طاعت کی توفیق اے سلام
نیز از رحمت تو مقبولم کنی
اپنی رحمت سے مجھے مقبول کر

دہ مرا حب و عقیدت اے متین
دے مجھے حب و عقیدت از دلی
ہم براہِ حق تو ثابت دم بدار
راہِ حق میں تو مدد کرنا خدا
ہم نگہدارم ز نفسِ پر شرور
نفس امارہ سے بھی مجھ کو بچا
کز نباید رفتنی آنجا مرا
کہ نہ جانا چاہیئے مجھ کو جہاں
دور کن حاجب ز قلب این کہین
دل سے اس احقر کے حاجب دور کر
کز وصلت می شود چوں سد باب
وصل سے تیرے ہیں ہوتے سد باب
ساز پیدا در دلم نور و جلا
پیدا کر دل میں مرے نور و جلا
عفو کن جملہ گناہان مرا
سب گناہوں کو مرے دے تو مٹا
بندگی سازم ترا صبح و مسا
بندگی تیری کروں میں صبح و شام
ساز ہم مقبول خود این مثنوی
کر پسند اس مثنوی کو بھی تو بر

ملہ تقلید حنفیہ مراد بجز سنت تابع شرع و بدعت ماحی کفر و محدث امام اعظم ابو حنیفہ النعمان رحمۃ اللہ تعالیٰ
و رضی عنہ فی روضۃ رضوانہ است یعنی کہ من تبع مذہب زدست دادہ بہ پیروی نفس قادہ اند و من
یضلل اللہ فما لہ من ہاد ہدایۃ والرشد و الصواب و نسخہ منہ مد ظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

از بلائے دین و دنیا دور دار
دین و دنیا کی بلا سے دور رکھ
از مرض زآفاتہا محفوظ دار
تو مرض اور آفتوں سے دے بچا
دہ اماں از شر حسّاد و عدو
دشمن اور حاسد کے شر سے تو بچا
ہم ز ذل و خواریم داری نگاہ
ذلت اور خواری سے بھی مجھکو بچا
زندہ داری یا خدا با عزتم
ساتھ عزت کے رکھ زندہ مجھے
ہم ز فقر و فاقہ مستغنیم کنی
فقر و فاقہ سے بھی مجھکو تو بچا
ہم نباشم در جہاں محتاج کس
میں کسی کا ہوں نہ محتاج بھی
دہ غنائے ظاہری و باطنی
ظاہری اور باطنی دے تو غنا
رنج و غم را دور کن از قلب من
رنج و غم کو دور کر دل سے مرے
ہم عزیزان و قریبان مرا
میرے رشتہ داروں اور پیاروں کو بھی

کن مراد ہر دو عالم کامگار
دونوں عالم میں مجھے مسرور رکھ
تندرستی دہ مرا اے کردگار
تندرستی مجھ کو دے میرے خدا
در جہاں داری تو مرا سرخرو
سرخرو دنیا میں رکھ مجھکو خدا
در جہاں رسوا مسازم اے الٰہ
مجھ کو دنیا میں نہ کر رسوا خدا
در جہاں دہ آبروئے و حرمتم
مجھکو عزت آبرو دنیا میں دے
از طمع و ز حرص مامونم کنی
ہاں طمع اور حرص سے رکھنا جدا ۱۱۷
جز بذاتت اے مرا فریاد رس
ذات کا تیرے سہارا ہو غنی
دہ مراد دینی و ہم دنیوی
دین و دنیا کی مرادیں کر عطا
خرم و شادم بدار اے ذوالمنن
یا الٰہی شاد و خوش رکھنا مجھے
دار خرسند و خوش اے ربّ العلیٰ
اے مرے مالک تو رکھ باصد خوشی

ملہ اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ مرشدی و مولائی قدس اللہ سرہٗ دریں مثنوی حرف ترنم مستعمل فرمودہ خوشوقت شدہ دعا فرمود بعد بریں اشعار رسیدہ متبسم شدہ فرمودند کہ کتاب عاشقانہ است امادی زاہدانہ۔ عرض کردم کہ اگر ارشاد شود تبدیل کنم فرمودند نے ہم خوب ست ۔ امنہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

دوستان و نیز احباب مرا
دوست اور احباب کی بھی تو مرے
نیز اُستادانِ با فیض مرا
میرے ہیں استاد با فیض ان کا بھی
نیز اخوان و ہم اخوات مرا
میرے بھائی اور سب بہنوں کو بھی
ہم بہ بخشی مادرم را یا خدا
بخش دے ماں کو مری تو اے خدا
یا خدا ایں اشرف بیچارہ را
اشرف ناچار کو تو یا سلام
از عذاب و قہر خود مامون دار
اپنی دھمکی اور غصہ سے بچا ۱۱۸
نفع و سود از من خلائق را شود
فائدہ خلقت کو مجھ سے ہو سدا
ہمچنیں زندہ بدارم یا خدا
یوں ہی زندہ رکھ مجھے میرے خدا
زندہ دارم تا کہ بہ باشد حیات
زندہ رکھ جب تک کہ بہتر ہو حیات
کن بایماں خاتمہ شاہا مرا
خاتمہ ایمان پر کرنا مرا
آنگہ از من دور شیطاں را بدار
مجھ سے شیطاں کو الگ رکھ اس گھڑی

نیز یاران و ہم اصحاب مرا
یار اور اصحاب کی بھی تو مرے
در دو عالم دہ مراد و مدعا
دو جہاں میں مدعا بر لا غنی
والدم را دار ہم خوش ایخدا
باپ کو بھی میرے رکھ با صد خوشی
جنۃ الفردوس کن اورا عطا
جنت الفردوس کر ان کو عطا
در جوار رحمتِ خود بخش جا
اپنی رحمت میں جگہ دے اور مقام
باش راضی از من اے پروردگار
رہنا خوش مجھ سے تو اے میرے خدا
انقطاع از من عوائق را شود
مجھ سے کمیاں دور کر دے ایخدا
دار محفوظم ز آفات و بلا
مجھ کو ہر آفت بلا سے تو بچا
دہ وفات آنگہ کہ بہ باشد ممات
موت دے جس دم کہ بہتر ہو ممات
وقت نزع روح تائیدم نما
جانکنی میں تو مدد کرنا خدا
بارشِ رحم و کرم بر من ببار
رحم اور بخشش کی کر مجھ پر جھڑی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہمچنیں در قبر کن آساں جواب
کہ بگویم من جواب باصواب
ایسے ہی کر قبر میں آساں جواب
کر میں دوں اُس دم جواب باصواب

روز حشرم سایہ دہ در رحمتت
ہم گناہانِ مرا کن مغفرت
حشر میں سایہ دے رحمت کا مجھے
میرے سب جرموں کو بھی تو بخشدے

آب حوضِ کوثرم ہم کن عطا
رو سفیدم ہمچو روشن خور نما
آبِ کوثر بھی مجھے کرنا عطا
منہ چمکتا میرا سورج سا بنا

یا خدا سختم مگیر اندر حساب
دہ بدستِ راستم شاہا کتاب
مجھ سے تو سختی نہ کر وقت حساب
میرے دائیں ہاتھ میں دینا کتاب

پلۂ اعمالِ من سازی گراں
کن مرا از ناجیان و مصلحاں
نیکیوں کا پلہ بھاری کر خدا
مخلصوں اور نیکوں میں حشر ہو مرا

کن مدد بر پل صراط اے مستعاں
بگذرانم از روے چوں برق تپاں
کر مدد پل پر میری میرے خدا
کوندھتی بجلی سا اس سے کر جدا 119

باز دیدار خودم سازی نصیب
کن مرا اے جانِ جاں با خود قریب
پھر مجھے دیدار اپنا کر نصیب
کر مجھے اے جانِ جاں اپنے قریب

در لقایت محو سازی تو مرا
ذا مراد القلب ذاک المدعا
دید میں اپنے مجھے تو محو کر
ہے دلی منشا یہی میرا مگر

ذاک مقصودی و ذاک مشہدی
ہے مرا مطلب یہی مقصد یہی
ذاک مشہودی و ذاک مقصدی
ہے غرض میری یہی اور کام بھی

toobaa-elibrary.blogspot.com

قطعہ تاریخ طبع اول مثنوی زیر و بم از ابو تراب محمد یعقوب صاحب بلحفی عنہ

یکے از زلہ ربان جناب مصنف مدظلہ

شیخ اشرف علی مرشد ما — آنکہ فخر جہانیان آمد
بحر زخار علم ربانی — رتبہ اش برتر از بیان آمد
شد زلیخائے فضل عاشق او — یوسف عصر بیگمان آمد
ماہر فن و ماہ چرخ علوم — مہر تحقیق خاوراں آمد
روح او در حقائق و اسرار — طائر عرش آشیاں آمد
قلب او کعبہ معانیہا — روئے او قبلہ جہاں آمد
ذہن او در معانی قرآن — قلزم گوہر بیاں آمد ۱۲۰
آں محیط وراثت نبوی — در احادیث درفشاں آمد
طبع او در علوم عقلیہ — شاہد معنے نہاں آمد
دقت فکر او چہ گویم بات — بس تن عقل را رواں آمد
بلبل خامہ اس کہ پردہ سراست — زمزمہ سنج داستاں آمد
از نشید رباب فکرت او — زیر و بم نظم دلنشاں آمد
پُر ز اسرار و نکتہائے خفی — معدن رازہائے وکاں آمد
سالکاں را طریق حب خدا — مرہم زخم عاشقاں آمد
عندلیب سروش گفتہ بمن — ذکر طبعش چو در میاں آمد

نغمہائے طرب شنو یعقوب
زانکہ ایں قصہ دلستاں آمد

toobaa-elibrary.blogspot.com

طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفرنامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com